مناقبِ مسعودِ ملت

مرتبہ

صوفی محمد عبد الستار طاہر مسعودی

ادارۂ مسعودیہ، کراچی

اسلامی جمہوریہ پاکستان

۱۴۳۴ھ/۲۰۱۳ء

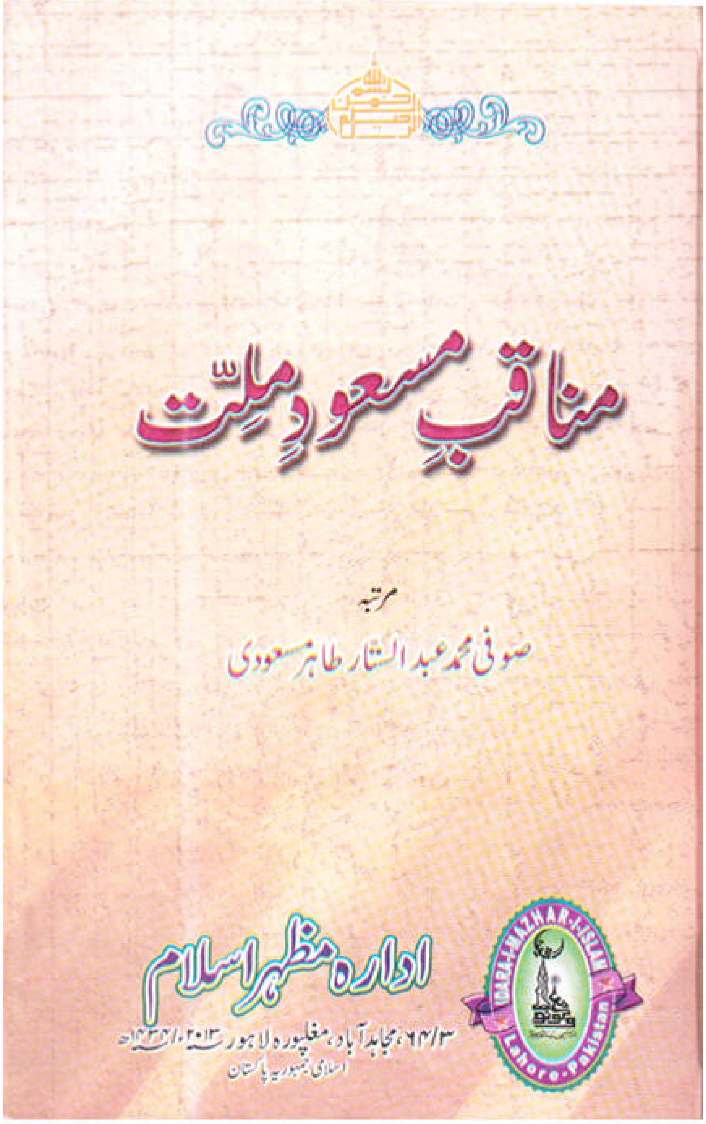

بیادگار

سعادت لوح وقلم مجدد عصر حضرت مسعود ملت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد رحمۃ اللہ علیہ

بفیضان نظر

شیخ الاسلام مفتی اعظم ہند حضرت علامہ شاہ محمد مظہر اللہ رحمۃ اللہ علیہ

شاہی امام وخطیب جامع فتح پوری۔دہلی

عنوان ——— مناقب مسعود ملت

مرتب ——— محمد عبدالستار طاہر مسعودی

حروف ساز ——— الحجاز کمپوزرز، اسلام پورہ فون#37152954

صفحات ——— ۹۶

تعداد ——— گیارہ سو

سن اشاعت ——— ربیع الثانی ۱۴۳۴ھ/مارچ ۲۰۱۳ء

ناشر ——— ادارہ مسعودیہ کراچی

قیمت ———

ملنے کے پتے

- **ادارہ مسعودیہ**
  ۲/۶۔۵،ای۔ناظم آباد، کراچی
- **ادارہ تحقیقات مسعود ملت**
  معرفت ماڈرن پلاسٹک سٹور متصل چاند فوٹو اسٹیٹ
  E-111/A پیر کالونی مین روڈ والٹن لاہور کینٹ
- **نعیمی کتب خانہ،**
  غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور

انتساب

مجدد عصر، مسعود ملت کی محبت کے نام!

جو آج بھی قرب وجوار کو

اپنے جلو میں لئے ہوئے ہے،

اور بفضلہ تعالیٰ!

روز بروز اس کا دائرۂ اثر پھیلتا جائے گا!!

طاہر

مشمولات

عنوان	صفحہ نمبر
ابتدائیہ ———— محمد عبدالستار طاہر مسعودی	۱۲
باب نمبر(۱): مناقب ومحامد	۱۶
○—— ہے خوشی پہ مدار سیرے کا	۱۷
(از: پیرزادہ سید آل احمد مختلی شاکر اجمیری)	
○—— بیان کرتا ہوں میں کچھ آپ کے اوصافِ حمیدہ	۱۸
(از: پروفیسر میر خان حکمت، میر پور خاص، سندھ)	
○—— آرہا ہے اب خامہ پہ بیانِ مسعود	۲۰
(از: علامہ بدر القادری، ہالینڈ)	
○—— مونس ومخلص ودل نواز	۲۱
(از: مولانا تاج محمد مظہر صدیقی القادری، پشاور)	
○—— کتنے حسین ہیں میرے دلبر (قصیدہ مسعودیہ)	۲۱
○—— اُن کی طلب میں ہم تو بہت دور آ گئے	
(از: مولانا جاوید اقبال مظہری مجددی، کراچی)	۲۴
○—— غیر بُرج شرف نورِ امام المرسلین	
(از: خالد محمود خالد نقشبندی مجددی، حیدر آباد، سندھ)	۲۴
○—— ڈاکٹر مسعود ہیں عالی تبار	
(از: پروفیسر ڈاکٹر خلیل الرحمٰن مہر، حیدر آباد، سندھ)	۲۵
○—— وہ نیک اطوار، سادگی کا پیکر، وہ نیک سیرت	۲۵

○—— کیا بات ہے حضرت مسعودِ ملت	۲۷
○—— آتی ہیں یاد جب، آپ کی باتیں	۲۷
○—— مسعودِ ملت کو جب بستر پا پنے سلایا تھا کسی نے	۲۸
○—— درِ مسعودی سے اُٹھ کر آیا نہیں جاتا	۲۹
○—— میرے لئے تو یہی ہے بہتر، کہ ذکر آپ کا رہے لب پر، اے آفتابِ مظہریہ	۲۹
○—— سرفرازِ دین ودنیا ہیں، ماہرِ رضویات	۳۰
○—— علم وادب کی باغ وبہار، ماہرِ رضویات	۳۱
○—— کہاں ملے گا آپ سا، کہاں ملے گا شہنشاہِ رضویات	۳۲
○—— اشک بہتے ہیں جب یاد آتے ہیں، گلستانِ ادب کی بہار	۳۳
○—— علم وادب کا دیا جلا دیا ہے	۳۴
○—— آپ ہیں آبروئے بزمِ حکمت، نشاں کوئی مٹا سکتا نہیں	۳۴
○—— فیضانِ مسعودی کا اثر ہم دیکھ رہے ہیں	۳۵
○—— علمی وجاہت کا استعارہ مسعودِ ملت	۳۵
○—— حضرت مسعودی باتیں مہکیں ذکرِ نبی میں	۳۶
○—— تاریخ رضا لکھ کر، بتا دیتے ہیں حضرت	۳۷
○—— نقشِ پا اپنا مثل بنا دیا ہے حضرت نے	۳۸
○—— بن کر تفسیرِ یقین محکم، عمل پیہم نور پھیلا آپ کا	۳۹
○—— جانِ جاناں، جشنِ بہاراں جب لکھ لیتے ہیں	۴۰
○—— آفتاب کو آئینہ کوئی دکھا سکتا نہیں	۴۱
○—— چمنستانِ مسعودی رہے سلامت یا رب!	۴۲
(از: ریحانہ شفاعت ناز مسعودی، مکلی، ٹھٹھہ، سندھ)	
○—— حضرت مسعودِ ملت، صاحبِ راز ونیاز	۴۲
(از: صلاح الدین سعیدی، لاہور)	

○—— میں ایک ایسا قصیدہ لکھوں میرے حضرت	۴۳
○—— کھو گئے ہیں، ہم ذکر گوہر نایاب میں	۴۴
○—— آپ جھلک اپنی، دکھا کر چلے گئے	۴۴
○—— شمعیں محبت کی وہ جلائے جاتے ہیں	۴۴
○—— سنتِ نبوی کا حسین اظہار میرے حضرت	۴۵
○—— ایمان افروز ہیں تفسیریں آپ کی	۴۵
○—— رحمت خاص ہوئی اللہ کی پیارے حضرت	۴۶
(از: ریحانہ شفاعت ناز مسعودی، ملکی، ٹھٹھہ، سندھ)	
○—— ہر گام پہ بکھرے ہیں دل فروز مناظر	۴۷
○—— دل چپکے چپکے روتا ہے جب یاد کسی کی آتی ہے	۴۹
(از: ظہیر الدین اظہر نقشبندی مجددی جماعتی، لاہور)	
○—— آفتاب علم و حکمت حضرت مسعود ہیں	۵۰
(از: سید عارف محمود مہجور رضوی، گجرات)	
○—— اے کہ مسعود و مکرم، قوم کے درد آشنا	۵۰
(از: پروفیسر غلام مصطفیٰ مجددی، شکر گڑھ)	
○—— سراپا محبت، سراپا چاہت	۵۱
(از: فاطمہ مسعودی، لاہور)	
○—— حضرت مسعود ملت، افتخار سنیت	۵۲
(از: پروفیسر ریاض احمد خاں کاوش، میر پور خاص، سندھ)	
○—— زندگی کی جستجو تو ڈاکٹر مسعود ہیں	۵۲
(از: کامل وفا فیضی مظہری، بھارت)	

○—— تاریخی مادے بتقریب حج بیت اللہ شریف و زیارت حرمین طیبین	۵۳
(از: علامہ محمد ابراہیم خوشتر صدیقی، مانچسٹر)	
○—— السلام! اے پیکرِ حسنِ عمل	۵۴
(از: ماسٹر محمد اکرم مسعودی، میر پور خاص، سندھ)	
○—— روحِ رواں اس بزم کے شاہ مسعود ہیں	۵۵
(از: سید محمد ظہیر الیاس زیدی مظہری، لاہور)	
○—— اے باعثِ افتخار سُنّی، اے نازشِ قرطاس و قلم	۵۵
(از: محمد حسین مشاہد رضوی، مالی گاؤں (بھارت)	
○—— آشنائے سرِّ وحدت، رہنمائے سالکاں	۵۷
(از: سید محمد خالد الیاس زیدی شاکر، لاہور)	
○—— صدر شریعت بدر طریقت مسعود ملت ہیں	۵۸
(از: محمد ریاض اشرفی، کراچی)	
○—— مظہر مسعود ملت، رہبر ارباب طریقت	۵۹
○—— ہاں ابر کرم یوں تو پہلے بھی برستا تھا	۵۹
(از: سید محمد طاہر مظہری مسعودی، اسلام آباد)	
○—— رُخ اپنا اس طرف ہو، خواہ اُس طرف ہو	۶۱
○—— دمِ واپسیں بھی اپنے ہاتھ میں قلم ہو	۶۲
(از: محمد عبدالستار طاہر مسعودی، لاہور)	
○—— پاک سے ہند میں آئے ہیں جو مسعود احمد	۶۳
(از: پروفیسر سید محمد ضیاء الدین شمسی طہرانی مظہری مسعودی، علی گڑھ)	
○—— مظہری شان مجسم ہو تو مسعود ہے وہ	۶۴
(از: خواجہ مسلم احمد نظامی، دہلی، بھارت)	

○—— استرہ من اھل علم و ادب — ۶۴
(از: دکتورنبیلہ اسحاق محمد ابراہیم، قاہرہ، مصر)

○—— خیالوں پہ چھاتے ہیں مسعودِ ملت — ۶۶
(از: ندیم احمد ندیم قادری نورانی، کراچی)

باب نمبر(۲): منظوم تعزیت نامے — ۶۷

○—— رحلت مسعود احمد کی سُنی جس دم خبر — ۶۸
(از: مرزا اشتیاق بیگ افضل تیموری)

○—— یہ ہے کس کی خواب گہِ حسیں، میں بتاؤں کس کا مزار ہے — ۶۹
(از: اقبال احمد اختر القادری، کراچی)

○—— اسوۂ حسنہ کے وہ خوگر سدا رہے — ۷۰
(از: پروفیسر امیر خان حکمت، میرپورخاص، سندھ)

○—— مظہری شانِ مجسم، عاشقِ شمعِ رسالت — ۷۲
(از: ریحانہ شفاعت ناز مسعودی، ٹھٹھہ، سندھ)

○—— سوگیا مسعودِ ملت اوڑھ کر سادہ کفن — ۷۳
(از: ڈاکٹر شکیل احمد اعظمی، دہلی، بھارت)

○—— دہر سے اک بندۂ حق آشنا رخصت ہوا — ۷۴
(از: مولانا عبدالحق ظفر چشتی، لاہور)

○—— عشق و مستی کا گلِ خوشبو فشاں جاتا رہا — ۷۴
(از: پروفیسر غلام مصطفیٰ مجددی، شکرگڑھ)

○—— ہوگیا ہے حضرت مسعود احمد کا وصال — ۷۵
(از: پروفیسر ڈاکٹر غلام یحییٰ انجم، دہلی، بھارت)

○—— آج رحلت فرما گئے ڈاکٹر محمد مسعود — ۷۷
(از: فاروق احمد خاں یوسف زئی، کراچی)

○—— اک ستارہ اور ٹوٹا آسمانِ علم کا — ۷۸
(از: ماہر اجمیری، میرپورخاص، سندھ)

○—— اے کہ تو ہے مہرِ اوجِ آسمانِ مظہری — ۷۹
(از: پروفیسر سید محمد ضیاء الدین شمسی طہرانی مظہری مسعودی، علی گڑھ، بھارت)

○—— نشۂ علم سے سرشار تھا وہ — ۸۱
(از: مولانا مفتی محمد قمر الحسن قادری، ہوسٹن، امریکہ)

○—— شاہِ تاج تھا وہ، آج جو ہم سے بچھڑ گیا — ۸۲
(از: ڈاکٹر نبیلہ اسحاق محمد ابراہیم، قاہرہ، مصر)

○—— وہ محققِ علم کے جوہر جو برساتا رہا — ۸۲
(از: مولانا وقار رضوی عظمی، لال گنج بازار بستی)

باب نمبر(۳): قطعات تاریخ وصال — ۸۳

○—— چل دیے مولیٰ کی جانب حضرت مسعود خوب — ۸۳
(از: ابو حفص عبدالمجید دی، کوئٹہ)

○—— چل دیے سوئے مُلکِ عدم، سردارِ علم و تحقیق — ۸۳

○—— چھوڑ گئے مسعودِ ملت، اہلِ سنّت ہیں بے حال — ۸۵

○—— علم و عمل کو ناز تھا اُن پر، بزمِ ہدایت کی تھے عظمت — ۸۵

○—— فکرِ مجدد، فکرِ رضا کی اُن کے دم سے قائم شان ہے — ۸۵

○—— تاریخ و تحقیق کا اُن کے، سر پر برحق تاج سجا ہے — ۸۵

○—— پُرنم پُرنم آنکھیں سب کی، بے چین ومضطر ہیں قلوب	۸۵
(از: سید عارف محمود مہجور رضوی، گجرات)	
○—— بخشی تھی رب نے تم کو ہاں ایسی توفیق	۸۶
(از: ڈاکٹر عبدالنعیم عزیزی، بریلی شریف، بھارت)	
○—— مجد دنا ایں عصر چوں رخت بست	۸۶
(از: پروفیسر ضیاء الدین شمسی طہرانی مظہری مسعودی، علی گڑھ)	
○—— صفا، علم وھدیٰ کا گاھوارہ	۸۷
○—— وقیع ومعتبر خوب وشرور	۸۸
○—— وہ دیدہ زیب پیکر خوبیوں کا	۸۸
○—— افتخار بزمِ علم وآگہی	۸۹
○—— وہ ممتاز وموقر عالم دین	۸۹
○—— مستعدی، انتہائی عمدگی کے ساتھ وہ	۹۰
○—— علم وحکمت کی محافل میں رکھا جائے گا یاد	۹۰
○—— مکرم ڈاکٹر مسعود احمد، غلامانِ رسول حق کا غم خوار	۹۱
(از: محمد عبدالقیوم طارق سلطان پوری، اٹک)	
باب نمبر(۴): مادہ ھائے وصال	۹۲
خامۂ اثر جناب:	
○—— مولانا شاہ محمد تبریزی القادری	۹۳
○—— سید عارف محمود مہجور رضوی، گجرات	۹۳
○—— ڈاکٹر عبدالنعیم عزیزی، بریلی شریف	۹۳
○—— محمد عبدالقیوم طارق سلطان پوری، اٹک	۹۴

ضمیمہ:	
○—— مناقب	۹۶
○—— قطعات	۹۸
کتابیات:	
○—— کتب	۱۵۱
○—— مجلات	۱۵۱
○—— رسائل	۱۵۱
○—— مکتوبات	۱۵۲

ابتدائیہ

ارشادِ باری تعالیٰ ہے کہ سب تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں (سورۃ فاتحہ) ـــــ اللہ تعالیٰ نے یہ کائنات ارض وسما اس لئے بنائی کہ اپنی محبت کا اظہار کر سکے، ـــــ جیسا کہ اپنے محبوب اعظم واکرم حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ سے فرمایا کہ" اے محبوب! اگر میں تجھے پیدا نہ کرتا تو کچھ بھی نہ بناتا،" ـــــ یعنی اس دُنیا کی یہ محفل محض اپنے محبوب کے لئے سجائی۔

محبوب اعظم واکرم ﷺ کے آنے سے محبت کا یہ سلسلہ پھیلتا چلا گیا، ـــــ آپ کے بعد صحابہ کرام، پھر تابعین و تبع تابعین، اصفیاء، اتقیاء ـــــ صالحین وصالحات، اوراس کے مقبول بندے، ـــــ اور یہ سلسلہ اس زمانے تک آپہنچا ہے، اوراس کے بعد جانے کہاں تک دراز ہوتا ہے۔

○

اللہ تعالیٰ کے بعض اسماء ذاتی ہیں اور بعض صفاتی، ـــــ یہ اسماء اس کے کمالات و صفات کو ظاہر کرتے ہیں۔ اس نے اپنے خاص بندوں کو اپنے بعض کمالات وصفات سے متصف فرمایا، ـــــ یہ خاص بندے وہ ہیں جن پر اس کا انعام ہوا،

- ○ـــــ جو اس کی رضا کے لئے جئے، اوراس کی رضا میں دُنیا سے رُخصت ہوئے،
- ○ـــــ جن کی پسند اور ناپسند، اس کی اور اس کے محبوب اعظم واکرم کی پسند و ناپسند تھی،
- ○ـــــ جن کی دوستی اور دشمنی اللہ اوراس کے رسول ﷺ کے لئے تھی،
- ○ـــــ یہ خاص بندے وہ ہیں جن سے وہ راضی ہوا، اوراس سے وہ راضی ہوئے۔

محبت واپنائیت کے یہ رشتے لازوال بھی ہیں اور بے مثال بھی، ـــــ یہ نسبت، یہ

تعلق، یہ واسطے باکمال ہو جاتے ہیں۔ جب وہ اس بندے سے اپنی محبت کا کونین میں اعلان کرتا ہے، ـــــ اس اعلانِ محبت پر اس کی ساری مخلوق اس کے خاص بندے کے لئے دل ونگاہ کو فرشِ راہ کر دیتی ہے، ـــــ ہر دل اس کی طرف کشاں کشاں کھنچا چلا آتا ہے۔

○

مجددِ عصر پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد قدس سرہٗ العزیز بھی اس کے خاص بندے تھے، عمر بھر محبت اُن کا اوڑھنا بچھونا رہی، ـــــ جن کی محبت ربِّ کریم کے اعلانِ محبت کے بعد ہر کس و ناکس کے دل میں موجزن ہو گئی، ـــــ آپ کے در پر آنے والا کوئی بھی محرومِ تمنا نہ رہا، ـــــ جو بھی آیا اپنے اپنے کاسۂ دل میں مقدور بھر آپ کی محبت سمیٹ کر گیا۔

آپ کے چاہنے والوں نے آپ کی ظاہری حیات میں اپنی محبت کا اظہار کرنا شروع کر دیا تھا، ـــــ کسی نے نثر میں لکھا، کسی نے زمینِ سخن میں طبع آزمائی کی، ـــــ کسی نے آپ کے آثارِ علمیہ سمیٹنے میں زندگی صرف کر دی، ـــــ کسی نے آپ کے محامد ومحاسن پر لکھ کر قلم کو وقار بخشا ـــــ کسی نے آپ کی محبت نشر کرنے میں اپنے ولولے وقف کر دیئے ـــــ کوئی جان لٹا کر شہیدِ محبت ہوا، اور کوئی انگلی کٹا کر شہیدوں کی صف میں آکھڑا ہوا ـــــ بازارِ مصر میں کوئی زر و جواہر کے انبار لئے یوسف علیہ السلام کا خریدار تھا ـــــ اور کوئی اپنی کل متاع سوت کی اَنٹی لئے خریدنے والوں کی قطار میں تھا، ـــــ یہ تو اپنی اپنی محبت تھی، جو اپنی اپنی بساط میں جلوہ نما تھی۔

یوں آپ کے دنیا سے پردہ فرما جانے پر آپ کے چاہنے والوں نے اپنے اپنے جذبات کا اظہار کیا:

- ○ـــــ کسی نے آپ کے ساتھ بیتے ہوئے لمحات کو بیان کیا،
- ○ـــــ کسی نے دل پر گزرنے والی کیفیات کو بیان کیا،
- ○ـــــ کسی نے خود سے ہونے والی واردات کو بیان کیا،

○—— کسی نے آپ کی ہونے والی فتوحات کو بیان کیا،

○—— کسی نے آپ کے کئے گئے احسانات کو بیان کیا،

غرض چاہنے والوں نے اپنے اپنے رنگ میں آپ کی حسنات کو بیان کیا۔—— انہی میں بزمِ سخن سجانے والے بھی ہیں، جنہوں نے اشعار کی صورت آپ کی مدح سرائی کی،—— جنہوں نے آپ کے سانحۂ ارتحال پر اپنے غم اور دل کے درد کا اظہار کیا،—— آپ کے محبِ خاص الخاص، آپ کے معنوی یارِ غار، محرمِ درونِ خانہ و ہم راز، خلیفۂ اکبر مولانا جاوید اقبال مظہری مجددی مدظلہٗ العالی کی محبت چھلکی تو ''قصیدۂ مسعودیہ'' کا چشمہ پھوٹ پڑا—— ''قصیدۂ مسعودیہ'' میں جس محبت اور عقیدت کا اظہار کیا گیا ہے، وہ انہی کے لئے خاص تھی، مولیٰ کریم مرشد کریم کے صدقے میں اُن کا اقبال اور بلند فرمائے۔

ورق ورق پھیلی اس خوشبوئے محبت و رافت کو ایک گلدستے کی شکل میں پیش کیا جا رہا ہے—— یقیناً کچھ ایسے شہ پارے بھی ہوں گے جو زیرِ نظر مجموعہ ''مناقبِ مسعودِ ملت'' میں شامل نہ ہوسکے،—— شامل نہ ہونے کی وجہ اُن کی عدم دستیابی ہے۔ اگر رسائی ہوتی تو اُن کے دم قدم سے رونقِ بزم اور دوبالا ہو جاتی۔ مرضیِ مولیٰ ہمہ از اولیٰ!

○

''مناقبِ مسعودِ ملت'' پیر و مرشد مجددِ عصر، مسعودِ ملت حضرت قبلہ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد نوراللہ مرقدہٗ کے حضور میں نیاز مندانہ ہدیہ پیش کرنے کی عاجزانہ کوشش ہے—— اس سلسلے میں جس محبّ نے جس محبت سے تعاون فرمایا ہے، اللہ تعالیٰ اپنے محبوبوں کے صدقے میں اور نوازے،—— مولیٰ کریم ہمیں اپنے محبوبوں کے دامن سے وابستہ و پیوستہ رکھے، اور دمِ واپسیں اپنے محبوبوں کے قدموں میں رکھے۔ اللھم آمین بجاہ سید المرسلین!

جسم میں میرے جب تک جاں رہے

ترے محبوب کے صدقے قرباں رہے

۱۶ محرم الحرام ۱۴۳۱ھ	خاکپائے صاحبدلاں
۳ جنوری ۲۰۱۰ء	محمد عبدالستار طاہر مسعودی عفی عنہ
	نزد جامع مسجد نورِ اسلام
	موضع کوڑے۔ والٹن روڈ، لاہور کینٹ

پس نوشت:

کتاب ''مناقبِ مسعودِ ملت'' مرتب کرچکا تو خیال آیا کہ محترمہ ریحانہ شفاعت ناز مسعودی صاحبہ نے حضرت کے وصال پر کچھ مناقب لکھے تھے، جن کی نقول احقر کو بھجوائی تھیں،—— تلاشِ بسیار کے باوجود مطلوبہ نقول نہ ملیں،—— ناچار انہیں فون پر مطلع کیا تو انہوں نے کمالِ عنایت و شفقت فرماتے ہوئے گزشتہ مناقب کے ہمراہ قلم برداشتہ آمد کی صورت میں محررہ مزید آٹھ مناقب لکھ کر بذریعہ کوریئر سروس ارسال فرما دیے۔ جو احقر کو ۵ جنوری کو موصول ہو گئے، اُن پر کرم کی بارش موسلا دھار ہوئی اور ۷ جنوری کو اور مناقب ارسال کیں اور تحریر فرمایا: ''کچھ اور ہدیۂ عقیدت پیش کر رہی ہوں، دینے والا دے رہا ہے، ہم لے رہے ہیں۔ عنائتیں ہو رہی ہیں، عطائیں ہو رہی ہیں،—— شکر ہے خدا کا، بہی کچھ ملا ہے—— اس وقت میں مکمل حصار میں ہوں۔'' (۷ جنوری ۲۰۰۹ء از مکلی)—— اس کے بعد بھی اُن کی طرف سے یہ عنایات کا ایک تسلسل رہا ہے،—— احقر اُن کے اس خصوصی تعاون پر نہایت مشکور ہے اور اللہ کے حضور اُن کے علم و قلم میں برکت ارزانی کے لئے دعا گو ہے۔

۲۱ محرم الحرام ۱۴۳۱ھ	سراپا سپاس
۶ جنوری ۲۰۱۰ء	محمد عبدالستار طاہر مسعودی عفی عنہ

باب نمبر ۱

مناقب ومحامد

نحمدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم

سهرا

از: پیرزادہ سید آلِ احمد معینی شاکر اجمیری

بتاریخ ۲۳ ربیع الاوّل ۱۳۸۴ھ مطابق ۲ اگست ۱۹۶۴ء یوم یک شنبہ بوقت ۶:۳۰ بجے شام

ہے خوشی پہ مدار سہرے کا
وقت ہے سازگار سہرے کا

بن گئی چشم شوق بھی گویا
دم نظارہ تار سہرے کا

سر پہ چڑھ کر جھک آیا قدموں پہ
ہے عجب انکسار سہرے کا

دو دلوں کو کیا بہم اس نے
ہے یہ اک طرفہ کار سہرے کا

نازک اندام ہے مرا مسعود
کیا سنبھالے گا بار سہرے کا

چشم بد بیں نمی رسد ایں جا
کیوں نہ ہوں اعتبار سہرے کا

باب اُلفت کشاد بر عشاق
ہے یہ اک شاہکار سہرے کا

تا قیامت رہے یونہی قائم
اُن کے رُخ پر سنگھار سہرے کا

شکر کرتے ہیں والدِ ماجد
دیکھ کر یہ نِگار سہرے کا

سب عزیزوں کو صد مبارک ہو
دیکھنا سازگار سہرے کا

ہے یہ شاکر کا تحفۂ اخلاص
وہ بھی ہے دوست دار سہرے کا

شانِ حضرتِ مسعودِ ملت

از: پروفیسر امیر خان حکمت (میر پور خاص، سندھ)

بیان کرتا ہوں میں کچھ آپ کے اوصافِ حمیدہ
خدا کے نیک بندوں میں سے تھے آپ چنیدہ

جو کرتے گفتگو محفل میں، عالم ہو کہ جاہل ہو
پکار اُٹھتے سبھی، بڑھ کر نہیں کوئی اور فہمیدہ

زمانے میں ملیں جو ابتلائیں اُن کو سہہ کر بھی
نہ ماتھے پر شکن آئی، نہ ہوئے آپ رنجیدہ

وہ استقلال سے اس دور کے فتنوں سے ٹکرائے
اگرچہ ارد گرد ماحول تھا ظالم بھی، شوریدہ

کھلے تھے آپ پہ کیا راز قدرت کے نہیں معلوم
بیان کرتے بھی تھے ایسے رہے سب راز پوشیدہ

محمد کے وسیلے کے سوا کچھ مل نہیں سکتا
یہی تلقین تھی اُن کی، یہی رکھتے تھے عقیدہ

کریں اقوال اور افکار پر جو غور ہم اُن کے
وہ ہیں ہر دور میں تازہ کبھی ہوں گے نہ بوسیدہ

کبھی امکان سے ہٹ کر بھی کہیں آپ نے باتیں
اگر پوچھا کسی نے بھی، چھپایا راز نادیدہ

سنواری زندگی اس کی، بنائے مسئلے اُس کے
کیا زانو کو جس نے آپ کی محفل میں خمیدہ

خدا سے لو لگاتے اور حبِ مصطفےٰ ملتی
شمار ہوتا کبھی جن کا صفِ اشخاص لغزیدہ

کبھی بھی ذکر نہ کرتے عدو کا بدلفظی سے
رکھا کرتا تھا جو خود آپ سے حالات کشیدہ

کیا کرتے تھے وہ احسان، تھی احسان کی عادت
نہیں تفریق تھی کوئی عدو سے یا پسندیدہ

عدل، انصاف سے ہر ایک کا تھا حق ادا کرتے
عمل کرتے ہوئے دیکھا، نہیں یہ بات شنیدہ

مخاطب کو مخاطب اس طرح حضرت کیا کرتے
نہ عزتِ نفس ہو مجروح، نہ دل ہو جائے کبیدہ

لکھا ہر لفظ کو ایسے، کیا اشکال کو حل بھی
مٹائے سینکڑوں ابہام تھے عرصے سے پیچیدہ

جو دیکھا آپ کو دُنیا کے متوالوں نے محفل میں
سبو اُٹھائے خود اپنے، بدن تھے اُن کے لرزیدہ

طریق زندگی بھی آپ کا اسلاف جیسا تھا
دعائیں مانگتے ہوتے تھے اکثر آپ نم دیدہ

سخن میں دل نوازی تھی، لبوں میں چاشنی ایسی
ملے اک بار لیکن عمر بھر رہتا تھا گرویدہ

خدا کا کرم ہو اُن پر اور اولادِ اطہر پر
بلند ہوں مرتبے اُن کے، رہیں سب کے پسندیدہ

دُعا کی التجا مسعودِ ملت کے ہے پیاروں سے
کہ حکمت بھی خدا کے فضل سے ہو جائے بخشیدہ

○

مسعودِ ملت

از: علامہ بدر القادری (ہالینڈ)

آ رہا ہے لبِ خامہ پہ بیانِ مسعود	دل ہوا آج مرا مائل بہ شانِ مسعود
عظمتِ دین بنی شوکتِ تاریخِ سلف	ہے وسیع اور گراں مایہ جہانِ مسعود
ریت کے ڈھیر سے چُن چُن کے نکالے موتی	بنی "تاریخِ رضا" گوہر کانِ مسعود
جب بھی تاریخِ رضا لکھنے کو اُٹھے گا کوئی	راہ دکھلائے گا ہر اِک کو نشانِ مسعود
مفتی اعظم دہلی کا مبارک فرزند	برگزیدہ ہو جہاں میں تری جانِ مسعود
تو نے صیقل کیا آئینۂ رضویت کو	شک شکن، ریب رُبا تیرا بیانِ مسعود
کاش ملت کے جوانوں کا بنے سنگِ میل	بدرِ عمل گاہ میں ہر نقش و نشانِ مسعود[1]

(۱) محمد عبدالستار طاہر مسعودی: تذکارِ مسعودِ ملت، ص ۱۳، مطبوعہ لاہور ۱۹۹۹ء

○

سراپا مظہر

از: مولانا تاج محمد مظہر صدیقی القادری (پشاور)

مونس و مخلص و دل نواز	مرکزِ مہر و وفا ہیں آپ
پیکرِ سعادت و مسعود	راحتِ جان و دل رُبا ہیں آپ

ابنِ مظہر، سراپا مظہر
مظہرِ حق نما ہیں آپ[1]

قصیدۂ مسعودیہ

بحضور مجددِ مأۃ حاضرہ حضرت علامہ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد علیہ الرحمہ

از: مولانا جاوید اقبال مظہری مجددی

کتنے حسین ہیں میرے دلبر	میرے پیا کی بات نہ پوچھو
روشن روشن اُن کی ضیائیں	اُن کی ضیاء کی بات نہ پوچھو
سرتا قدم وہ جود و کرم ہیں	اُن کے کرم کی بات نہ پوچھو
اُن کی عظمت، اُن کی فضیلت	اُن کے علو کی بات نہ پوچھو
اُن سا سخی دیکھا نہ بھالا	اُن کی عطا کی بات نہ پوچھو
اُن کی محبت، اُن کی چاہت	اُن کی نظر کی بات نہ پوچھو
عشقِ نبی میں جینا مرنا	عشقِ نبی کی بات نہ پوچھو
اُن کی ولایت، اُن کا تضرع	نیچی نظر کی بات نہ پوچھو
رہتے ہیں وہ شہرِ نبی میں	اُن کے مکاں کی بات نہ پوچھو
سارے جہاں میں اُن کا چرچا	فیضِ نبی کی بات نہ پوچھو

(۱) محمد عبدالستار طاہر مسعودی: تذکارِ مسعودِ ملت، باب اعترافاتِ عظمتِ مسعودِ ملت

جنت کے ہیں ، جنت میں ہیں — اُن کے جہاں کی بات نہ پوچھو
جب سے ہوئے وہ سوئے مدینہ — قُربِ نبی کی بات نہ پوچھو
حضرتِ ایشاں ، شیخِ دوراں — شاہِ زماں کی بات نہ پوچھو
رُشدوہدایت اُن کا ایماں — نُورِہدیٰ کی بات نہ پوچھو
جب سے ہوئے مہماں وہ دل میں — دل کی جلا کی بات نہ پوچھو
پیکرِ خُلق ، اخلاص و محبت — جانِ وفا کی بات نہ پوچھو
درخشاں درخشاں اُن کا سراپا — اُن کی ادا کی بات نہ پوچھو
اپنی ردا میں ہم کو چھپایا — اُن کی ردا کی بات نہ پوچھو
پیرِ طریقت ، رہبرِ شریعت — غوثِ زماں کی بات نہ پوچھو
اُن کی قربت ، قربِ رسالت — فضلِ خداکی بات نہ پوچھو
فیض رساں ہیں فیضِ عالم — قطبِ زماں کی بات نہ پوچھو
شیخ مجدد اُن کے من میں — دل کی فضا کی بات نہ پوچھو
وہ ہیں نقیبِ اعلیٰ حضرت — حمدِرضا کی بات نہ پوچھو
سارا عالم اُن پہ فدا ہے — اُن کے زماں کی بات نہ پوچھو
اُن کی فصاحت، اُن کی بلاغت — اُن کے قلم کی بات نہ پوچھو
قند سے شیریں اُن کی زباں ہے — اُن کے بیاں کی بات نہ پوچھو
محفلیں اُن کی دل میں سجی ہیں — دل کے نہاں کی بات نہ پوچھو
وہ ہیں نسیمِ شمعِ فروزاں — نُوروضیاء کی بات نہ پوچھو
اُن کی عزیمت ، اُن کی ہمت — قلبِ حزیں کی بات نہ پوچھو
شکرِ خدا ہے اُن کا وطیرہ — صبرورضا کی بات نہ پوچھو

فخرِ دیں ہیں ، فخرِ جہاں ہیں — فخرِجہاں کی بات نہ پوچھو
صاحبِ عرفاں ، سیف وقلم ہیں — علم وفضل کی بات نہ پوچھو
شرم و حیا ہے اُن کی زینت — اُن کی حیا کی بات نہ پوچھو
اُن کے کرم کی حد ہی نہیں ہے — اُن کی عطا کی بات نہ پوچھو
اُن کا خزانہ بحرِ عطا ہے — کس کو لٹایا بات نہ پوچھو
عشقِ خدا میں غوطہ زن ہیں — اُن کی رسا کی بات نہ پوچھو
اُن کی خوشبو دل میں رچی ہے — اُن کی مہک کی بات نہ پوچھو
فرزندِ دلبند مسرورِ ملّت — نورِ نظر کی بات نہ پوچھو
وہ ہیں دولہا، ہم ہیں براتی — رشتۂ جاں کی بات نہ پوچھو
اُن کی متاع ہے جانِ جاناں — جانِ جہاں کی بات نہ پوچھو
شاداں شاداں اُن کا سفر تھا — رحلتِ سفر کی بات نہ پوچھو
وہ ہیں ہمارے ماہ و انجم — نورِ ہدیٰ کی بات نہ پوچھو
میرے پیا ہیں میرے جاناں — جانِ وفا کی بات نہ پوچھو
مہرووفا ہے اُن کی نشانی — اُن کے نشاں کی بات نہ پوچھو
نورِ محمد رُخ پہ عیاں ہے — نوری جبیں کی بات نہ پوچھو
شاداں و فرحاں اپنی لحد میں — قربِ خدا کی بات نہ پوچھو
دیکھ اے اقبالؔ! مرقدِ انور — نوری فضا کی بات نہ پوچھو

منقبت بحضور مسعودِ ملت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد علیہ الرحمہ

سپاس گزار: جاوید اقبال مظہری

اُن کی طلب میں ہم تو بہت دور آ گئے	آنکھوں میں بس گئے ہیں، نظر میں سما گئے
انداز بے خودی ہے خود رفتہ حالِ دل	ایسے ملے کہ دل میں نظر میں سما گئے
لذت خیالِ یار میں کچھ ایسی ملی کہ وہ	بن کر چراغ راہ میرے دل پہ چھا گئے
اب اُن کی یاد ہے میرے اشکوں کی انجمن	بن کر تمامِ شوق میری محفل میں آ گئے
دیکھو تو میری جانِ تمنا کی رفعتیں	بن کر بہار، باغِ رسالت میں آ گئے
آتی ہے غیب سے دلِ اقبالؔ میں صدا	وہ جانِ جاں کی جاں ہیں میری جنت میں آ گئے[1]

منقبت درشانِ عصر حاضر کے مجدد

حضرت ڈاکٹر مسعود احمد المعروف مسعودِ ملت نقشبندی مجددی چشتی قادری

از: خالد محمود خالد نقشبندی مجددی

نیرِ برجِ شرف نورِ امام المرسلین	حضرت مسعودِ ملت، نازشِ دُنیا و دیں
مظہر اللہ کی ادا، نورِ نگاہ نقشبند	تیرے علم و فن کے سب اہلِ نظر ہیں خوشہ چیں
قریۂ جاں کو منور کر گئی تیری ضیاء	تو شریعت کا جہاں، نورِ طریقت کا امیں
بوئے خُلقِ مصطفیٰ آتی ہے تیرے قرب سے	تیری نسبت پر ہیں نازاں اولیائے کاملیں
تو مجددِ الف ثانی کا سراپائے جمال	تیری حکمت نے لٹائے، دہر میں دُرِّ ثمیں

(۱) بوقت حاضری روضۂ مبارک مجددمائۂ حاضرہ شیخ طریقت سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ مظہریہ حضرت قبلہ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد علیہ الرحمہ بتاریخ ۲۷؍مارچ ۲۰۰۹ء بروز جمعۃ المبارک وقت ۱۰:۳۰ بجے دن بمقام دربارِ عالیہ مسعودیہ ماڈل کالونی ملیر، کراچی

تیرا مسلک ہے محبت، تو محبت کا جہاں	تو ہے تصویرِ جمال رحمۃ اللعالمین
تیری نسبت کا سہارا تھام لیتا ہے مجھے	ڈگمگاتا ہے جہاں پر میرا ایمان و یقیں
رہنمائے سالکاں ہے تو متاعِ عارفاں	تیری نسبت نے عطا کی دولتِ حق الیقیں
جو تیرے اوصاف سے واقف ہیں وہ اہلِ نظر	تیری چوکھٹ پر جھکاتے ہیں عقیدت سے جبیں
تو ہے نقشِ جاوداں، تحریر لافانی تری	قابلِ صدرشک ہیں تیرے یہ افکار مبیں
تیرے اوصاف حمیدہ ہیں زبانِ خلق پر	کیوں نہ ہو خالدؔ کے لب پر پھر صدائے آفریں[1]

از: پروفیسر ڈاکٹر ابوالعلی خلیل الرحمٰن مہر (حیدر آباد، سندھ)

ڈاکٹر مسعود ہیں عالی تبار	باکمال افراد میں اُن کا شمار
ڈاکٹر مسعود عالی شان ہیں	بے مثال اور اک شریف انسان ہیں
پیر کامل، پیر راسخ آپ ہیں	وقت کے شیخ المشائخ آپ ہیں[2]

گوہرِ نایاب مسعودِ ملت

وہ نیک اطوار، سادگی کا پیکر وہ نیک سیرت
شریف النفس، بلند مقام، ہیں مسعودِ ملت

وہ عاشق رسول، خدا کے محبوب بندے
اُن کی نگاہِ شفقت سے اپنی قسمت بدل گئی ہے

(۱) ماہنامہ المظہر، کراچی، مسعودِ ملت نمبر، اپریل ۲۰۰۹ء

(۲) مکتوب بنام پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود تحریر ۱۲؍اپریل ۱۹۸۲ء

(ب) جہانِ مسعود (مرتبہ آر۔ بی مظہری) مطبوعہ کراچی ۱۹۸۹ء (بحوالہ مکتوب تحریر ۱۲؍اپریل ۱۹۸۲ء بنام پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

جلوہ افروز ہوئے ہیں جب سے، گھر میں وہ ہمارے
ہمکو ہے فخر خود پر، گھر کو رونق مل گئی ہے!

امام احمد رضا بریلوی کے عاشق ہوئے ہیں وہ تو
اتنا لکھا ہے اُن پر، علماء کو راہِ منزل مل گئی ہے

کرامات اُن کی میں نے دیکھی ہیں بہت سی!
صورت میں اُن کی ہم کو اِک نعمت مل گئی ہے

گوہر نایاب ہیں وہ تو، سیپ میں قیمتی موتی!
ہمکو تو اُن سے فیض کی دولت مل گئی ہے

مفتی اعظم دہلی کے بلند پایۂ فرزند مسعودِ ملت
چاہنے والوں کو اُن کے اِک عظمت مل گئی ہے

علم کا اِک دریا ہے، اِن میں موجزن!
علم کے پیاسوں کو، اِک درسگاہ مل گئی ہے

مظہری نسبت کے وہ ہیں روحانی سنگِ میل
فدائیوں کو اُن کے خوب روحانیت مل گئی ہے

مسرور ہیں اُن کے چمن کا کھلتا ہوا گلاب!
پھلیں پھولیں یارب! گلاب کی کلیاں جواں کو مل گئی ہیں

یارب! سلامت رہیں پھول اُن کے چمن کے
نازؔ کو تو مسعودؔ چمنستان سے خوشبو مل گئی ہے

خوبیاں ہیں بہت سی، منہ ہے چھوٹا!
شکر ہے الٰہی! بات کچھ تو بن گئی ہے

ہمیں تصور میں ہردم موجود

از: ریحانہ شفاعت نازؔ مسعودی

کیا بات ہے حضرت مسعودِ ملت — کیا نام ہے حضرت مسعودِ ملت
ہمارے دل کی حسیں آرزو ہیں آپ — کرشمہ محبت و کرشمہ ساز ہیں حضرت مسعودِ ملت
جب آپ کی یاد آئی، کچھ نہ کچھ ملا ہے — ہمیشہ دل میں رہیں گے حضرت مسعودِ ملت
الفاظ آگئے ہیں زباں پر آپ کی یاد بن کر — ثبوت آپ کی محبت کا اور کیا ہو حضرت مسعودِ ملت

ذخیرۂ التفات و محبت تو نازؔ پاس ہے ہمارے
ہیں تصور میں موجود ہر دم حضرت مسعودِ ملت

(محررہ: ۲/جنوری ۲۰۱۰ء)

○

انوار کی باتیں

(بحضور پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد علیہ الرحمہ)

از: ریحانہ شفاعت نازؔ مسعودی

آتی ہیں یاد جب، آپ کی باتیں — دل کو گرماتی ہیں، آپ کی باتیں
دل و نظر کو لبھاتے ہیں، اقوال و افکار — ذہن و قلب میں سجالی ہیں آپ کی باتیں
نظر سے اپنی میں دیکھتی ہوں، نور کی بارش — یہی تو ہیں آپ کے فیوض و انوار کی باتیں
کرشمۂ فیض کا ثمر، ملا ہے بہت ہی — جو لکھا ہے شان میں، وہ ہیں آپ کی باتیں
نازؔ، مرشد مسعودِ ملت مرجع خلائق ہے بہت — یہاں پر تو ہیں اب، سرکار کے انوار کی باتیں

(محررہ: ۳/جنوری ۲۰۱۰ء)

○

پروازِ فکر کی بلندی

(نذرانۂ عقیدت بحضور پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد علیہ الرحمہ)

از: ریحانہ شفاعت نازؔ مسعودی

مسعودِ ملت کو جب بستر پہ اپنے سُلایا تھا کسی نے
سرفراز فرمایا تھا اُسے، اپنی زیارت سے نبی نے

کیا درجہ بلند پایا تھا، حضرتِ مسعودِ ملت نے
قربِ نبی عطا کیا انہیں، زیارتِ نبی نے!

درجات دیکھئے کیا پائی، پروازِ فکر کی بلندی
نظر تو ہے سبھی کی، پائی وہ نظر کسی کسی نے

عشقِ مصطفیٰ سے منور تھے، سرشار تھے حضرت
اسوۂ رسول کے رستے، چل کر دکھا دیئے انہی نے

اپنے بعد مسعودیوں کی، اِک فوجِ ظفر موج چھوڑی
لکھے ہیں نازؔ، حضرت کی محبت کے ترانے سبھی نے

(محررہ: ۳رجنوری ۲۰۱۰ء)

○

نذرِ عقیدت

(بحضور پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد علیہ الرحمہ)

از: ریحانہ شفاعت نازؔ مسعودی

درِ مسعودیؔ سے اُٹھ کر آیا نہیں جاتا	کیا کہیں حال ہے کیا سنایا نہیں جاتا
ہرطرف ہے یادوں کا اِک کاروانِ حیات	آپ سا میرِ کارواں اب پایا نہیں جاتا!
کہوں تو کس سے کہوں درد کے فسانے کو	سُن کر سبھی کہیں: ''یہ درد بھلایا نہیں جاتا''
اذنِ گفتار جس سے مِلے، طاقتِ پرواز جس سے ملے	ڈھونڈیں کہاں وہ رہنما، جو بھلایا نہیں جاتا
پسرِ مسعودؔ ابوالسرورؔ محمد مسرورؔ، درِ مسعودیؔ کی رونق	ایسا حسین شہزادہ کہیں اور پایا نہیں جاتا
سادہ طبیعت، صبرورضا کا مجسم پیکر	اُن کی چشمِ شفقت سے نگاہوں کو اُٹھایا نہیں جاتا
نگاہِ نازؔ نے دیکھے ہیں کیا کیا حسیں منظر	پردہ ایسا ہے کہ ہر پردہ اُٹھایا نہیں جاتا

(محررہ: ۳رجنوری ۲۰۱۰ء)

○

بلند ہے مقامِ عرفان آپ کا

(بحضور پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد علیہ الرحمہ)

از: ریحانہ شفاعت نازؔ مسعودی

میرے لئے تو یہی ہے بہتر کہ ذکر آپ کا رہے لب پر، اے آفتاب مظہریہ
قلم فریفتہ ہو کر لفظوں کے پھول بکھیرے آپ پر، اے مہتاب مظہریہ

جان دیتے ہیں سب، مرتے ہیں خوب آپ پر، اے آفتاب مظہریہ
خدا نصیب کرے اور طاری رہیں یہی جذبات سب پر، اے مہتاب مظہریہ

یہ میری قسمت کہ میسر ہوئے کئی لمحات مجھے ،اے آفتاب مظہر یہ
میرے گھرانے کو ہے اور رہے گی بہت عقیدت آپ سے ،اے مہتاب مظہر یہ

بلند ہے مقامِ عرفان آپ کا، سجا ہوا دور تک ،اے آفتاب مظہر یہ
نظر نظر کی بات ہے جو دیکھے، سجا ہوا دور تک، اے مہتاب مظہر یہ

عمل کی توفیق عطا ہوئی، جلا ملی آپ سے ،اے آفتاب مظہر یہ
اقوالِ مسعودؔ بن کر نشانِ منزل ملے آپ سے ،اے مہتاب مظہر یہ

قول و گفتار صداقتِ حسیں، گلدستہ سجا ہے روبرو ،اے آفتاب مظہر یہ
انجمن در انجمن اِک گلستان سجا ہے روبرو ،اے مہتاب مظہر یہ

ہر ایک پہلو، ہر ایک رُخ نیا آپ کی تحریر کا، اے آفتاب مظہر یہ
نصیب اپنا جگا رہی ہے نازؔ، صلہ آپ کی تحریر کا، اے مہتاب مظہر یہ

(محررہ: ۳ر جنوری ۲۰۱۰ء)

○

ماہرِ رضویات

(بحضور پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد علیہ الرحمہ)

از: ریحانہ شفاعت نازؔ مسعودی

سرفراز دین و دُنیا ہیں ، ماہرِ رضویات	روحانیت کا بحرِ بیکراں ہیں، ماہر رضویات
عشقِ جانِ جاناں دکھا گئے، ماہر رضویات	چراغ عشقِ محمدی ، جلا گئے، ماہر رضویات
زیاراتِ محمدی سے ہو کر سرفراز، ماہر رضویات	بن گئے حق وصداقت کی آواز، ماہر رضویات
ہیں گلشنِ احمد رضا کا گلاب، ماہر رضویات	جہاں کو دکھا گئے سچ کی آب و تاب، ماہرِ رضویات

تحقیقِ رضاؔ میں ہوئے بلند مقام، ماہر رضویات	ولیوں میں بھی ہوئے بلند مقام، ماہر رضویات
تحقیق ہے کیا؟ بتا گئے صاحبِ الام، ماہر رضویات	سلام آپ کی عظمت کو ہے سلام، ماہر رضویات
چہرہ مہتاب کا دُنیا کو دکھا گئے،، ماہر رضویات	جو کچھ نہ تھے انہیں بھی بنا گئے، ماہر رضویات
قلم سب کے ہاتھ میں پکڑا گئے،، ماہر رضویات	سچ کو سچ لکھو، نازؔ یہ بتا گئے، ماہر رضویات

(محررہ: ۳ر جنوری ۲۰۱۰ء)

○

ہدیۂ تبریک

(بحضور پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد علیہ الرحمہ)

از: ریحانہ شفاعت نازؔ مسعودی

علم و ادب کی باغ و بہار، ماہر رضویات	درسگاہِ علم و تحقیق ہیں ، ماہر رضویات
تحقیقِ رضاؔ کے موتی دامن میں بھر دیئے	لفظوں کو اعتماد بخش گئے، ماہر رضویات
مشفق و بندہ نواز تھے وہ دِل نواز!	باغِ رضاؔ کے بن گئے معطر پھول، ماہر رضویات
عشقِ مصطفیٰ میں ''جانِ جاناں'' لکھ گئے	پہنچ گئے پھر کوثر و تسنیم پر، ماہر رضویات
بندۂ حق آشنا، ہم سے بچھڑ گئے	آبروئے اہلِ سنت بن گئے ماہر رضویات
پروازِ فکر بلندی کی، ''جہانِ امامِ ربانی'' میں	ہوا کارنامہ بدست انجام، ماہر رضویات
ہدیۂ تبریک پیش، بہ جانب نازؔ مسعودی	دُنیا علم و فکر کی آپ ہی تھے، ماہر رضویات[1]

○

شہنشاہِ رضویات

از: ریحانہ شفاعت نازؔ مسعودی

کہاں ملے گا آپ سا کہاں ملے گا، شہنشاہِ رضویات
نظر نہ آئے گا زمانے میں دوسرا کوئی، شہنشاہِ رضویات

اضطراب دل بڑھ گیا اور ذکر کیا آپ کا، شہنشاہِ رضویات
سجا رہی ہوں محفل پیش ہے نذرانہ، شہنشاہِ رضویات

بھلانا چاہے اگر کوئی تو بُھلا نہ پائے گا، شہنشاہِ رضویات
آپ کے نقشِ قدم بن گئے ہم سب کے رہبر، شہنشاہِ رضویات

ہمارے ساتھ ہیں آپ، ہمارے خیالوں میں ہردم، شہنشاہِ رضویات
تعلیمات آپ کی ہر زباں پر مثالوں میں ہردم، شہنشاہِ رضویات

گلستانِ ادب اور روحانیت میں ڈنکا آپ کا، شہنشاہِ رضویات
امامِ ربّانی کی انجمن میں ہے چرچا آپ کا، شہنشاہِ رضویات

آپ کی عنایتوں سے ملا ہے زندگی کا سراغ، شہنشاہِ رضویات
آپ ہی نے جلایا ہے نازؔ کی زندگی میں علمی چراغ، شہنشاہِ رضویات

(محررہ: ۳ر جنوری ۲۰۱۰ء)

☆☆☆☆☆☆☆

○

گلستانِ ادب کی بہار

از: ریحانہ شفاعت نازؔ مسعودی

اشک بہتے ہیں جب یاد آتے ہیں، گلستانِ ادب کی بہار
مسعودِ ملت، ماہرِ رضویات و ماہرِ مجددیات، حق کی پکار

درسگاہ و دانش کدہ، بحرِ علم و ادب، لائقِ غور و فکر
صاحبِ قرطاس و قلم، بکھیرتے تھے لفظوں کی مہکار

بزرگانِ دین و اولیائے کرام سے فیض یافتہ تھے آپ
سچے عاشقِ رسولؐ بحرِ انوارِ سنّیت کی پکار

داستانِ دل کیا کہیں، کیفیت ہے بس عجیب
بچھڑ گئی اسلاف کی معتبر نشانی، روحانیت کی بہار

ہزاروں چراغ روشن کئے، آپ تھے نور کی آبشار
تھی اہلِ حق کی آواز، اہلِ علم و ادب کی پرواز

احسان آپ کے یاد آ گئے، آنکھیں جھلملا گئیں
دل میں بصد نازؔ جلوہ فرما ہوئی، عقیدت کی بہار

(محررہ: یکم جنوری ۲۰۱۰ء بروز جمعۃ المبارک)

انداز نیا دیا ہے

از: ریحانہ شفاعت نازؔ مسعودی

علم وادب کا دیا جلا دیا ہے	ذہن ونظر کو انداز نیا دیا ہے
صبحِ اُمید بھی چمک گئی ہے	بدگمانیوں کو جو ، مٹا دیا ہے
حق وصداقت کے امیں مسعودِ ملّت	تحقیق کو اِک انداز جُدا دیا ہے
حیات ہو گئی حسین سب کی	نگاہوں کو منظر نیا دیا ہے
دلوں میں نازؔ، روحانی خوشبو بھر کر	آپ نے شہر خوشبو بسا دیا ہے[1]

تحسین وتبریک کے پھول

از: ریحانہ شفاعت نازؔ مسعودی

آپ ہیں آبروئے بزمِ حکمت، نشاں کوئی مٹا سکتا نہیں
آپ سے ہے جو نسبت، اب کوئی چھڑا سکتا نہیں

حضرت مسعودملت کا ہے ذکر اتنا، زباں تھکتی نہیں
عطا ہوئی جو فضیلت آپ کو، کوئی چھڑا سکتا نہیں

آپ کے اُٹھے دست مبارک کی، اللہ لاج رکھتا ہے
ہیں یہ وہ عطائیں، خرید کر کوئی لا سکتا نہیں

تحسین وتبریک کے پھول، نازؔ نچھاور کرتی ہے
بخشا ہے آپ نے علمی سرمایہ، کوئی چُرا سکتا نہیں[2]

(۱) محررہ ۷؍جنوری ۲۰۱۰ء
(۲) محررہ ۷؍جنوری ۲۰۱۰ء

فیضانِ مسعودی کا اثر

از: ریحانہ شفاعت نازؔ مسعودی

فیضانِ مسعودیؔ کا اثر ہم دیکھ رہے ہیں
مرقد اطہر کا بھی منظر ہم دیکھ رہے ہیں

اللہ کے ولی کی شانِ ولایت کیا کہیئے
نبی کا منظورِ نظر، ہم دیکھ رہے ہیں

شارحِ فکرِ رضاؔ ہیں، عالی جناب
امامِ رضاؔ کا مقرر، ہم دیکھ رہے ہیں

فضیلتِ درجاتِ رضاؔ سے علم بردار ہوئے ہیں
رضاؔ کی فیض رسانی کا اثر ہم دیکھ رہے ہیں

فیضانِ کرم کے یہاں نازؔ، دریا بہتے ہیں
دعائے مسعودیؔ کا ثمر، ہم دیکھ رہے ہیں

(محررہ: ۱۳؍جنوری ۲۰۱۰ء)

سادگی نے پکارا مسعودِ ملّت

از: ریحانہ شفاعت نازؔ مسعودی

علمی وجاہت کا استعارہ، مسعودِ ملّت	ڈوبتے ہوئے کا کنارا، مسعودِ ملّت
رسولِ پاک کے در کے، گدا تھے آپ	میرے ملجا و ماویٰ ، مسعودِ ملّت

راحتِ قلب و جان ، بن گئے	بھٹکے ہوؤں کا سہارا، مسعودِ ملّت
طبیعت کیا سادہ پائی، آپ نے	سادگی نے پکارا، مسعودِ ملّت
تشنہ دلوں کو، فیضِ مسعودیؔ ملے	نازؔ کے لیے ہیں بحرِ کنارا، مسعودِ ملّت[1]

○

ذکرِ نبی میں

از: ریحانہ شفاعت نازؔ مسعودی

حضرتِ مسعودؔ کی باتیں مہکیں، ذکرِ نبی میں
آپ کے شب و روز بھی گزرے ذکرِ نبی میں

عشقِ الٰہی اور عشقِ نبی سے سرشار تھے ہر دم
اسوۂ حسنہ کی پیروی ہوئی عشقِ نبی میں

وقت آپ کا اکثر گزرتا تھا، تفکرِ قرآں میں
قلب و روح کو سینچا تھا، عشقِ نبی میں

عرفانِ ذات ملا آپ کو، عرفانِ الٰہی میں
مسرور ہوا قلب، اسی راہ کی شہنشاہی میں

عشقِ نبی ہی ہے، زندگی کی حقیقت
حضرت کے شب و روز نازؔ، گزرے ہیں عشقِ نبی میں[2]

(۲،۱) محررہ: ۱۳؍جنوری ۲۰۱۰ء

☆☆☆☆☆☆☆

(محررہ: ۱۳؍جنوری ۲۰۱۰ء)

○

تاریخِ رضاؔ لکھ کر......

(بحضور پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد علیہ الرحمہ)

از: ریحانہ شفاعت نازؔ مسعودی

تاریخِ رضاؔ لکھ کر، بتا دیتے ہیں حضرت
عاشقِ رسول کا عاشق بن کر دکھا دیتے ہیں حضرت

جھلک دکھاتے ہیں، عالمِ اسلام کو جب امام رضاؔ، کی
پردۂ صداقت پھر اُٹھا کر دکھا دیتے ہیں حضرت

مے پیتے ہیں جب وہ عشقِ رضاؔ کی!
محبت ہے کیا چیز دکھا دیتے ہیں حضرت

عمر اپنی گزاری ہے ''رضویات'' کی سیاحی میں
تحقیق ہے کیا فن، سمجھا دیتے ہیں حضرت

نام آپ کا ہمیشہ آئے گا، تحقیقِ رضاؔ میں
نازؔ، اِک جاں دو قالب بن کر، دکھا دیتے ہیں حضرت[1]

☆☆☆☆☆☆☆

---

[1] محررہ: ۱۳؍جنوری ۲۰۱۰ء

○

نذرِ عقیدت

(بحضور پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد علیہ الرحمہ)

از: ریحانہ شفاعت نازؔ مسعودی

نقشِ پا اپنا مشعل بنا دیا ہے حضرت نے
شعورِ منزل کو سجا دیا ہے حضرت نے

تحقیق بالیقین بن کر حضرت مسعودؔ اُبھرے ہیں
جو خود دیکھا وہ دکھا دیا ہے حضرت نے

نیلگوں آسماں بھی آپ پر رشک کرتا ہے
ستاروں کا اِک جہاں چمکا دیا ہے حضرت نے

کاغذی پھول کبھی خوشبو دیتے نہیں ہیں
اصلی پھولوں کا اِک انبار لگا دیا ہے حضرت نے

راہ اِک سیدھی سب کو دِکھا دی ہے انہوں نے
چہارسو خوشبو کو مہکا دیا ہے حضرت نے

طاقتِ پرواز قدرت سے عطا ہوئی قلم کو
حق و صداقت کا دربار لگا دیا ہے حضرت نے

نازؔ، معجزہ سازی ہے اِک حقیقت آپ کی
خاموشی سے جلوہ دِکھا دیا ہے حضرت نے

(محررہ: ۱۳؍جنوری ۲۰۱۰ء)

○

چراغِ راہ

(بحضور پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد علیہ الرحمہ)

از: ریحانہ شفاعت نازؔ مسعودی

بن کر تفسیرِ یقینِ محکم، عمل پیہم نور پھیلا آپ کا
قول و فعل کے موتیوں میں یہی رنگ، جھلکا آپ کا

عظمتِ اخلاق سے ہے عبارت، حیات آپ کی
سلسلۂ عالیہ نقشبندیہ مجدّدیہ ہے آپ کا

شریعت و جدید افکار کی امتزاج شخصیت آپ کی
رواں دواں ہے تحقیقِ جستجوئے کارواں آپ کا

محبوب کے صدقے خدا نے ہے نوازا آپ کو
نورانی تجلّیوں سے جلوہ افروز ہے چہرہ آپ کا

باشرع اور باوضع سادگی کا پیکر آپ ہیں
حلقۂ علم و ادب خوب پھیلا آپ کا

نئی نسل کے واسطے چراغِ راہ بنے ہیں، آپ
ہر منزل کا پتہ نازؔ، دیتا ہے سلسلہ آپ کا

(محررہ: ۱۳؍جنوری ۲۰۱۰ء)

☆☆☆☆☆☆☆

○

تاریک دِلوں کو جلا دیتے ہیں

(بحضور پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد علیہ الرحمہ)

از: ریحانہ شفاعت نازؔ مسعودی

''جانِ جاناں''، ''جشنِ بہاراں'' جب لکھ لیتے ہیں
ستاروں سے آگے منزل اپنی بنا لیتے ہیں

عاشقِ رسول سے ہر مومن کو عشق ہوتا ہے!
عشق ہے کیا چیز، یہ آپ دکھا دیتے ہیں

آپ کی صفتِ تسلیم و رضا نے گرویدہ کر لیا!
آپ ہی ہیں ''مسعودِ ملت'' سب یہی پتہ دیتے ہیں

فرطِ عقیدت سے سب قید ہیں چاہت میں
آپ تو دشمن کو بھی محبت سے نبھا لیتے ہیں

روشنی علم و عمل کا بن کر مینارۂ نور
انوار و تجلیات کا خزینہ لٹا دیتے ہیں

نغماتِ رضاؔ سے عالمِ اسلام کو مہکا کر
آپ ہی تو نازؔ، تاریک دِلوں کو جلا دیتے ہیں

(محررہ: ۱۳؍جنوری ۲۰۱۰ء)

☆☆☆☆☆☆

○

عظمتوں کے نشاں

(نذرانۂ عقیدت بحضور پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد علیہ الرحمہ)

از: ریحانہ شفاعت نازؔ مسعودی

آفتاب کو آئینہ کوئی دکھا سکتا نہیں
آپ سے اُلفت کا اندازہ کوئی لگا سکتا نہیں

مفتیِ اعظم دہلی کے تربیت یافتہ نیک پسر ہیں
عظمتوں کے یہ نشاں کوئی مٹا سکتا نہیں

''تاریخِ رضاؔ'' لکھ کر، امر کر لیا ہے خود کو
حقیقت تو حقیقت ہے، کوئی چھپا سکتا نہیں

ملت کے جوانوں کے لئے ہے یہ درسِ عظیم
نقوشِ پا، آپ کے کوئی مٹا سکتا نہیں

بارشِ نورانیت نازؔ، ہم پہ یونہی برستی رہے
آپ کے درسِ شفقت کو کوئی بھلا سکتا نہیں

(محررہ: ۱۳؍جنوری ۲۰۱۰ء)

☆☆☆☆☆☆

چمنستانِ مسعودی

(بحضور پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد علیہ الرحمہ)

از: ریحانہ شفاعت ناؔز مسعودی

چمنستانِ مسعوؔدی رہے سلامت یارب!
اس گلشن میں رہے برکت یارب!

کلیاں اس چمن کی یونہی مہکیں ہردم
سرؔورسرؔوروسعؔود کو ملے راحت یارب!

دین ودُنیا میں پھلیں پھولیں یونہی
اِن گلوں میں رہے خوشبو، سلامت یارب!

دعاؤں میں ہیں ناؔز، یہ سب ہی
میرے حضرت کے یہ غنچے رہیں سلامت یارب!

(محررہ: ۱۳؍جنوری ۲۰۱۰ء)

درمدحِ حضرت مسعودِ ملّت

از: صلاح الدین سعیدی

حضرت مسعودِ ملت صاحبِ رازونیاز
حضرت مسعودِ ملت قوم کا مایۂ ناز

حضرت مسعودِ ملت کعبۂ میرِ حجاز
حضرت مسعودِ ملت اپنے آقا کا ایاز

حضرت مسعودِ ملت صاحبِ سوزوگداز
حضرت مسعودِ ملت لحہ لحہ در نماز

حضرت مسعودِ ملت معرفت کے شاہباز
حضرت مسعودِ ملت باوفا و پاکباز

حضرت مسعودِ ملت شہرتوں سے بےنیاز
حضرت مسعودِ ملت کا چلن اخفائے راز

حضرت مسعودِ ملت سے سعیدؔی فیضیاب
حضرت مسعودِ ملت مشفق و بندہ نواز

میں اِک ایسا قصیدہ لکھوں!

(بحضور پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد علیہ الرحمہ)

(از: ریحانہ شفاعت ناز مسعودی، مکلی ٹھٹھہ، سندھ)

میں اِک ایسا قصیدہ لکھوں میرے حضرت
ہو آپ کے شایانِ شاں، میرے حضرت

تعریف ہے اتنی کہ ہوتی نہیں مکمل
آسماں سے توڑ لاؤں تارے میرے حضرت

اقوالِ مسعوؔدی کی روشنی، اُتری میرے دل میں
آفتاب کہوں، مہتاب کہوں، کیا کہوں، میرے حضرت

طرزِ تحریر وندرتِ بیاں، آپ کا مخصوص ہے حضرت
چاشنی اخلاق کی خوب چھائی، میرے حضرت

عالمِ اسلام میں پھیلی ہے روشنی، آپ کے قلم کی
فلک پہ چمکدار اِک ستارہ ہیں، میرے حضرت

کہتے ہیں ملائک، دُنیا سے ہستی پیاری آئی
کہا میں نے گلشنِ مصطفیٰ کے گل ہیں میرے حضرت

فخروعظمت کی مسند پہ بٹھایا ہے خدا نے
خوش ہو ہو کے میں سب کو سناؤں میرے حضرت

ناؔز کے دل کو سکوں آتا ہے آپ کی باتوں سے
کہاں سے لاؤں میں اب آپ کو، میرے حضرت

○

ذکرِ گوہرِ نایاب

(از: ریحانہ شفاعت نازؔ مسعودی)

کھو گئے ہیں ہم، ذکرِ گوہرِ نایاب میں	ملتی ہیں کہاں یہ خوبیاں، کسی آفتاب میں
راہِ راست پر آ گئے، نجانے کتنے بھٹکے ہوئے	کھلے خوب گُلِ مسعودیؔ، گلشنِ مسعودیاتؔ میں
زیارتِ نبی سے خوب، سرفراز ہوتے رہے آپ	مہکتی رہی "جشنِ بہاراں"، انجمن عالی جناب میں
جو دل و دماغ کو معطر کر دے، وہ خیال اُن کا ہے	نازؔ، حیات گزری آپ کی، خیالِ رسالتمآب میں

○

"مردِ قلندر"

(از: ریحانہ شفاعت نازؔ مسعودی)

آپ جھلک اپنی، دکھا کر چلے گئے	راہِ حقیقت اِک، دکھا کر چلے گئے
پیکرِ سُنّتِ رسول، دلوں پر چھا گئے	مردِ قلندر تھے، آ کر چلے گئے
نظرِ کیمیا نے جانچا، دلوں کو خوب	"آخری پیغام" دے کر چلے گئے
رضاؔ کے پروانوں کو ملی اِک راہِ حیات	آئے اور قلب و نگاہ کو گرما کر چلے گئے
فیضِ نقشبندی سے صحرا، گلزار ہوئے	روحانی بہ کھا، بسا کر چلے گئے
خوش نصیبی ہم سب کی، عالم با عمل ملے	وہ آئے نازؔ اور انجمن سجا کر چلے گئے

○

موتی چُن چُن کر وہ سجائے جاتے ہیں

(از: ریحانہ شفاعت نازؔ مسعودی)

شمعیں محبت کی، وہ جلائے جاتے ہیں	چشم میں شبنمی برسات وہ سجاتے جاتے ہیں
نورانی چہرہ اُن کا، نگاہوں میں بسا ہے	جب یاد آتے ہیں تو، آئے جاتے ہیں

ذکرِ اُن کا ہمارے دل کی رونق ہے	زندگی کو جینے کا سلیقہ وہ سکھائے جاتے ہیں
حسنِ سلوک ایسا کہ پتھر ہوئے ہیں موم	عمر بھر کے لئے گرویدہ وہ بنائے جاتے ہیں
نازؔ، ایسی بصیرت ملتی نہیں سب کو	موتی چُن چُن کر وہ سجائے جاتے ہیں

○

"نبی کے پروانے میرے حضرت"

(از: ریحانہ شفاعت نازؔ مسعودی)

سنتِ نبوی کا حسین اظہار میرے حضرت
اللہ والے تھے، نبی کے پروانے میرے حضرت
اخلاص و محبت کی پکار میرے حضرت
شرم و حیا کی اعلیٰ مثال میرے حضرت
سخی تھے دل کے فیاض میرے حضرت
سادگی و شرافت کا اظہار میرے حضرت
صبر تسلیم و رضا کا اسرار میرے حضرت
مہماں نواز و دل نواز تھے میرے حضرت
نازؔ مخلص و رحمدل تھے میرے حضرت

○

پیمانۂ عمل ہے کردار آپ کا

(از: ریحانہ شفاعت نازؔ) مخلصہ

ایمان افروز ہیں تفسیریں آپ کی	باغ و بہار ہیں تدبیریں آپ کی
پیمانۂ عمل ہے کردار آپ کا	صراطِ مستقیم پہ لے جاتی ہیں لکیریں آپ کی
دلوں کے شگوفے کھل گئے "جشنِ بہاراں" سے	روح کو سیراب کر گئیں تحریریں آپ کی
"موجِ خیال" ہے عشقِ رسول میں ڈوبی ہوئی	معطر کرتی ہیں نازؔ، تحریریں آپ کی

○

”نگاہِ فیض نبی کی برکھا برسی“

(از: ریحانہ شفاعت نازؔ مسعودی)

رحمت خاص ہوئی اللہ کی پیارے حضرت
کرم کے پھول کھلتے رہے پیارے حضرت
نگاہ فیض کی برکھا برسی جب
ہوئے سیراب عشقِ نبی سے پیارے حضرت
عشق نبی ہی سرمایۂ حیات تھا حضرت کا
چشمہ فیض دیارنبی سے بھی سیراب رہے پیارے حضرت
فیض نبی سے ہی کرامت و فضیلت ملی حضرت کو
اتباعِ سنت میں خوب کامل تھے پیارے حضرت
تھی شریعت و جدید افکار کا امتزاج ذات گرامی
وارث علوم انبیاء اور صاحب عرفان تھے پیارے حضرت
عاجزی و انکساری تھی آپ کی سیرت کا حسیں پہلو
مجسم شرم و حیا تھے میرے پیارے حضرت
سیرت و حیات کے ہر گوشے میں نئی شان واللہ!
سراپائے عظمت، پیکر وجاہت تھے پیارے حضرت
حسن خلق حُسن انتظام کا گرویدہ تھا اک عالم
ہر شخص اسیر مسعودی ہوا میرے پیارے حضرت
جانِ ایماں و جانِ جاں و جانِ جاناں و دیگر
نسبتوں کی بہار ہیں قلمی شاہکار میرے حضرت
خوبیوں کا احاطہ کیا کرے یہ بندی عاجز
چہارسو ہے نازؔ چرچا فضل و کمال پیارے حضرت

(محررہ ۳۱؍ جنوری ۲۰۱۰ء)

○

منقبت

(بحضور حضرت المکرم مسعود ملت مجدد العصر پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد نقشبندی مجددی علیہ الرحمہ)

از: ظہیر الدین اظہرؔ نقشبندی مجددی جماعتی علیہ الرحمہ (لاہور)

ہر گام پہ بکھرے ہیں دل افروز مناظر	اک فیض کا دریا ہے رواں دیکھ رہا ہوں
ہے فرش سے عرش تک عجب نور کا عالم	گل چینئ قدرت کو عیاں دیکھ رہا ہوں

اُس کی شان اور اُس کی عظمت قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ
مالکِ کُل لَمْ یَزَلْ توصیف اَللّٰهُ الصَّمَدُ

اور محبوب خدا خَتْمُ الرُّسُلْ یٰسِیْن صفت
اولیں و آخریں ہے نور جن کی کیفیت

اُن کے منظورِ نظر، گوشۂ دل شہنشاہِ زماں
نام نامی مسعوداحمد میرِ ملت بے گماں

اس صدی کے المجدد اور محی الدین حق
صاحبِ حُسنِ شریعت اور معین الدین حق

ملتِ اسلامیہ اور قوم کے خضرِ حیات
زینتِ کون و مکاں ہے آپ کی ذات و صفات

بالیقین ہیں آپ ملت کے روحِ رواں
جن کے وجود سے منور یہ بارگاہِ جنت نشاں

آپ نے تحریکِ احمد رضا کو بخشا فروغ
کھول ڈالا آپ کی تحریروں نے باطل کا دروغ

مخالفوں نے بھی مانا ہے آپ کو پیشوا
مرحبا! اے مسعودِ ملّت، مرحبا صد مرحبا

بچہ بچہ اِس گھرانے کا ہے سردارِ جہاں
نقشبندی جاہ وحشم ہے سب کے چہرے سے عیاں

یہ صدیقی و مظہری خاندانِ ذوالکرم
اے خدا ہم کو عطا کر اِن کی اُلفت دم بہ دم

مرکزی شاخِ مدینہ ہے یہ مُبارک آستاں
علم و عرفاں ، معرفت کا یہ مہکتا گلستاں

فیضِ باراں تا ابد قائم رہے یہ مکاں
رحمتِ للعالمیں ، محرمِ سرِّ نہاں

اظہؔر ناچیز پہ بھی ہو نگاہِ التفات
اے شہِ عالی گوہر ، عالی نسب،عالی صفات[1]

☆☆☆☆☆☆☆☆

(۱) پیش کردہ: خادم العارفین سلطان نقشبندی مجددی جماعتی عفی عنہ و مظہر محمود قریشی مسعودی عفی عنہ، لاہور

خراجِ عقیدت بتقریبِ عُرسِ مُبارک

(حضرت المکرّم مسعودِ ملت مجددِ العصر پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد نقشبندی مجددی علیہ الرحمہ)

از ظہیر الدین اظہؔر نقشبندی مجددی جماعتی علیہ الرحمہ

دل چپکے چپکے روتا ہے جب یاد کسی کی آتی ہے ہے کیسا سکوں آرام کہاں اظہؔر ہے تڑپنا کام یہاں	غم ظلم کے تصور بڑھتا ہے رہ رہ کے مجھے تڑپاتی ہے جب اُن کا خیال آجاتا ہے آنکھوں میں سحر ہو جاتی ہے
محفلِ عرس ہے یا کہ بزمِ جناں کون ہے جلوہ گر، کون ہے ضوفشاں عرسِ محبوبِ شاہِ مدینہ ہے آج	اِک عجیب کیفیت رونما ہے یہاں ہر طرف نور ہی نور کا ہے سماں ضوفشانی پہ نوری خزینہ ہے آج
لو حجاب اُٹھ گیا ہے رونمائی ہوئی مستیِ نور سب پہ ہے چھائی ہوئی عرسِ محبوبِ شاہِ مدینہ ہے آج	وجد میں ساری محفل ہے آئی ہوئی قسمتیں کھل گئیں ، رہنمائی ہوئی ضوفشانی پہ نوری خزینہ ہے آج
کلیاں خم دیدہ ہیں گلشنِ یار کی محفلیں گرم ہیں ذکر و اذکار کی عرسِ محبوبِ شاہِ مدینہ ہے آج	فیضِ مظہراللہ شاہ کے انظار کی شمعیں روشن ہیں دیکھو تو انوار کی ضوفشانی پہ نوری خزینہ ہے آج
رُشدوہدایت کا مرکز ہے یہ آستاں ہے عطائے الٰہی کا دریا رواں عرسِ محبوبِ شاہِ مدینہ ہے آج	مخزنِ علم و عرفاں ہے بے گماں مسعودِ ملّت فیضِ باراں ہیں یہاں ضوفشانی پہ نوری خزینہ ہے آج
دُور ہوں رنج و غم، ہو نگاہِ کرم لطف ہی لطف ہو بہر شاہِ اُمم عرسِ محبوبِ شاہِ مدینہ ہے آج	ہم غلاموں پہ یا شہ ذی حشم دست بستہ ہے اظہؔر بھی دیدۂ نم ضوفشانی پہ نوری خزینہ ہے آج

نذرِ عقیدت

(بحضور پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد علیہ الرحمہ)

از: عارف محمود مجہور رضوی، گجرات

آفتابِ علم و حکمت حضرت مسعود ہیں
مصدرِ فہم و فراست حضرت مسعود ہیں

گوہر کانِ فصاحت حضرت مسعود ہیں
حاصلِ گنجِ بلاغت حضرت مسعود ہیں

رازدارِ حُسنِ فطرت حضرت مسعود ہیں
مظہرِ روحِ ثقافت حضرت مسعود ہیں

وہ معلّم، وہ اتالیق معظّم ، ارجمند
پیکرِ الطاف و شفقت حضرت مسعود ہیں

آپ ہیں خُلق و مروّت میں فقط اپنی مثال
مستِ صہبائے اُلفت حضرت مسعود ہیں

حضرت احمد رضا سے ارادت کے سبب
دین و ایماں کی حرارت حضرت مسعود ہیں

ہیں گلستانِ ادب کی اِک بہارِ بے خزاں
فکر و فن کی شان و شوکت حضرت مسعود ہیں

دیدِ روئے مصطفیٰ کی آپ کے دل میں تڑپ
عاشقِ شمعِ رسالت حضرت مسعود ہیں

علم کے موتی لٹاتے ہیں سدا مجہور آپ
صاحبِ لطف و عنایت حضرت مسعود ہیں[1]

از: پروفیسر غلام مصطفیٰ مجددی (شکر گڑھ)

اے کہ مسعودِ مکرم قوم کے درد آشنا
بالیقیں تو ہے شریکِ زمزمہ لایحزنون

شہسوارِ عرصہ تحقیق تیری ذات ہے
توڑ ڈالا ہے قلم نے تیری بدعت کا فسوں

پڑ رہی ہے نت نئی دنیاؤں پر تیری نظر
تو ہے شاہیں فضائے آسمانِ نیلگوں

(۱) محمد عبدالستار طاہر مسعودی: تذکار مسعود ملت، ص ۱۸/۱۹، مطبوعہ لاہور ۱۹۹۹ء

تیرا نقشِ پا ہے راہِ حریت کا سنگِ میل
تیرا انداز وفا ہے وجہِ آرام و سکون

ہو گئی ہے آشنائے رازِ تسلیم و رضا
عقل کو جب سے سکھائے تو نے آدابِ جنوں

ہو فلسطیں، وادیٔ کشمیر ہو، افغان ہو
اہلِ حق ہیں پنجۂ کفار میں صید زبوں

درد بڑھتا جا رہا ہے، زندگی بے چین ہے
کچھ تو ہوا ے چارہ گر اب مرہم زخم دروں

حضرت والا غلام مصطفیٰ ہوں بے نوا
آنسوؤں میں ڈھل رہے ہیں خواب کیا لکھوں

السّلام! اے اہلِ سنّت کے نقیبِ بے مثال
السّلام! اے عاشقِ محبوبِ ربِّ ذوالجلال[1]

منقبت

از: فاطمہ مسعودی (لاہور)

سراپا محبت ، سراپا چاہت
مسعودِ ملت ، مسعودِ ملت

امراء و غربا سبھی اُن کے در پہ
برابر کی پائیں توجہ و اُلفت

مظفر ہوا عشق میں سب سے بڑھ کر
اُٹھی جس طرف اُن کی نظرِ عنایت

معجز بیانی و معجز نگاری
نہ ہے کوئی ثانی ، کہے یہ بلاغت

خامشی بھی جن کی تقریر سے بڑھ کر
مسعود نام ، صفتِ حق و صداقت

ہو ابروئے خم پہ جاروب قرباں
تبسّم لبوں کا ہے دل کا اطمینان

یہی چشم پُرآب کی ہے دُعا
حضور پائیں دونوں جہانوں میں راحت[2]

(۱) محمد عبدالستار طاہر مسعودی: تذکار مسعود ملت، ص ۲۰/۲۱، مطبوعہ لاہور ۱۹۹۹ء

(۲) محمد عبدالستار طاہر مسعودی: تذکار مسعود ملت، مطبوعہ لاہور ۱۹۹۹ء

○

از: پروفیسر فیاض احمد خاں کاوش (میر پور خاص، سندھ)

حضرت مسعود ملت، افتخار سُنّیت	پیکر حُسنِ عمل، سرمایۂ روحانیت
شخصیت ہے آپ کی علم طریقت کی کتاب	آپ ہیں گویا دبستانِ شریعت کا نصاب
آپ ہیں علم تصوف کے وہ بحر بیکراں	آپ سے ہے نقشبندی فیض کا دریا رواں
آپ کا سایہ مریدوں پہ ہے گویا سائباں	آپ کی محفل میں ہوتا ہے بہاروں کا سماں
آپ ہیں اسرار علم معرفت کے رازدار	آپ کے طرز طریقت کا شریعت پر مدار
آپ کی تلقین ہے اک جادۂ منزل نشاں	آپ کی تبلیغ اک فنِ حُسنِ بیاں
بارشِ نورانیت ہم پر یونہی دائم رہے	آپ کی شفقت، محبت تا ابد قائم رہے
شیخ احمد کے گلستاں کے گل تر آپ ہیں	کاوشِ خستہ کو غم کیا، بندہ پرور آپ ہیں [1]

○

نذرِ عقیدت

از: کامل وفا نعیمی مظہری (بھارت)

زندگی کی جستجو تو ڈاکٹر مسعود ہیں	میرے دل کی آبرو تو ڈاکٹر مسعود ہیں
خواب ہو یا ہو تصور یا خیالِ انجمن	ہم سے محوِ گفتگو تو ڈاکٹر مسعود ہیں
یہ زمانہ گر مخالف ہو تو کچھ پروا نہیں	غم نہیں ہے روبرو تو ڈاکٹر مسعود ہیں
حاملِ فہم و فراست، ماہر جود و سخا	علم و فن کی آرزو تو ڈاکٹر مسعود ہیں
ہر طرف پھیلی ہے خوشبو آپ کے کردار کی	ہر چمن کے رنگ و بو تو ڈاکٹر مسعود ہیں
منزلیں طے ہو ہی جاتی ہیں عقیدت کے سبب	پیر کامل خوبرو تو ڈاکٹر مسعود ہیں
ہم نے دیکھا ہم نے پرکھا انکے احساسات کو	ایک ولی کی جیسی خو تو ڈاکٹر مسعود ہیں

(۱) محمد عبدالستار طاہر مسعودی: تذکار مسعود ملت، ص ۱۲، طبع اول، لاہور ۱۹۹۹ء

ترک کرتے ہی نہیں بیشک کسی بھی رُکن کو	معرفت کی آبرو تو ڈاکٹر مسعود ہیں
میں وفا جو کچھ بھی کہتا ہوں یقیں کر لیجئے	سُنّیت کی آبرو تو ڈاکٹر مسعود ہیں [1]

تاریخی مادے:

○

بتقریب حج بیت اللہ شریف وزیارت حرمین طیبین

از: مبلغ اسلام حضرت علامہ محمد ابراہیم خوشتر صدیقی قادری رضوی (مانچسٹر، انگلستان)

ذیقعد ۱۴۱۱ء ——— محرم الحرام ۱۴۱۲ھ/ ۱۹۹۱ء

○——معارف آگاہ الحاج ڈاکٹر محمد مسعود احمد —— ۱۴۱۱ھ

○——محبّ رضا، ہدیہ سلام مسنون ——— ۱۴۱۲ھ

○——نوازش نامہ خوش آمد ——— ۱۴۱۱ھ

○——فقیر قادری راقم الحروف گوید ——— ۱۴۱۱ھ

○——مخدومی مسعود ساعت ——— ۱۴۱۱ھ

○——صد رحمت، بار بار مبارک ——— ۱۴۱۱ھ

○——حج وزیارت مدینہ متبرک ——— ۱۴۱۱ھ

○——ھر دو منظور! ——— ۱۴۱۱ھ

چنیں مسعود شد مسعود احمد	زیارت کرد آں تا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)
بحمداللہ شرف حاصل نمودہ	برائے رفت، دیدار محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)

فقیر الدین خوشتر ۱۹۹۱ء

یوم عاشورہ محرم الحرام ۱۴۱۲ھ [2]

(۱) مجلہ المظہر، کراچی، شمارہ اکتوبر ۲۰۰۰ء

(۲) محمد عبدالستار طاہر مسعودی: منزل بہ منزل، ص ۹۸، مطبوعہ حیدر آباد سندھ ۱۴۱۲ھ/ ۱۹۹۱ء

○

السّلام اے نازشِ فہم و سخن

از: ماسٹر محمد اکرم مسعودی، میرپور خاص

السّلام اے پیکرِ حُسنِ عمل	السّلام اے بے مثیل و بے بدل
السّلام اے دورِ حاضر کے نقیب	السّلام اے مرضِ عصیاں کے طبیب
السّلام اے خلق میں ارفع بلند	السّلام اے فیضِ سرکار سرہند
السّلام اے مہر و ماہِ رضویت	السّلام اے پاسبانِ سُنّیت
السّلام اے واقفِ راہِ ہُدیٰ	السّلام اے عاشقِ احمد رضا
السّلام اے زُہد و تقویٰ کے مِنار	السّلام اے علم و فن کے شاہکار
السّلام اے صاحب شیریں ذہن	السّلام اے نازشِ فہم و سخن
السّلام اے باشعورِ بیش و کم	السّلام اے حُرمتِ لوح و قلم
السّلام اے رہبروں کے رہنما	السّلام اے مقتدا و پیشوا

السلام اے نعمتِ ربِ کبیر
السلام اے مُحسنِ اکرم حقیر

(محررہ ۳۱/دسمبر ۲۰۰۷ء)

---

(۱)(الف) مجلہ المظہر، کراچی، شمارہ فروری ۲۰۰۹ء، ص ۲۱

(ب) مجلہ یادگار مسعود ملت، ص ۶۳، مطبوعہ شرکت اسلامیہ، میرپور خاص (سندھ) شمارہ ۲۰۰۹ء

○

ہدیۂ منقبت

(بحضور مرشد کامل امام و مجدد العصر مسعود ملت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد نقشبندی مجددی مظہری علیہ الرحمہ)

(از: سید محمد تطہیر الیاس زیدی مظہری، لاہور)

روحِ رواں اس بزم کے شاہ مسعود ہیں	اوجھل سہی نگاہ سے مگر حاضر مسعود ہیں
جب یاد آئے دل کو طمانیت سی مل گئی	دل کا سکوں راحتِ جاں شاہ مسعود ہیں
اپنے تو اپنے غیر بھی ہیں آپ کے معتقد	کس وصف کے امیں میرے شاہ مسعود ہیں
گفتار کی نرمی میں کردار تھا پنہاں	شیریں سخن شیریں دہن شاہ مسعود ہیں
شرم و حیا کا آپ نمونہ تھے بالیقیں	تھی ختم پارسائی جس پر وہ میرے شاہ مسعود ہیں
عشقِ نبی کا بحرِ طلاطم تھا موجزن	سینے میں جس کے وہ میرے شاہ مسعود ہیں
سیرت میں دیکھئے تو جمالِ نبی کا عکس	کس اعلیٰ مقام پر میرے شاہ مسعود ہیں
دنگ رہ گئے ہونگے قبر میں منکر نکیر بھی	آقا نے جب کہا ہوگا یہ تو میرے مسعود ہیں
تطہیر اپنے شاہ کی عظمت کو کر سلام	کہ جن کے شاہزادے میرے شاہ مسعود ہیں

○

نازشِ قرطاس و قلم

(نذرانۂ خلوص بخدمت عالی ماہر رضویات پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد دامت برکاتہم العالیہ)

(از: محمد حسین مشاہد رضوی، رضا اکیڈمی، مالی گاؤں)

اے باعثِ افتخارِ سُنن!	آپ نے راغب کیا
اے نازشِ قرطاس و قلم!	آپ نے مائل کیا
اے شہر یارِ علم و ہنر!	فکرِ امام احمد رضا کے گوہر آبدار
اے شناورِ بحرِ علوم رضا!	چار سُو اکناف عالم میں لٹایا آپ نے

اے واقفِ اسرارِ تدقیقاتِ علومِ رضا!   میں ہوں جو اس جگہ

آپ رئیس التحقیق!   حاملِ فکرِ رضا

آپ شہزادۂ تحریر!   لاریب ہے مرہونِ منت

آپ کی تحریر کے   آپ کی تحقیقات کا

آپ کی تصنیفات کے   آپ کی تصنیفات کا

فروزاں ہیں ورق ورق   آپ کی تحریرات کا

قادیلِ تحقیق سے   ثبت ہیں قلب و جگر کے

طبیعت وجد کرتی ہے   خوشنما قرطاس پر

منفرد اسلوب سے   آپ کی عقیدت کے

بحرِ بیکراں نہاں   آپ کی محبت کے

تحقیق کا تحریر میں   لاریب نقوشِ جاوداں

آپ کی تحقیق کا   خالقِ کُل سے دُعا ہے

آپ کی تحریر کا   یہ میری بہرِ رسول ہے

محور، رضا کی ذات ہے   اہلِ سنت کے سروں پر

مرکز، رضا کی ذات ہے   اے ماہرِ رضویات

اقلیمِ علم و فن کے شاہنشاہ کی ذات ہے   سلامت رہے دائما

متنوع صفات کے حامل امام کی طرف   آپ کا ظلِ عاطفت

محققین و ناقدین اور مصنفین کو   (آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

---

(۱) سہ ماہی افکارِ رضا، ممبئی، ص ۷۶، شمارہ جولائی تا دسمبر ۲۰۰۲ء

○

ہدیۂ منقبت

(بحضور مرشدِ کامل امام و مجددِ العصر مسعودِ ملت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد نقشبندی مجددی مظہری علیہ الرحمہ)

(از: سید محمد خالد الیاس زیدی شاکر، لاہور)

آشنائے سرِّ وحدت ، رہنمائے سالکاں
آں فنائے حضرتِ حق، حضرت مسعود است

وارثِ راہِ طریقت ، پیکرِ صدق و صفا
قافلہ سالارِ ملت ، حضرتِ مسعود است

آیۂ خُلقِ محمد ، مقتدائے کاملاں
آفتابِ اہلِ سُنت، حضرت مسعود است

آں مۂ اسرار و مستی ، آں سرورِ دلبراں
زینتِ بزمِ ولایت، حضرتِ مسعود است

آں محقق آں مجدد، آں دلیلِ عارفاں
کاشفِ رمز دقائق، حضرت مسعود است

بہرِ دینِ مصطفیٰ ، زندگانی وقف شد
طوطیءِ ایوانِ احمد، حضرت مسعود است

نسبتِ مسعودِ ملت، کافی است بہرِ نجات
آں سفیرِ حُبِّ احمد، حضرتِ مسعود است

نورِ چشمِ مظہراللہ ، ساقیِ کوئے نبی
رونقِ فردوسِ اعلیٰ ، حضرتِ مسعود است

گفت شاکر عقل حیراں، در مقامِ حضرتت
آں شہیدِ عشقِ احمد، حضرتِ مسعود است

☆☆☆☆☆☆☆

نظم

(بحضور حضرت مسعودِ ملّت پروفیسر ڈاکٹر مسعود احمد نقشبندی مجددی علیہ الرحمہ)

از: محمد ریاض اشرفی (کراچی)

صدرِ شریعت بدرِ طریقت مسعودِ ملت ہیں	نورِ حقیقت جانِ عقیدت مسعودِ ملت ہیں
نبی کے عشق میں بالکل فنا مسعودِ ملت ہیں	بحمداللہ اِک اہل بقا مسعودِ ملت ہیں
آپکی سیرت سے صاف عیاں ہے صبرِ حسین	آپکی فطرت میں شامل ہے شیوۂ ترکِ سوال
عالی نسب عالی حسب کہتے ہیں اصحاب قلب ونظر	علم وحکمت کے مجسم پیکر مسعودِ ملت ہیں
عمر بھر نہ چھوڑی آپ نے سُنّت حضور کی	زہد وتقویٰ کی اعلیٰ مثال مسعودِ ملت ہیں
نبی کے علم کے وارث تصوف کے تحریکاں ہیں آپ	تبلیغ دین کے بنے شہسوار مسعودِ ملت ہیں
شیخ احمد کے گلستاں کے خوشنما گل ہیں آپ	نقشبندی ومظہری فیض کا دریا مسعودِ ملت ہیں
خوب صورت خوب سیرت پیکرِ اخلاص ہیں آپ	شاہ مسعود وشاہ مظہر اللہ کا سراپا مسعودِ ملت ہیں
لکھی ہے منقبت ریاض اشرفی اس لیے میں نے	کہ صوتِ اشرق کے بانی سرپرست مسعودِ ملت ہیں

از: سید محمد طاہر مظہری

مظہر مسعودِ ملت، رہبرِ اربابِ طریقت	عارفِ اسرارِ حقیقت، حاملِ اعجازِ عزیمت
صلہ مابین متشددین، مجددِ مأۃ حاضرہ	شمعِ انوارِ قبلتین، حاملِ سنّتِ طاہرہ
عم مکرم ومحترم، باعثِ رحم والنعم	صاحبِ علم والقلم، ازمن تحیۃ والسّلم

''وارداتِ قلبی''

از: سید محمد طاہر مسعودی

ہاں ابر کرم یوں تو پہلے بھی برستا تھا
اس بار جو برسا ہے، دل ڈوب کے اُبھرا ہے[1]

گھٹی میں پیا تھا جو ''جام مظہر الٰہی''!
وہ نورِ طریقت اب ہر رنگ سے پھوٹا ہے[2]

مسعود و امام عالی، مظہر ہوں یا سرہندی
جھرمٹ ہے ستاروں کا، آکاش سے اُترا ہے

''مسعود'' ہیں ملت کے، مجدد ہیں صدی کے وہ
بگڑوں کو بنایا ہے، گرتوں کو سنبھالا ہے

(۱) اگرچہ اس لائق نہ تھا مگر آپ کی نظرِ کرم سے ''خلافت'' کی نعمت غیر مترقبہ سے نوازا گیا۔
(جمعرات ۱۱/ اکتوبر ۲۰۰۳ء)
(۲) حضرت قبلہ عالم قدس سرہٗ العزیز نے گھٹی میں احقر کو اپنا لعاب دہن مبارک چٹایا۔ امی نے بارہا ذکر فرمایا ہے۔

جو ”اُمتِ وسطیٰ“ کا ہے پیکرِ نورانی!
دیکھا ہے اُسے جس نے وہ دل وہیں ہارا ہے[1]

گستاخ جو تھے ”ویسے“، عشاق ہیں اب ایسے
شمشیر برہنہ ہیں، بدبخت کو مارا ہے

طاعت میں نبی کے جو ہر وقت رہے ترساں
وہ حبِ الٰہی میں معراج پہ پہنچا ہے

اے کاش مدینے سے واپس نہ کبھی آتا!
دل، خون کے اشکوں میں شب و روز نہایا ہے

آقا کی حضوری، بہ تن و جانِ تپاں، لرزاں
پھر ”نورِ خنک غیبی“ پیشانی میں آیا ہے[2]

گویائی کا یارا، نہ ہی لفظوں کا سہارا ہے
اک گریۂ عاشق نے تجھی کو پکارا ہے

(۱) امۃ وسطاً لتکونوا شھدا ---“ کی نسبت سے آپ کی شان میں۔
(۲) احقر نے اضطراب و اضطراب کے بعد اپنی پیشانی میں بھنووں کے درمیان عجیب ”نورانی ٹھنڈک“ بارہا محسوس کی اور --- بس سبحان اللہ!

شفقت سے بٹھا کر، وہ عطا لامتناہی!
از دستِ کرم توشۂ شیریں سے نوازا ہے[1]

جب سایۂ گنبد میں یہ پھولے نہ سماتا تھا!
اب پھر دلِ مضطر نے تجھی کو تو پکارا ہے

لائق تو نہ تھا لیکن قسمت کا دھنی طاہرؔ
جس کوشۂ بطحا نے دامن میں چھپایا ہے

○

منقبت

از محمد عبدالستار طاہر مسعودی (لاہور)

رُخ اپنا اِس طرف ہو، خواہ اُس طرف ہو	تا حدِ نظر جلوۂ جاناں منعکس و منعطف ہو
صبح و مسا زندگی کا بس ایک ہی شغف ہو	زبانِ ہر سرِ مو پہ آپ کا ہی وصف ہو
ہر امرِ الٰہی میں کوئی حکمت پنہاں ہے	کوئی تو مقصد ہو زندگی کا، کچھ تو ھدف ہو
شاید کہ مژدۂ شفاعت ہو جائے نصیب میں	بسا کہ آرزو و روا لا پہ حاضری کا شرف ہو
رحمت کی اُمید پہ طاہرؔ جیئے چلے جا رہے ہیں	الٰہی خاتمہ بالایمان کا کسی طور سے کشف ہو

(محررہ ۲۶/جون ۲۰۰۴ء)

(۱) اپنے آقا و مولیٰ نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کی ایسی زیارت جو ہر نماز میں مستحضر رہتی ہے۔ حضور ﷺ کا امامت کے لئے مصلے پر کھڑے ہو کر مقتدیوں کی طرف رُخِ مبارک کر کے تیسری چوتھی صف سے اس عاجز کو دستِ مبارک کے اشارے سے بلا کر پہلی صف میں خلفائے راشدین کے درمیان اپنے پیچھے کھڑا کرنا۔ بعد از نمازِ عصر احقر کی پشت پر دستِ مبارک رکھ کر دالان کے کونے میں تشریف فرما ہو کر ایک عجیب شیریں پھل عطا فرمانا کہ کھاؤ اور جلد از جلد احقر ختم کرتا اور حضور ﷺ کا فوراً دوسرا عطا فرمانا یہاں تک کہ اتنا سیر ہو گیا کہ آپ ﷺ نے اور عطا فرمایا لیکن افسوس کہنا پڑا یا رسول اللہ ﷺ سیر ہو گیا، گنجائش نہیں!

دمِ واپسیں بھی اپنے ہاتھ میں قلم ہو	نزع میں بھی الٰہی ذکرِ محبوب ہی رقم ہو
اُن ہی کا خیال ہر ساعت جو بہم ہو	پھر جو ہو سو ہو، کچھ نہ غم ہو
شافعِ محشر کا آسرا جسے ہر دم ہو	مرنے کا بھلا اُسے کیا غم ہو
کوئی تو ہے جو لیے جا رہا ہے ہمیں	یہ الگ بات کہ ہمی کو نہ کچھ فہم ہو
بجھنے کا نہیں یہ دل کو سنبھالو طاہرؔ	چراغِ ہستی کی لو تیز ہو خواہ کم ہو[1]

(محررہ ۱۴/ جون ۲۰۰۴ء)

---

(۱) محمد عبدالستار طاہر مسعودی، مشمولہ "خلفائے مسعودِ ملت"، زیرِ طبع، لاہور

(قطعۂ تاریخ ورودِ مسعود حضرت پروفیسر محمد مسعود احمد مدظلہ العالی)

درسرزمینِ ہند (دہلی و اندور)

(از: نتیجۂ فکر شمسی طہرانی)

پاک سے ہند میں آئے ہیں جو مسعود احمد
اے خوشا دامنِ دہلی میں ہے دُرِ مقصود

مالوہ! تیری زمیں پہ بھی ہوئی بارشِ نور
دنگ اندور کی قسمت پہ ہوا چرخِ کبود

اللہ اللہ رے دولت کدۂ عبدِ غنی
شکر ہے اہلِ سہلاؔ میں گیا محوِ سجود

بڑھ گئی آمدِ مسعود سے یوں عمرِ عزیز
ہے آمنہ کے لئے امن و امان لا محدود

ہندوپاک آج ہیں حالات سے رنجیدہ تو کیا
رنجِ امروز سے ہے راحتِ فردا کی نمود

خیرِ فردا میں ہے سختی تو بقولِ ہاتف
ہند میں مظہرِ فردا ہے ورودِ مسعودؔ

2000=180+216+15+285+1145+100+59ء

از: مسلم احمد نظامی (دہلی)

مظہری شان مجسم ہو تو مسعود ہے وہ	لِلّٰہ الحمد کہ دارین میں محمود ہے وہ
اپنے دامن میں لئے علم کا بحرِ ذخار	دائرے میں کرم خاص کے محدود ہے وہ
فتنۂ نجد کو ملتی ہی نہیں راہِ فرار	عالمِ خوف میں کہتا ہے کہ ''موجود ہے وہ''
کون کہتا ہے عمل سے ہوئی خالی دُنیا	دیکھ لو آج بھی ایک عالم موعود ہے وہ
علم کو ڈھال کے سانچے میں عمل کے وہ اُٹھا	کہیں شاہد ہے بظاہر، کہیں مشہود ہے وہ
حُبِّ احمد کی فضاؤں میں ثناء خوانِ رسول	کون کہہ سکتا ہے اس دُنیا میں مفقود ہے وہ
عطیہ عظمتِ دارین لئے دامن میں	حق کے دربار میں جی جان سے مسجود ہے وہ[1]

(محررہ: ۱۹؍شوال المکرم ۱۴۰۴ھ)

قصیدۃ الی فضیلۃ العلامہ الدکتور محمد مسعود احمد

نظمہا بالأردیہ: دکتور نبیلہ اسحاق محمد ابراهیم

نقلها الی الشعر العربی: دکتور حسین مجیب المصری

اسرۃ من اهل علم ادب	انت منها کنت فی اعلی الرتب
وأبوک کان شیخ العلماء	وبارض الهند راس البلغاء
نقشبندیا بارض الهند کان	والیه کان ایماء البنان
منه کم لقنت معنی المکرومات	وکذا کل نبیل من صفات
وعلمت کتبا کیف تولف	وعرفت منه کنها للتصوف

(١) محمد عبدالستار طاہر مسعودی: تذکار مسعود ملت، ص ۱۷، مطبوعہ لاہور ۱۹۹۹ء

ولباکستان قدتم القیام	فی کراتشی انت من اقسقام
وکراتشی مرکز لکن کبیر	لرضا ذکر له دوما یدور[1]
وانتمو من اعظمت وهذا الامام	اصبح المشهور ما بین الانام
اخرجوا عنه الکثیر والکثیر	انت من اخرجت معدوم النظیر
اسمک المقرون باسم للامام	ذاک ماجد کان لکن فی دوام
انت یا مسعود فخر للبلاد	لک علم کلنا منه افاد[2]
ما کتبت عنه لکن وحده	عن عظیم وعظیم بعده
لکم الاسفار کل یعلم	عنکم الاخبار کل یفهم
ان باکستان انت من درست	کل شیء انت عنها من خبرت
وعن الاسلام انت تکتب	والی التحقیق لکن تذهب
فی علوم کم کتبت من رسائل	عنها کل العلماء فی تساؤل
انت اتقنت کثیرا من لغات	ان هذا هو احدی المعجزات[3]
ولغات الهند انت تعرف	انت بالعلام حقا تعرف[4]
انما الاردو لقد طورتها	غیر شک انت قد حسنتها
اسمک الرنان فی کل الجهات	والیه الکل لکن فی التفات
کم مریدا انت قد علمته	بقویم الدین قد هذبته
انت یا من عندنا خیر امام	یارعاک اللّٰه یا هذا الهمام[5]
انت یا مسعود لی منک التحیة	انت مزدان بحسن للسجیة[6]

(١) هو احمد رضا خان وفیه ی درس تراثه

(٢) انه له الشهرة فیه باکستان والهند علی السواء

(٣) انه یعرف العربیه والفارسیة والاردیة والانجلیزیة

(٤) کما انه یعرف کثیرا من لغات ولهجات الهند

(٥) الهمام: ای السید الشجاع السخی (٦) ماہنامہ معارف رضا، کراچی (سالنامہ رضویات نمبر)

بہت یاد آتے ہیں مسعودِ ملت

از: ندیم احمد قادری نورانی، کراچی

خیالوں پہ چھاتے ہیں مسعودِ ملت
بہت یاد آتے ہیں مسعودِ ملت

خدا اور نبی کی محبت کی شمعیں
دلوں میں جلاتے ہیں مسعودِ ملت

ابوبکر صدیق کے آپ بیٹے
سدا سچ سکھاتے ہیں مسعودِ ملت

گُلِ سَرسَبَد مظہری گلستاں کے
شرف خوب پاتے ہیں مسعودِ ملت

مؤلف، مصنف، محقق، مدقق
ہیں خود اور بناتے ہیں مسعودِ ملت

تحاریر میں بھی، تقاریر میں بھی
سمندر بہاتے ہیں مسعودِ ملت

مہکتے ہیں اُسلوبِ تحریر میں گُل
گلستاں کھلاتے ہیں مسعودِ ملت

مقامِ ولایت بھی حاصل ہے اُن کو
خدا سے ملاتے ہیں مسعودِ ملت

شریعت پہ چلنے کی لوگوں کو رغبت
ہمیشہ دلاتے ہیں مسعودِ ملت

منازل، طریقت کی آساں نہیں ہیں
مگر طے کراتے ہیں مسعودِ ملت

بظاہر ہیں سادہ مگر درحقیقت
سَجے ہیں، سَجاتے ہیں مسعودِ ملت

ہے کیا انکسار اور کیا ہے تواضع
عمل سے سکھاتے ہیں مسعودِ ملت

ندیمؔ اُن کی مدحت میں کیا کیا لکھوں میں
بڑی شان پاتے ہیں مسعودِ ملت[1]

---

(۱) ماہنامہ المنظر، کراچی، ص ۱۲۷، شمارہ اپریل ۲۰۰۹ء (مسعود ملت نمبر)

باب نمبر ۲

منظوم تعزیت نامے

موت العالِم، موت العالَم

از: مرزا اشتیاق بیگ افضل تیموری

رحلت مسعود احمد کی سُنی جس دم خبر
ناوکِ رنج و الم سے ہو گیا زخمی جگر
دائمی فرقت پہ اُن کی آئے کیسے اعتبار
جن کی قربت میں دلِ مضطر کو آتا تھا قرار
باخبر شاید نہیں ہیں لوگ اس نقصان سے
ہو گئی محروم دُنیا نیک دل انسان سے
سالکِ راہِ طریقت، صاحب سوز و گداز
چھوڑ کر دُنیا گیا فردوس میں دانائے راز
ہو گیا گل دودمان علم و عرفاں کا چراغ
ایسا اُردو کو ملے گا اب کہاں عالی دماغ
انتہائی نیک طینت اور وہ شیریں سخن
علم کا دریا تھا اس پیکر کے اندر موجزن
ان کا لہجہ کیف آور، ان کی باتیں دل پذیر
مرغِ دل ہوتا تھا ان کے دامِ اُلفت میں اسیر
بادۂ عرفاں رگ و پے میں تھا ان کی موجزن
بابِ شہرِ علم کی ضو اُن میں تھی پرتو فگن
رشکِ صد آئینہ اُن کا صاف یوں کردار تھا
بادۂ حبِ نبی سے جامِ دل سرشار تھا

نرگسِ تدریس ہے فرقت میں اُن کی اشک بار
گلشنِ علم و ادب میں جن کے دم سے تھی بہار
رحمتوں کا ہو مسلسل اُن کی تربت پر نزول
یہ دُعا افضلؔ کی ربِ پاک فرمائے قبول[1]

فرودگاہِ مسعود

از: اسیرِ زُلفِ مسعود: اقبال احمد اختر القادری (کراچی)

ہے یہ کِس کی خوابگہِ حسیں، میں بتاؤں کِس کا مزار ہے
کہ نفس نفس کو جو ہے سکوں تو نظر نظر کو قرار ہے
یہاں اِک نگار ہے خیمہ زن، یہ حریمِ حُسنِ نگار ہے
یہاں محوِ جلوۂ سرمدی، وہ ہزار رشکِ بہار ہے
یہ فرودگاہِ مسعودؔ ہے یہ مقامِ فردِ فرید ہے
یہ مکان خُلد نشان ہے، یہ مکین عرش وقار ہے
یہ مزار بُقعۂ نُور ہے یہ جہانِ عشق کا طُور ہے
یہاں آفتابِ جمال ہے یہ تجلّیوں کا دیار ہے
یہاں قُدسیوں کا نزول ہے، یہ دلیلِ حُسنِ قبول ہے
یہاں سو رہا ہے وہ نازنیں، جو نبی کا عاشقِ زار ہے
یہ جنوں کا محملِ شوق ہے یہ نظر کی منزلِ شوق ہے
مرا عشق حاصلِ شوق ہے مرا عشق اِس پہ نثار ہے
وُہ کہ تھا مجاہدِ مصطفیٰ، صفیں جس نے اُلٹیں نیرنگ کی
اُسی صف شکن کی یہ گھات ہے، اُسی شیر کا یہ کچھار ہے

(۱) ماہنامہ جہانِ رضا، لاہور، ص ۴۵، شمارہ جون جولائی ۲۰۰۸ء (مسعود ملت نمبر)

کوئی نکتہ چیں ہو، ہوا کرے، مگر اے نگاہِ کمال بیں
ذرا کر کے دیکھ مشاہدہ، یہاں نور ہے پُر بہار ہے
کسی خشک طبع سے کیا غرض، کسی تنگ ظرف سے کام کیا
مری اہل دل سے ہے دوستی، مجھے اہلِ درد سے پیار ہے
میں فدائے نعلِ حضور ہوں میں اُنہی کے پاؤں کی دُھول ہوں
مرا دل خُدا کے حضور میں، بہ نیاز سجدہ گزار ہے
یہی میرا ناز و نیاز ہے کہ اسیرِ زُلفِ مسعؔود ہوں
اِسی سلسلے کا مُرید ہوں، مِرا اِس پہ دارومدار ہے
یہ عنایتیں، یہ نوازشیں، ابھی آپ مجھ سے نہ پوچھیے
مِری آنکھ محوِ جمال ہے مرے سامنے رُخِ یار ہے
میں نگاہِ شوق کا کیا کروں، دلِ نادرؔی سے کیا کہوں
ابھی حشر میں بڑی دیر ہے، ابھی دُور روزِ شمار ہے

○

مسعودِ ملّت کے حضور

از پروفیسر امیر خان حکمت (میر پور خاص، سندھ)

اسوۂ حسنہ کے وہ خُوگر سدا رہے
دُنیا کے ساتھ رہ کے بھی اس سے جُدا رہے
اپنی حیاتِ دُنیوی ایسے گزار دی
باطل سے دور، دور، الگ اور جُدا رہے
شاہِ سرہند پہ آپ نے ہے کام وہ کیا
اس دورِ پُرفتن میں یہ اُن کی صدا رہے

سیرت کی پیروی یہاں کرتے ہیں خال خال
کرتے ہوئے سُنن پہ عمل باخدا رہے
احمد رضا تھے عاشقِ صادق رسول بس
یہ دیکھ کر ہی آپ بھی اُن پہ فدا رہے
اسلوب اُن کا پُراثر و دل نشین ہے
عامی بھی گر پڑھے تو سدا جھومتا رہے
راہِ سلوکِ حق جو جوانی میں تھی چنی
اس راہ کے حقوق کو کرتے ادا رہے
ہوتے تھے زیر دست جو کبھی آپ کے ملول
بدلی بنے کبھی، کبھی ابر و گھٹا رہے
اللہ اور رسول ہی بہتر ہیں جانتے
راہِ سلوک میں وہ کہاں تک فنا رہے
نازشِ تدریس تھے مسند کو اُن سے افتخار
راز بھی تحقیق میں کرتے ہوئے تم پہ وا رہے
لغزش ہوئی اور نہ لرزش کبھی ہوئی
احوالِ زندگی بھی صبر آزما رہے
خوشبو بھی اُن کے پیار کی اِک جا نہیں رُکی
دُنیا کو معطر کیا مثلِ صبا رہے
شاہوں و امیروں سے نہ رکھی کبھی اُمید
لیکن حضور پاک کے در کے گدا رہے

اُن کی لحد پہ نور کی بارش سدا رہے
دُنیا و آخرت میں بھی رُتبہ بڑا رہے
حکمتؔ کرے خدا سے دُعا ہو کے سجدہ ریز
جاری تھا فیض آپ کا جاری سدا رہے[1]

○

جنابِ مسعودِ ملت

از: ریحانہ شفاعت نازؔ مسعودی

مظہری شانِ مجسم، عاشقِ شمعِ رسالت	قوتِ دین وایمان، جنابِ مسعودِ ملت
صاحبِ طریقت تھے، صاحب شریعت بھی	سُنیت کے علمبردار، جنابِ مسعودِ ملت
آفتابِ علم وحکمت کی اِک روشن مثال	مفتیٔ اعظم دہلی کے نیک پسر، جنابِ مسعودِ ملت
نظروں کے سامنے ہے شرافت آپ کی	شرم و حیا کے پیکر، جنابِ مسعودِ ملت
فیضانِ مصطفےٰ سے درجہ ملا بلند	ولیِ کامل ہو گئے، جنابِ مسعودِ ملت
وہ معلّم میرے اور رہنما میرے	علم تصوف کی منزل، جنابِ مسعودِ ملت
بے بس ہو کر آنکھیں چھلک رہی ہیں!	یادوں کے چراغ بن گئے، جنابِ مسعودِ ملت
جس ہجومِ کارواں کو سوگوار کر گئے	اُسی کے ساتھ میرِ کارواں، جنابِ مسعودِ ملت
نشانِ پا ہے آپ کا ہم سب کا سنگِ میل	نقشبندی فیضِ کا دریا ہیں، جنابِ مسعودِ ملت
اقوالِ مسعودؔ، ہر ایک کے لئے، گوہر نایاب	علم وفضل کے موتی لُٹا گئے، جنابِ مسعودِ ملت
عمل سے نہ خالی رہے، اب جھولی ہماری	کچھ نہ تھے جو، انہیں بنا گئے، جنابِ مسعودِ ملت
دل تڑپ رہا ہے، لیکن ہے مجھ کو یہ یقین	سایہ فگن رہیں گے سدا، جنابِ مسعودِ ملت
یہ جانتے ہوئے بھی نازؔ، وصالِ مسعود ہے حکمِ ربی!	سہا نہیں جاتا، داغِ مفارقت، جنابِ مسعودِ ملت

(۱) ماہنامہ المظہر، کراچی، ص ۹۵، شمارہ جون جولائی ۲۰۰۸ء (مسعود ملت نمبر)
(۲) ماہنامہ المظہر، کراچی، ص ۱۲۸، شمارہ اپریل ۲۰۰۹ء (مسعود ملت نمبر)

○

گلہائے عقیدت

از: ڈاکٹر شکیل احمد اعظمی، دہلی

سو گیا مسعودِ ملت اوڑھ کر سادہ کفن
جس کی تحقیقات دُنیا بھر میں تھی اِک آبشار
مفتی مظہر کا نائب اور دُر کا خوشہ چیں
جس کا تذکارِ مجدد میں قلم تھا مشکبار
جو مجددِ الفِ ثانی کا پیام تھا سدا،
آہ! وہ رُخصت ہوا دُنیا بڑی ہے سوگوار
تشنہ رہ جائے نہ رضویات کا گوشہ کوئی
فکر کی جولانیوں میں بس یہی تھی دُھن سوار
آپ کا مولد ہے دہلی کی مقدس سرزمین
ہے مگر شہرت زمانے میں بچشمِ افتخار
تختِ قرطاس وقلم کا تو فلک بن کر رہا
ہے ترے افکار کا دو سو سے زائد شاہکار
بادۂ حُبِ رضا سے مست تھا سرشار تھا
میکدے کو چھوڑ کر سوتا گیا وہ بادہ خوار
جامعاتِ وقت میں درسِ رضا دیتا رہا
تیری تصنیفات سے آتی ہے یہ پیہم پکار
چار دانگ سُنیت ہے مبتلائے رنج و غم
کچھ عجب کیا ہے شکیلؔ بے نوا جو سوگوار[1]

(۱) ماہنامہ کنز الایمان، دہلی، ص ۵۹، شمارہ جولائی ۲۰۰۸ء (مسعود ملت نمبر)

○

از: علامہ محمد عبدالحق ظفر چشتی (لاہور

دہر سے اِک بندۂ حق آشنا رُخصت ہوا
دے کر عشقِ حبیبِ کبریا رُخصت ہوا
جن کی پیشانی تھی روشن بندگی کے نور سے
آفتابِ علم و تسلیم و رضا رُخصت ہوا[1]

○

مسعودِ ملّت

از: پروفیسر غلام مصطفیٰ مجددی (شکر گڑھ

عشق و مستی کا گُلِ خوشبو فشاں جاتا رہا
حُسن کی دُنیا سے جانِ دلبراں جاتا رہا
محشر آسا تھی خبر جس کے وصالِ پاک کی
صحنِ دل میں چھوڑ کر غم کا دھواں جاتا رہا
آبروئے بزمِ حکمت تھا جو مسعودِ زمن
دے کے دُنیا کو ''مجدد کا جہاں'' جاتا رہا
وارثِ فیضِ مجددِ الفِ ثانی بالیقیں
لوحِ ہستی سے تفکر کا نشاں جاتا رہا
گریہ زن ہیں جس کے جانے سے یہ قرطاس و قلم
حُرمتِ تحقیقِ حق کا پاسباں جاتا رہا
قافلے کا ہر قدم فرطِ الم سے چور ہے
اے دریغا! جب امیرِ کارواں جاتا رہا

(۱) محمد علی سومرو مسعودی: تحریکی پیغامات، مطبوعہ کراچی ۲۰۱۰ء

حضرتِ مسعودِ ملت، فخرِ ابرارِ کرم
دہر کو دل کی سنا کر داستاں جاتا رہا
جن کی تحقیقات سے روحِ رضا شاداں ہوئی
جس کی تدقیقات سے وہم و گماں جاتا رہا
جس نے مکتوباتِ شیخ احمد کو یوں بخشا فروغ
ہر نظر بولی کہ وہ رشکِ زماں جاتا رہا
نقشِ اسلاف تھا جس کا حسیں کردار بھی
لفظ و معنیٰ کو عطا کر کے زباں جاتا رہا[1]

○

رحلت ماہر رضویات

از: پروفیسر ڈاکٹر غلام یحییٰ انجم، دہلی

ہو گیا ہے حضرتِ مسعود احمد کا وصال	ملت اسلامیہ غم سے ہوئی اُن کے نڈھال
دفعتاً مجھ کو ملی جب اُن کی رحلت کی خبر	اشک آنکھوں سے بہے، دل کو ہوا صد ہا ملال
عقل کو تشویش ہے کہ حادثہ کیونکر ہوا	دل ہے لیکن مطمئن کہ حکمِ ربّ ہے لایزال
موت ہے ہر اِک نفس کو اس میں کوئی شک نہیں	بس وہی باقی رہے گا اور ہے سب کو زوال
بس گئے جا کر جوارِ رحمتِ باری میں وہ	ہم ابھی تک پیکرِ رنج و الم، و شوریدہ حال
دہلی کے اُس خانوادے کے تھے وہ چشم و چراغ	اہلِ ہندو پاک میں جس کا رہا علمی جلال
فقہ و تفسیر و حدیث و نحو و صرف و فلسفہ	سیرت و عرفان سب میں اُن کو حاصل تھا کمال
اعلیٰ حضرت کون تھے، دُنیا کو وہ بتلا گئے	مُلکِ رضویات کے تھے حکمراں ہے یہ خیال
وہ حقیقت میں محقق اُن کی ہر شے پر نظر	اُن کی ہر تحقیق عمدہ، اُن کی باتیں بے مثال

(۱) ماہنامہ جہانِ رضا، لاہور، ص ۲۳، شمارہ اگست ۲۰۰۸ء (مسعود ملت نمبر)

نقشبندی سلسلہ کا فیض حاصل تھا اُنہیں
بزرگانِ دین سے اُن کی محبت اِک مثال

عاشقِ صادق وہ حضرتِ شیخ سرہندی کے تھے
پندرہ جلدوں میں سوانح جس کی ہے واضح مثال

وہ محبِ مصطفیٰ تھے، خُلد اُن کا مستقر
شک نہیں اس میں ذرا بھی، ہے اگر، دل سے نکال

تابعِ فرمانِ نبوی، اہلِ سنّت کے نقیب
حامیِ اہلِ محبت، ماحیِ کفر و ضلال

حاملِ قرآن وسنّت، عابدِ شب زندہ دار
مرکزِ رُشد وہدایت، خوش عقیدہ، خوش خصال

صاحبِ طرزِ نگارش، واقفِ رازِ سخن
مالکِ خُلقِ حسن، جادو رقم، شیریں مقال

مسلکِ احمد رضا خاں کی اشاعت تھا مشن
وقف تھے جس کے لیے سب زندگی کے ماہ وسال

ایک عرصہ تک ملازم تھے حکومتِ پاک کے
شعبۂ تعلیم میں تھی اُن کی خدمت بے مثال

"مرکزِ تحقیق امام احمد رضا" کو مل گئی
اُن کی تنہا ذات سے شہرت جہاں میں لازوال

اہلِ دانش، اہلِ فن اُن سے رجوع کرتے رہے
علم میں آنکھیں ملائے کوئی اُن سے کیا مجال

وہ شریعت وہ طریقت دونوں کے سنگم حسیں
صاحبانِ دین ودانش معترف بے قیل وقال

وہ تھے پابندِ شریعت اپنے قول وفعل میں
دیکھتے وہ غور سے کیا ہے حرام وکیا حلال

سادگی، سادہ مزاجی، انکساری تھی بہت
نہ تھی اُن میں تمکنت، نہ اُن میں تھا جاہ وجلال

ظاہر وباطن تھا یکساں، سب کو تھی اس کی خبر
سیرت وصورت میں دونوں پیکرِ حسن وجمال

وہ وحیدِ عصر تھے، اُن کا کوئی ثانی کہاں
اس سے کہہ دو یہ جوابا گر کرے کوئی سوال

شمعِ علم وفن کے بجھتے ہی اندھیرا چھا گیا
پھر جہاں میں کس طرح علمی فضا ہوگی بحال

اُن کے جاتے ہی جہاں سے علم جیسے اُٹھ گیا
صاحبانِ علم ان جیسے جہاں میں خال خال

اُن کے اوصاف ومحامد یہ قلم کیا کیا لکھے
وہ سمندر تھے یہ قطرہ ہے لکھا جو خد وخال

اُن پہ فضلِ خاص فرمائے خدائے ذوالمنن
نور سے تو قبر بھی دے، خیر کر ان کا مآل

شافعِ محشر کی تو ان کو شفاعت کر نصیب
مالکِ روزِ قیامت تو ہی ہے اے ذوالجلال

قبر جنت کی بنا کیاری خدایا فضل سے
مغفرت اور عفو سے ہو قبر اُن کی مالامال

جنت الفردوس میں صحبت ملے سرکار کی
یہ دعا تجھ سے ہے میری اے خدائے ذوالجلال

اپنے فضلِ خاص سے تو جس کو چاہے بخش دے
کچھ نہیں ہے غیر ممکن، کچھ نہیں امرِ محال

مجھ کو تھی ان سے عقیدت، وہ تھے میرے محترم
پھر نہ کیوں فرطِ عقیدت سے لکھا جائے یہ حال

پس روانِ حضرتِ مسعود کو صبرِ جمیل
دور کر اُن کے دلوں سے خدا رنج و ملال

جب ہوئی یہ فکر دامن گیر کہ کیسے لکھوں
اُن کی رحلت کب ہوئی ہے کب ہوا ہے انتقال

ہاتفِ غیبی سے کانوں میں مرے آئی صدا
دل کو اپنے تھام کر لکھ قطعہ تاریخِ وصال

وہ "عزیز القدر" (٤٢٩) تھے اس کا عدد لے کر پڑھیں
"جانبِ خلدِ بریں ان کا ہوا شدِ رحال" (١٥٧٩)

٤٢٩+١٥٧٩=٢٠٠٨ء

پیش انجم ہے تہہ دل سے محبت کا خراج
کر قبول یارب طفیلِ سیدی حضرت بلال [1]

رحلت

از: فاروق احمد خاں یوسف زئی (کراچی)

آج رحلت فرما گئے ڈاکٹر محمد مسعود
میرے لئے باعث استقامت تھا اُن کا وجود

وہ ایسے چراغ، لاکھوں دیئے جلا دیئے
ہمیشہ نازونعم میں رکھے اُن کو ہمارا معبود [2]

(١) ماہنامہ معارفِ رضا، کراچی، ص ٦٧، شمارہ جولائی اگست ٢٠٠٩ء (ماہرِ رضویات نمبر)

(٢) مکتوب بنام صاحبزادہ محمد مسرور احمد محررہ ١٢ مئی ٢٠٠٨ء بحوالہ "تعزیتی پیغامات"

صاحبِ کردار

از: ماہرؔ اجمیری

اِک ستارہ اور ٹوٹا آسمانِ علم کا
رحلتِ مسعودِ ملّت پر فضا ہے سوگوار
جس کا اہلِ علم اور دانشوروں میں تھا شمار
محترم مسعود صاحب ایک نیکوکار تھے
ان کی فطرت میں نہیں تھا نام کو کبر و غرور
ڈاکٹر مسعود صاحب باعمل انسان تھے
کیا بتاؤں آپ کو مسعود صاحب کی صفات
راہِ حق بھٹکے ہوئے لوگوں کو دکھلاتے رہے
ہر گھڑی تبلیغ دینِ مصطفیٰ میں تھے مگن
اُن کے مرقد پر ہو ہر دم رحمتِ حق کا نزول

ہو گیا ماحول افسردہ جہانِ علم کا
یک بہ یک گلشن سے رخصت ہوگئی جیسے بہار
ہو گیا ہم سے جدا وہ علم و فن کا تاجدار
پیکرِ صبر و رضا تھے، صاحبِ کردار تھے
ہر برائی سے رہے وہ زندگی بھر دُور دُور
پیرِ کامل بھی تھے وہ اور عاملِ قرآن تھے
عشقِ محبوبِ خدا میں اُن کی گزری ہے حیات
بے کس و مجبور انسانوں کے کام آتے رہے
کیوں نہ ہو پھر ذکر اُن کا انجمن در انجمن
باغِ جنت میں میسر ہو انہیں قربِ رسول

ہے برائے حضرتِ مسعود ماہرؔ کی دعا
خلد میں مسعود ہوں ہمسایۂ خیر الوریٰ

(۱) مجلّہ یادگار مسعود ملت، ص ۶۳، مطبوعہ شرکت اسلامیہ، میر پور خاص (سندھ) ۲۰۰۹ء

خطاب بہ بارگاہِ مسعودِ ملت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد علیہ الرحمہ والرضوان

از: پروفیسر سید محمد ضیاءالدین شمسی طہرانی مظہری مسعودی (علی گڑھ)

اے کہ تو ہے مہرِ اوجِ آسمانِ مظہری
ہے منور تجھ سے سطحِ ارض و چرخِ چنبری

تیری ضو کی ماہ و انجم پر ہے ثابت برتری
ہے صریرِ خامہ تیرا وقفِ طلعتِ گستری

تو زمانے میں فروغِ آگہی بن کر رہا
بحرِ ظلمت میں منارِ روشنی بن کر رہا

نصب تیری قبر پر فردوسِ اعلیٰ کے خیام
تیری میت کا کفن ہے خلعتِ عمرِ دوام

اے کہ تو ہے عاشقِ محبوبِ خلاقِ انام
تیرا موضوعِ سخن احمد رضا جیسا امام

مرگِ برحق نام کو تیرے مٹا سکتی نہیں
بادِ رحلت شمعِ عظمت کو بجھا سکتی نہیں

تجھ سے روشن ہے اک مردِ حق آگاہ
مفتیِ اعظم محمد مظہر اللہ شاہ کا

تجھ سے ظاہر مرتبہ مسعودؒ عالی جاہ کا
تو نشاں ہے دین و سنیت کا ہر شہراہ کا

تیرے دریائے ادب وجد میں روانی تجھ سے ہے
موجِ افکارِ مجدد الف ثانی تجھ سے ہے

آشکارا تیرے دم سے ہر بنائے نقشِ ضو
ہے مجدد الف ثانی کا جہانِ نو بہ نو

تند تر ہے موجِ دریا سے ترے خامے کی رو
تیری تصنیفات سے باور ہوا یہ دہر کو

جذبِ توحیدِ شہودی سے موحد ہو گیا
تو مجدد کہتے کہتے خود مجدد ہو گیا

(۱) حضرت فقیہ الہند مفتی شاہ مسعود نقشبندی مجددی متوفی ۱۸۹۲ء

وہ مظفر[1] وہ مشرف[2] وہ منور[3] نیک نام	وہ محمد احمد[4] و منظور[5] خلاق امام
وہ سعید[6] باصفا وہ خواجہ باقی کا نظام	یہ ہیں تیرے بھائی جن پر رحمت حق ہو مدام

ہر برادر سازِ سنّیت سے ہم آہنگ تھا
ہر گل تر میں بہار مظہری کا رنگ تھا

ہاں بھتیجوں میں محمد[7] ہیں مشرف کا ثمر	ہے مجیب[8] باصفا پر خواجہ باقی کی نظر
قاضی اہل سنن دہلی میں باصد کر و فر	مسجد کے باقی ارشد[9] ہیں خطیب معتبر

فتحپوری شاہی مسجد کے مکرم[10] ہیں امام
ان کے نائب ہیں معظم[11] دونوں ہی ذی احترام

اک مبشر[12] اک بشیر[13] اور اک محمود[14] ہیں	حضرت مسرور[15] زیر سایۂ معبود ہیں
دامن مظہر کے تینوں گوہر مقصود ہیں	اور علامہ زبیر[16] آئینۂ مسعود ہیں

یہ برادرزادے تیرے دین کی تصویر ہیں
خواب جو دیکھا ہے تو نے اس کی یہ تعبیر ہیں

(۱) مولانا مظفر احمد: فرزند شیخ الاسلام محمد مظہر اللہ شاہ (۲) مفتی مشرف احمد: فرزند شیخ الاسلام محمد مظہر اللہ شاہ
(۳) مولانا منور احمد: فرزند شیخ الاسلام محمد مظہر اللہ شاہ (۴) مولانا محمد احمد: فرزند شیخ الاسلام محمد مظہر اللہ شاہ
(۵) مولانا منظور احمد: فرزند شیخ الاسلام محمد مظہر اللہ شاہ (۶) ڈاکٹر سعید احمد: فرزند شیخ الاسلام محمد مظہر اللہ و سجادہ نشین خواجہ باقی باللہ (۷) قاضی اہل سنت حضرت علامہ محمد میاں ثمر دہلوی
(۸) ڈاکٹر مجیب احمد: سجادہ نشین خواجہ باقی باللہ (۹) حافظ محمد احمد ارشد خطیب مسجد خواجہ باقی باللہ، دہلی
(۱۰) مفتی مکرم احمد: خطیب شاہی مسجد فتح پوری، دہلی (۱۱) مولانا معظم احمد نائب امام مسجد فتح پوری۔
(۱۲) حافظ مبشر احمد عالم روحانیات: فرزند مولانا محمد احمد، دہلی (۱۳) ڈاکٹر بشیر احمد: فرزند مولانا محمد احمد
(۱۴) ڈاکٹر محمود احمد: فرزند مولانا محمد احمد
(۱۵) حاجی جناب ابو المسرور محمد مسرور احمد، جانشین مسعود ملت، کراچی
(۱۶) علامہ ابو الخیر محمد زبیر: فرزند مولانا محمود مفتی اعظم اہل سنت، حیدرآباد (سندھ) پاکستان

ہیں برادر نسبتی عبدالعزیز[1] نیک دل	اک نسیم[2] باغ مظہر اک فرید[3] مستقل
اتقا سے دنگ ہے جن کی جہانِ آب وگل	ہیں سبھی جانِ جہانِ مظہری سے متصل

اُن کے سینوں میں نہاں ہے سوز و ساز زندگی
اُن کے چہروں سے عیاں ہوتا ہے رازِ زندگی

اے کہ تو دنیا رضویات کا ماہر ہوا	تجھ سے دور گمراہی میں نورِ حق ظاہر ہوا
تو مجدد کے فیضِ علم کا ناشر ہوا	بارگاہِ مصطفےٰ باادب حاضر ہوا

رحمت حق تیری تربت پر گل افشانی کرے
تیرے قصرِ علم کی خالق نگہبانی کرے

دیدہ ور

از: مولانا مفتی قمر الحسن قادری (ہوسٹن، امریکہ)

نشاطِ علم سے سرشار تھا وہ	مئے الفت کا بادہ خوار تھا وہ
جلوۂ آفاقیت سے تھا درخشاں	بڑا ہی صاحب کردار تھا وہ
قلم کا آتشیں جوہر لئے تھا	نبی کے عشق کا گوہر لئے تھا
بڑا شیریں سخن لہجہ تھا اس کا	مگر تحریر کا نشتر لئے تھا
محقق تھا بڑا صاحب نظر تھا	رضا کی فکر کا وہ دیدہ ور تھا
وہ جامع تھا علومِ دینیہ کا	شکستہ قلب تھا یکتا گہر تھا

(۱) جناب ماسٹر عبدالعزیز نقشبندی سجادہ نشین صوفی عبدالغنی نقشبندی، اندور (بھارت)
(۲) جناب نسیم خاں صاحب داماد شیخ الاسلام۔ (۳) جناب نواب فرید الدین بیگ: داماد شیخ الاسلام
(☆) ماہنامہ کنز الایمان، دہلی، ص ۵۹-۶۰، شمارہ جولائی ۲۰۰۸ء (مسعود ملت نمبر)
(۴) ماہنامہ معارف رضا، کراچی، ص ۳، شمارہ جون ۲۰۰۹ء (ماہر رضویات نمبر)

○

از: ڈاکٹر نبیلا اسحاق محمد ابراہیم (قاہرہ، مصر)

شاہ تاج تھا وہ، آج جو ہم سے بچھڑ گیا	پُرنم ہے ہر آنکھ کہ سراج ہم سے بچھڑ گیا
کیسے ہوں بیاں اس جیسے دیدہ ور کا	روشن کیں راہیں جس نے وہ چراغ ہم سے بچھڑ گیا

○

از: مولانا وفا رضوی اعظمی (قصبہ لال گنج، بازار بستی)

وہ محقق علم کے جوہر جو برساتا رہا	آہ قد آور وہ پیکر دہر سے جاتا رہا
سُنّیت کا جس سے روشن تھا دبستانِ ادب	وہ سدا حُبِ رضا کا جام چھلکاتا رہا
جس کی تحقیقی ہیں دستاویز دوسو کے قریب	مفتی مظہر کا وہ پیارا قوم کو جگاتا رہا
جس کو دُنیا جانتی تھی حضرت مسعود سے	شیخ سرہندی کا وہ فیض کرم پاتا رہا
دو مجدد کی مقدس زندگی کا وہ نقیب	انفرادی شان کا حامل نظر آتا رہا
درس دیتا تھا خدا کی معرفت کا صرف صرف	صفحہ قرطاس نعت مصطفےٰ گاتا رہا
دہر میں تعلیم قرآن عام کرنے کے لیے	وہ برابر گردش دوراں سے ٹکراتا رہا
بارش رحمت وفا رضوی ہو قبرِ پاک پر	ذکرِ حق سے جو مشامِ جان مہکاتا رہا

(۱) محمد علی سومرو مسعودی: تعزیتی پیغامات، مطبوعہ کراچی ۲۰۱۰ء

(۲) ماہنامہ کنز الایمان، دہلی، ص ۵۹، شمارہ جولائی ۲۰۰۹ء (مسعودِ ملت نمبر)

باب نمبر ۳

قطعات تاریخ وصال

○

از: ابوحفص عمر الجد دی (کوئٹہ)

صدر نشین جنت محمد مسعود

۱۴۲۹ء

چل دیئے مولیٰ کی جانب حضرت مسعود خوب چھوڑ کر مغموم و مہموم و حزین اُفتادہ حال	ہو گئے واصلِ بحق محبوبِ حق مسعود خوب پھر ملیں گے حوض پر مغفورِ ربّ مسعود خوب [۱]

○

قطعۂ تاریخ وصال

از: سید عارف محمود مہجورؔ رضوی (گجرات)

''نادرِ ملک، ماہر رضویات''

۲۰۰۸ء

چل دیئے سُوئے ملک عدم	سردارِ علم و تحقیق
آج بہت افسردہ سے ہیں	افکارِ علم و تحقیق
آج لگے ہے سُونا سُونا	بازارِ علم و تحقیق
آج بڑا بے رونق سا ہے	دربارِ علم و تحقیق
اُجڑا اُجڑا سا ہے آج	گلزارِ علم و تحقیق
تھم گئی رحلتِ حضرت سے	رفتارِ علم و تحقیق
ذاتِ والا تھی اُن کی	معمارِ علم و تحقیق
اُن کے دم سے ہر سُو مہکی	مہکارِ علم و تحقیق
ہر جا عام رہے کرتے	انوارِ علم و تحقیق

(۱) مکتوب بنام صاحبزادہ محمد مسرور احمد محررہ ۲۳ / جمادی الثانی ۱۴۲۹ھ بحوالہ ''تعزیتی پیغامات''

اک حوالہ ہیں اُن کے خوب سجی تھی اُن کے سر پہ	آثارِ علم و تحقیق ''دستارِ علم و تحقیق''
۱۴۲۹ھ	
جائز ہے جو اُن کو کہیں کہہ مہجورؔ زر دے جدت	شہکارِ علم و تحقیق ''مختارِ علم و تحقیق''
۳ + = ۲۰۰۸ء ۱	
چھوڑ گئے مسعودِ ملّت سالِ وصل کہو مہجورؔ	اہلِ سُنّت ہیں بے حال ''فخرالملکِ فضل و کمال'' ۲۰۰۸ء
علم و عمل کو ناز تھا اُن پہ ''شیخِ کامل، والا منش'' ہے ۱۴۲۹ھ	بزمِ ہدایت کی تھے عظمت رہبرِ حق کا سالِ رحلت
فکرِ مجدد، فکرِ رضا کی کہہ مہجورؔ تو سالِ رحلت	اُن کے دم سے قائم شاں ہے ''پیرِ طریقت، شمسِ زماں'' ہے ۱۴۲۹ھ
تاریخ و تحقیق کا اُن کے سالِ وصلِ مسعودِ ملّت	سر پہ برحق تاج سجا ہے ''محوِ جمالِ فکرِ رضا'' ہے ۱۴۲۹ھ
پُرنم، پُرنم آنکھیں سب کی ''قمرِ منزلِ مفتیِ اعظم'' ۲۰۰۸ء	بے چین و مضطر ہیں قلوب آج ہُوا مہجورؔ، غروب [۲]

(۱) ماہنامہ المظہر، کراچی، ص ۱۳۵، شمارہ اپریل ۲۰۰۹ء (مسعود ملت نمبر)

(۲) ماہنامہ جہانِ رضا، لاہور، ص ۳۲، شمارہ جون جولائی ۲۰۰۹ء (مسعود ملت نمبر)

از: ڈاکٹر عبدالنعیم عزیزی، بریلی شریف

بخشی تھی رب نے تم کو ہاں ایسی توفیق	کرتے رہے صدا تم تحقیق کی تصدیق
تم ہو قلم کی روشنی اور علم کی شمع	پھر کیوں نہ کہے عزیزی ہو "تم تب وتاب تحقیق"

لے

قطعہ تاریخِ وصال مجددِ عصر

حضرت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد علیہ الرحمہ

از: پروفیسر سید محمد ضیاء الدین شمسی طہرانی مظہری مسعودی ٹونکی

مجدد نہ ایں عصر چوں رخت بست	ز دارِ فنا تا دیارِ بقا
چوں مسعود احمد شدا شمس بہ دہر	سعادت خدایش دہاد از عطا
گلِ گلشنِ مظہر اللہ بود	سراپا بہار او بہ باغِ ہُدا
دعائے ہمہ مومناں است ہمیں	بہ دہ یارب او را بہ فردوس جا
مجدد کہ بود الف ثانی بہ دہر	بند زیرِ ظلش بہ روزِ جزا
عطایش معیت بہ صدیق کن	پئے خواجۂ نقشبند اے خدا
بکن در جوارِ قدس جائے او	خدایا بہ اصحاب خیرالوریٰ
الٰہی بحق نبی کریم	عطایش بکن قربِ آلِ عبا
چو شمسی ز سالِ وصالش شنید	"غریقِ یمِ رحمت" آمد ندا

(۲۰۰۸ء)

(۱) ماہنامہ المظہر، کراچی، ص ۷، شمارہ اپریل ۲۰۰۹ء (مسعود ملت نمبر)

(۲) ماہنامہ المظہر، کراچی، ص ۱۳۲، شمارہ اپریل ۲۰۰۹ء (مسعود ملت نمبر)

سالِ وصال

اثر خامہ: محمد عبدالقیوم طارق سلطان پوری

صَفا، علم وہُدیٰ کا گاہوارہ	معظم، محترم اس کا گھرانہ
اُسی کو اُس نے اپنایا بہ اخلاص	جو تھا اُس کے بزرگوں کا طریقہ
جو اسلاف مکرم کی ہے پہچان	وہی تھا اُس کا بھی معمول و شیوہ
اُسی کو اختیار اُس نے کیا تھا	جو نامی اُس کے آبا کا ہے رشتہ
جو کام اُس کے اکابر نے کیے ہیں	وہی پیشِ نظر رکھے ہمیشہ
فروغِ علم و فقر و معرفت میں	بلند اُس بندۂ حق کا ہے رُتبہ
زباں اُس کی گُل افشانِ حقائق	گہربار معارف اُس کا خامہ
پئے اوج و کمال و فخرِ اسلام	گزارا زندگی کا لمحہ لمحہ
جدو جہد اوجِ حق کی عمر بھر کی	عزیمت استقامت کا نمونہ
طریقت کے ادب کے ارتقاء میں	ہے اُس کا قابلِ تحسین حصہ
وہ پیری میں بھی تھا فعال و پُر جوش	عمل محکم توانا اس کا جذبہ
تھی داستانِ علم و معرفت کو	وجود اُس کا تھا قدرت کا عطیہ
ہمارے اوجِ پارینہ کا طالب	سراپا آرزوئے شانِ رفتہ
وہ سرافرازِ دوراں، اُس کے سرپر	رضا کا تھا، مجدد کا تھا سایہ
زعیمِ فقر کے فیضِ نظر سے	زمانے نے کیا خوب استفادہ
لیا دستِ اجل نے چھین ہم سے	متاعِ علم، دانش کا خزینہ
ہمارے درمیاں سے اُٹھ گیا آہ	خدائے پاک کا مقبول بندہ
سپردِ خاک ہم نے کر دیا ہے	وہ علم و معرفت کا ماہ پارہ
شکستہ دل ہے ہجرِ باغباں میں	چمن کا بُوٹا بُوٹا، پتہ پتہ

نواز اُس کو الٰہی مغفرت سے	بحقِ جانِ رحمت، ماہِ طیبہ
ترے لطف و کرم کا مستحق ہے	وہ تیرا مخلص و محبوب بندہ

کہا طارق نے اُس کے وصل کا سال

"یگانہ ، حُسنِ وجہِ مظہرِ اللہ"

۹ ۲ ۴ ۱ ھ

○

وقیع و معتبر خوب و شرور	بہ دینِ مصطفٰی خدمت کہ اُو کرد
بہ ورع و اتقا، بے ہمتا بود	در علم و آگہی لاریب اُو فرد
وجودش حسنِ بزمِ حکمتِ دین	ریاضِ معرفت را خوشنما ورد
بہ باغِ دانشِ احمد رضا خاں	جہادِ او بہارِ تازہ آورد
علیل و پیر بُد، در خدمتِ دین	نہ پروا آں محبِّ مصطفٰی کرد
چہ گویم از کجا الفاظ آرم	دماغم غم زدہ و قلب پُر درد
فسُردہ خاطرِ تحقیق و تحریر	رُخِ تعلیم و فقر و معرفت زرد

بگفتم سالِ وصلش از "جہادؔ" آہ
۱۳

"حق آگاہ وسعادت یافتہ مرد"

۱۳+۱۴۱۶=۱۴۲۹ھ

○

وہ دیدہ زیب پیکر خوبیوں کا	نہ ایسے لوگ پیدا ہوں گے ہر روز
بِتائی عمر اُس نے درسِ حق میں	زباں سے بھی قلم سے بھی حق آموز
سعادت مند داعی خیر کا تھا	فروغِ دین کا ساعی شب و روز

صفا کا معرفت کا بزم آرا	وہ علم و آگہی کا محفل افروز
نہیں ہے کل طبیعت کو کسی پل	خبر جب سے سُنی میں نے یہ دل سوز

سر "بےمثلؔ" سے تاریخِ رحلت
۲

"وقوعہ ہے قیامت خیز و دل دوز"

۲ + ۱۴۲۷ = ۱۴۲۹ھ

○

افتخارِ بزمِ علم و آگہی	محفلِ تحقیق و دانش کا وقار
بے بہا گوہر وہ کانِ فقر کا	معدنِ عرفاں کا دُرِ شاہوار
اُس کے علمی کارناموں کو مِلا	اہلِ دل، اہلِ نظر میں اعتبار
لایا دانش ور وہ مردِ شہ دماغ	رضویت کے باغ میں تازہ بہار
شیخ احمد کا نقیبِ فقر و فکر	وہ مجدد کے چمن کا آبیار
اُس کی رحلت سے ہوئے خدامِ دیں	دل فگار و اشکبار و بے قرار

وصل کا طارقؔ نکل آیا ہے سال

"صاحبِ عرفاں" کہا جب چار بار
۵۰۲

۵۰۲×۴=۲۰۰۸ء

○

وہ ممتاز و مؤقر عالمِ دین	وہ اک شیخِ طریقت شہرِ آفاق
وہ دیدہ ور قلم کا نادرہ کار	وہ غور و فکر میں ریسرچ میں طاق
نگارش دل پذیر و پُر معانی	غرابت جس میں تھی کوئی نہ اغلاق
بہ طرزِ نو دیے ترتیب اُس نے	کتابِ فقر و آگاہی کے اوراق

اثر انگیز تھا اندازِ تحریر
رکیا اُس نے مبرہن حق کا احقاق

کڑی تھا معرفت کے سلسلے کی
جنود خیر سے تھا اُس کا الحاق

غمیں اُس کی جدائی سے ہوئے ہیں
جو ہیں دینِ مدینہ طیبہ کے عشاق

یہ صدمہ حق پرستوں کے دلوں پر
حقیقت یہ ہے، گزارا ہے بہت شاق

سعیدِ عصر کی تاریخِ رحلت
کہی، ''وہ خوبیٔ ایوانِ اخلاق''
۱۴۲۹ھ

○

مستعدی، انتہائی عمدگی کے ساتھ وہ
عمر بھر کرتا رہا تقسیم شہدِ رضویات

مدتوں بزمِ وفا میں یاد رکھی جائے گی
قابلِ تحسین اُس کی جدوجہدِ رضویات

والۂ احمد رضا، تصویرِ صدق و علم و فقر
اُس کی رحلت کی کہی تاریخ ''جُہدِ رضویات''
۱۴۲۹ھ

○

علم و حکمت کی محافل میں رکھا جائے گا یاد
صدرِ بزمِ فقر وہ مسند نشینِ معرفت

تھا وجود اُس بندۂ مسعود کا اِس دور میں
حُسنِ روئے اہتدا، نورِ جبینِ معرفت

ہم بظاہر ہوگئے محروم اُس کی دید سے
خاک میں پنہاں ہوا دُرِّ ثمینِ معرفت

اب طریقت کے چمن میں دیدہ ور ایسا کہاں
پھول ایسا کب کھلائے گی زمینِ معرفت

کی رقم ''آگاہی'' کے ساتھ اُس کی تاریخِ وصال
باسعادت وہ ''گلِ باغِ حسینِ معرفت''
۳۷ + ۱۹۷۱ء = ۲۰۰۸ء

○

مکرم ڈاکٹر مسعود احمد
غلامانِ رسولِ حق کا غم خوار

وہ عالی مرتبت شیخِ زمانہ
وہ خیلِ دانش و عرفاں کا سالار

وہ تھا باغِ شریعت کا محافظ
طریقت کے گلستاں کا نگہدار

وہ اِک بیدار مغز انسان جس نے
کیا سوئے ہوئے بندوں کو بیدار

عمل خوب، حق نما کردار اس کا
دل آویز اس کا تھا اندازِ گفتار

خوشا اُس کی زباں کی گُل فشانی
قلم تھا عمر بھر اُس کا گُہر بار

پئے اوج و فروغِ دینِ حق، کام
کیا مسعود احمد نے لگاتار

کیا واضح مقام احمد رضا کا
مجدد کی سنواری بزمِ افکار

کیا کام اُس نے تعمیرِ حرم کا
حَرم کا خاندانی تھا وہ معمار

بڑا انسان تھا لیکن کبھی بھی
کیا اُس نے بڑائی کا نہ اظہار

یہ ہے میری سعادت، میں نے اس کو
سنا ہے اور دیکھا ہے کئی بار

معنبر ہو الٰہی اُس کا مرقد
ہو یارب قبر اُس کی شرقِ انوار

وہ تیرے دین کا بے لوث خادم
وہ تیری مہربانی کا ہے حق دار

وصالِ بندۂ حق آشنا کی
رقم تاریخ کی ''منظورِ اخیار''
۲۰۰۸ء

لے

(۱) ماہنامہ ''معارفِ رضا'' کراچی، شمارہ جون ۲۰۰۹ء (ماہر رضویات نمبر)

باب نمبر ۴

مادہ ھائے وصال

○

از: مولانا شاہ محمد تبریز القادری

محقق رضا، مسعود

۱۴۲۹ھ ۱

○

از: سید عارف محمود مہجورؔ رضوی (گجرات)

(۱) ’’آہ نور دبستاں، مسعود ملت‘‘

۱۴۲۹ھ

(۲) ’’مقبول دوراں پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد مجددی‘‘

۲۰۰۸ء ۲

○

از: ڈاکٹر عبدالنعیم عزیزی (بریلی شریف)

چند مادہ ہائے تاریخ وفات:

(۱) اللہ نور السمٰوات والارض............(۲۰۰۸ء)

(۲) محقق زمن ماہر رضویات............(۲۰۰۸ء)

(۳) ناشر مسلک وفکر رضا............(۲۰۰۸ء)

(۴) نور محبت مجدد الف ثانی............(۱۴۲۹ھ)

(۵) اندخم تذکرہ نقشبند............(۱۴۲۹ھ)

(۶) آہ! تاجور امارات قلم............(۱۴۲۹ھ)

(۷) آہ! مصباح خاندان مظہری............(۱۴۲۹ھ)

(۱) ماہنامہ معارف رضا، کراچی، ص ۱۰۳، شمارہ جولائی اگست ۲۰۰۸ء (ماہر رضویات نمبر)

(۲) ماہنامہ جہان رضا، لاہور، ص ۲۳، شمارہ جون، جولائی ۲۰۰۸ء (مسعود ملت نمبر)

(۸) آہ! چراغِ بزمِ قلم .... (۱۴۲۹ھ)

(۹) آہ! رخصت جناب مسعود ملت، آہ! .... (۱۴۲۹ھ)

(۱۰) رحلت پروفیسر مسعود احمد .... (۱۴۲۹ھ)

(۱۱) مسعود ملت رحمۃ اللہ علیہ .... (۱۴۲۹ھ) [۱]

○

از: محمد عبدالقیوم طارق سلطانپوری (اٹک)

قرآنی مادۂ تاریخ (سالِ وصال)

رِجَالٌ یُّحِبُّوْنَ اَنْ یَّتَطَهَّرُوْا ط وَاللّٰهُ یُحِبُّ الْمُطَّهِّرِیْنَ. (التوبۃ)

۹ ۲ ۴ ۱ ھ

دیگر مادہ ہائے تاریخ

۱۴۲۹ھ	۲۰۰۸ء
فروغِ محفلِ عبدہٗ	شمعِ منزلِ عظمتِ نبی
کمالِ ذوقِ عشقِ نبی	آنِ فیضانِ اہلِ شریعت
مملکتِ معرفتِ مدینہ	لازوال حسن وجمالِ شہرستانِ طریقت
عظیم، مسعودِ دیدہ ور	فروغِ علم وتصوف
شمعِ رشادت وحق	تنویرِ فیضانِ عرفان
منہاجِ گلشنِ رُشد وہدایت	پاکی، خوبی وخیر وسعادت
تجلیاتِ گدازِ علم وعرفان	اکمال، شرف، اَوج وفضیلت
ادراک، اخلاص وللّٰہیت	سلسبیلِ تذکیر ودعوت
خیر، سعادت، مجد، آگاہی	مظہرِ آنِ اخیار
عزیزِ خلقِ خدا	نفیس، باوقار، دلنواز شخصیت [۲]

(۱) ماہنامہ المظہر، کراچی، ص ۷، شمارہ اپریل ۲۰۰۹ء (مسعود ملت نمبر)

(۲) ماہنامہ "معارفِ رضا" کراچی، جون ۲۰۰۹ء (ماہر رضویات نمبر)

ضمیمہ

مشمولات

O — مناقب:

O — الفت سے عقیدت سے یہ اب کہتا ہے احقر ۹۹

از: پروفیسر امیر خاں حکمت (میر پور خاص، سندھ)

O — وہ مجددِ عصر ہیں، وہ محقق عصر ہیں ۱۰۱

O — جاناں نہ کر دیا، مجھے جاناں نہ کر دیا ۱۰۲

O — ان کی طلب میں ہم تو بہت دور آ گئے ۱۰۳

از: مولانا جاوید اقبال مظہری مجددی (کراچی)

O — گنج ہائے علم کا وہ راز داں رخصت ہوا ۱۰۴

O — کیا بتاؤں شان و رفعت حضرت مسعود کی ۱۰۵

از: علامہ حامد علی علیمی (کراچی)

O — مرادِ سالکان مسعودِ ملت ۱۰۶

از: خالد محمود خالد نقشبندی (حیدرآباد، سندھ)

O — عشقِ رسول تھا، مقدر آپ کا ۱۰۷

O — لفظ پھسلتے ہیں اوراق پر ان کے لئے ۱۰۸

O — جب یاد آپ کی آئی تو آتی چلی گئی ۱۰۹

O — آپ کی صورت میں اک مردِ قلندر دیکھا ۱۱۰

O — آپ کی تقلید میں بہت کچھ پایا ہے ہم نے ۱۱۱

O — آپ ہیں نیک پسر و نیک شہزادے، مفتی اعظم ہند کے ۱۱۲

O — جنت میں جائے گا جب سلسلہ مسعودی آپ کا ۱۱۳

O — آپ کے چاہنے والے، چاہتے ہیں آج بھی ۱۱۴

O — کہکشاں بن کر چھائے رہتے ہیں حضرت فکر ناز پر ۱۱۵

O — دبستانِ مسعودی کے پروانے چمکتے ہیں، چمکتے ہی رہیں گے ۱۱۶

O — تحقیقاتِ علم و ادب کا مینارہ تھے حضرت ۱۱۷

O — آپ کی صحبت میں اک اعجاز اثر تھا ۱۱۸

O — کیفیتِ دل عجیب ہے حضرت کے حصارِ محبت میں ۱۱۹

O — نگرانی قائد سے منزل کے فاصلے سمٹ جاتے ہیں ۱۲۰

O — آپ کی حیات کے ہر منظر کو روشن دیکھا ۱۲۱

O — اللہ نے سرفراز فرمایا، ولائت سے آپ کو ۱۲۲

O — حضرت مسعودِ ملت آئے اور آ کر چلے گئے ۱۲۳

O — عظمتِ دین سکھائی تھی آپ نے ۱۲۴

O — جب بھی سلام آپ کا، دربارِ نبی میں پہنچایا گیا ۱۲۵

O — گلستاں آپ کا فضلِ خدا سے ہے ہرا بھرا ۱۲۶

O — کہکشاں اُترتی ہے آپ کے نام سے ۱۲۷

O — جو بھی آپ کے نقشِ قدم پر چلا، نوازا گیا ہے ۱۲۸

O — اللہ نے ہر فضل سے نوازا ہے حضرت کو ۱۲۹

O — آپ کی سیرت و کردار آئینے کی مانند چمکتا ہے ۱۳۰

O — اک سکون و ٹھہراؤ ہے طبیعت مسعودِ ملت میں ۱۳۱

O — اسرارِ خودی نہاں ہے طبیعت میں حضرت کی ۱۳۲

O — جو کچھ بھی لکھا آپ کے لئے بہت کم ہے ۱۳۳

O — اللہ کے پیاروں کی شان جمالی ہے ۱۳۴

O — حضرت! آپ کی بدولت بہت کچھ عطا ہوا ہے ۱۳۵

O — آمدِ مصطفیٰ ہے آپ کی محفل میں ۱۳۶

O — کیا مناظر دکھائے ہیں شانِ حضرت کے اللہ نے! ۱۳۷

○—— مسعود ملت جسے مل گئے ۱۳۸

○—— شرف ملاقات پھر ہو جائے آپ سے ۱۳۹

○—— آپ ہیں منظور نظر اللہ و نبی کے ۱۴۰

○—— پیارے نبی کے پیارے ہیں' آپ ۱۴۱

○—— ہمارے غریب خانے پر چراغاں کر گئے ہیں' حضرت ۱۴۲

○—— مناقب مسعودی رحمت کی برسات بن کر برستے ہیں ۱۴۳

از: ریحانہ شفاعت ما زمسعودی (ٹھٹھ' سندھ)

○—— چہار دانگ عالم میں ہے چرچا مسعود ملت آپ کا ۱۴۴

از: صوفی محمد عبدالستار طاہر مسعودی (لاہور کینٹ)

○—— کریں آمدحت مسعود ملت ۱۴۵

○—— نظر ہے طلبگار مسعود ملت ۱۴۶

○—— یہ فضا پھر اداس اور ویران ہے ۱۴۷

از: ندیم احمد ندیم نورانی (کراچی)

○—— قطعات:

○—— پردہ اس چہرۂ انور سے ہٹا دو مرشد ۱۴۸

○—— سعادت لوح و قلم' علم و عمل کے پاسباں ۱۴۸

○—— واقف سر حقیقت' واصف عرفان حق ۱۴۸

○—— وہ مصنف' وہ مؤلف' وہ مدرس پیر حق ۱۴۹

○—— دین و دنیا کی سعادت کا نشاں آپ ہیں ۱۴۹

○—— مفتی اعظم کے دلبر اور جانی آپ ہیں ۱۴۹

از: مولانا جاوید اقبال مظہری مجددی (کراچی)

○—— ڈاکٹر مسعود احمد مظہری ۱۵۰

از: پروفیسر طلحہ رضوی برق (پٹنہ)

میرے مسعود ملت

(از: پروفیسر امیر خان حکمت (میر پور خاص' سندھ)

الفت سے' عقیدت سے یہ اب کہتا ہے احقر
پایا نہیں استاد کوئی آپ سے بہتر
جو ہے نقش قدم پہ آپ کے محو سفر
رب سے پایا مرتبہ اونچا اور اعلیٰ اجر
حرف زنی کون کرے آپ کے کردار پہ
اتباع مصطفیٰ میں تھا کیا اس کو بسر
آپ کا دربار تھا ہر وقت لوگوں پہ کھلا
آپ کی خدمات سے ممکن نہیں کوئی مفر
دنیا بھی بدل جاتی ' عقبیٰ بھی سنور جاتی
طالب جو کوئی آتا کبھی آپ کے در پہ
آپ کی نظر کرم سے سب ہی ہوتے فیضیاب
نیک بھی پاتے تھے حصہ اور پھر عاصی بشر
اپنی صحبت سے بدلے آپ نے کتنے ہی دل
جو صفِ عصیاں میں تھے آ کر بنے ہیں راہبر
امتِ مسلم کی دلداری بہت مرغوب تھی
اس بھلائی کے لئے مصروف رہتے ہر پہر
راز نادیدہ کے حامل تھے تکبر کچھ نہ تھا
انکساری آپ کی ' اجداد کا قلبی اثر

دین و دنیا کے علم پر تھی بہت ہی دسترس
رقم کیں صدہا کتابیں ، سامنے لائے سحر
آپ نے سرہندی شاہ پہ کام سب یکجا کیا
ہو گیا وہ اس طرح سے آخری دن تک امر
بن گئے احمد رضا لاکھوں دلوں کی دھڑکنیں
آپ کی تحریر سے اٹھی یہاں ایسی لہر
حق صداقت والی راہ سے آپ نہ پیچھے ہٹے
آگے بڑھتے ہی رہے گو راستہ تھا پُرخطر
آپ کو رب کی طرف سے منصب اعلیٰ ملا
تھے حضور پاک کی نظروں میں بہتر و معتبر
اللہ سے تعلق کو کبھی بھی نہیں بھولے
بیعت کیا فرزند کو کعبہ میں بٹھا کر
اپنی ہر تلقین میں تھا آپ نے واضح کیا
حکم ربی ہو اگر ، تو پھر نہیں کوئی مگر
نور کی بارش ، درودوں اور سلاموں کی بہار
اس مثالی شان سے تھا آپ کا ابدی سفر
جو زمیں پہ تھے انہیں رشک ثریا کر دیا
کاش حکمت بھی لیتا آپ سے پوری نظر
اب دعا کی التجا حضرت کے سب پیاروں سے ہے
بخشا جاؤں میں خدا کے فضل سے یوم حشر ۱

۱ ماہنامہ المظہر کراچی، شمارہ مارچ ۲۰۱۲ء (مسعود ملت نمبر)

منقبت

بحضور حضرت مسعود ملت پروفیسر ڈاکٹر مسعود احمد قدس سرہ

سپاس گزار ۔ جاوید اقبال مظہری مجددی (کراچی)

وہ مجدد عصر ہیں ، وہ محقق عصر ہیں
سعادت لوح و قلم حضرت مسعود ہیں
آپ ہیں علم و فضل کے اک سیل رواں
روح رواں علم و عرفاں حضرت مسعود ہیں
آپ کا حسنِ تکلم ، آپ کا حسنِ تمام
پیکر خلق رسالت حضرت مسعود ہیں
آپ کی ہر ادا ہے سنتِ مطہر سے پُر
ہاں امام اہلسنّت حضرت مسعود ہیں
آپ کے ظاہر و باطن میں تھا کوئی نہ فرق
صاحب سر حقیقت حضرت مسعود ہیں
ہاں محمد مصطفیٰ کے عشق میں ہو کر فنا
سوئے جنت جو ہوئے رواں وہ حضرت مسعود ہیں
واقف شر متین واصفِ فیضان حق
پیر برحق ، پیر کامل حضرت مسعود ہیں
نائب شیخ مجدد شارح احمد رضا
حضرت مسعود ہیں حضرت مسعود ہیں
ہاں علی اعلان کہہ دو اے اقبال حزیں
میرا قبلہ میرا کعبہ حضرت مسعود ہیں

منقبت

بحضور پیر طریقت حضرت مسعودِ ملت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد مجددی قدس سرہٗ العزیز

از: مولانا جاوید اقبال مظہری مجددی (کراچی)

جانانہ کر دیا مجھے جانانہ کر دیا
جلوہ دکھا کے آپ نے تابانہ کر دیا

ان کی نگاہ ناز میں تھیں کچھ ایسی شوخیاں
جس پہ نگاہ اٹھ گئی ، پروانہ کردیا

آیا تھا بزم ناز میں دیدار کے لئے
ایسی پلائی مجھ کو کہ مستانہ کر دیا

اس میکدۂ علم و عرفاں کے جام سے
جس نے بھی پی ہے' اس کو فرحانہ کر دیا

ہو کر فنائے عشق پیمبر میں آپ نے
حضرتِ رسولِ پاک کا دیوانہ کر دیا

اقبال بے نوا بھی ہے اس در کا اک گدا
اپنے گدا کو آپ نے بے گانہ کر دیا[1]

---

[1] تحریرہ: مورخہ ۳۱ اگست ۲۰۱۲ء بروز جمعۃ المبارک

منقبت

بحضور حضرت مسعودِ ملت پروفیسر ڈاکٹر مسعود احمد قدس سرہٗ

سپاس گزار۔ جاوید اقبال مظہری مجددی (کراچی)

ان کی طلب میں ہم تو بہت دور آ گئے
آنکھوں میں بس گئے ہیں دل میں سما گئے

انداز بے خودی ہے' خود رفتہ حال و دل
ایسے ملے کہ دل میں نظر میں سما گئے

لذتِ خیالِ یار میں کچھ ایسی ملی کہ وہ
بن کر چراغ راہ میرے دل پہ چھا گئے

اب ان کی یاد ہے میرے اشکوں کی انجمن
بن کر تمام شوق میری محفل میں آ گئے

دیکھو تو میری جانِ تمنا کی رفعتیں
بن کر بہار ' باغِ ولایت میں آ گئے

آتی ہے غیب سے دلِ اقبال میں صدا
وہ محبّ جانِ جاں تھے جنت میں آ گئے

منقبت بحضور مسعودِ ملت ڈاکٹر محمد مسعود احمد

از: حامد علی علیمی (فاضل جامعہ علیمیہ و ریسرچ اسکالر جامعہ کراچی)

گنج ہائے علم کا وہ راز داں رخصت ہوا
تشنگانِ علم کا وہ سائباں رخصت ہوا

نام ہے مسعود احمد ' نقشبندی سلسلہ
عمر بھر تھا باکمال اور شادماں رخصت ہوا

جس کی صورت سے ملی تسکین روح و قلب کو
وہ حسین و غمزدا وہ مہرباں رخصت ہوا

جس نے زورِ علم و حکمت سے کیا دشمن کو زیر
مصطفیٰ کے دین کا وہ پاسباں رخصت ہوا

جس نے لکھا اور لکھوایا ''مجدد کا جہاں''
وہ محقق اور میرِ کارواں رخصت ہوا

''ماہرِ احمد رضا'' کا تاج جس کے سر سجا
وہ امام احمد رضا کا مدح خواں رخصت ہوا

رشک ہے حامد علیمی ان کی رحلت پر مجھے
بہ خدا مسعودِ ملت ' کامراں رخصت ہوا[1]

[1] ماہنامہ معارفِ رضا ' کراچی شمارہ اپریل ۲۰۱۲ء

رفعت حضرت مسعود کی

از: علامہ حامد علی علیمی (کراچی)

کیا بتاؤں شان و رفعت حضرت مسعود کی
ذات ہے مسعودِ ملت ' حضرت مسعود کی

وہ مجدد الف ثانی ہوں یا شاہ احمد رضا
دیکھو سب سے ہے عقیدت ' حضرت مسعود کی

رشک کرتا ہے جہاں ' احمد رضا کی ذات سے
دیکھ کر ایسی محبت ' حضرت مسعود کی

ماہرِ احمد رضا کے طور پہ سب خدمتیں
یاد رکھے گا زمانہ ' حضرت مسعود کی

جان و دل سے ہے وہ شیدا ' جس نے دیکھا ہے اسے
رہ خدا والی ہے صورت ' حضرت مسعود کی

یاالٰہی! واسطہ محبوب کا ' ہو تا ابد
نور سے پُرنور تربت ' حضرت مسعود کی

واسطہ غوث و رضا کا سب کے سینوں میں رہے
یاخدا! یہ پیاری الفت ' حضرت مسعود کی

دھوم ہو احمد رضا کی سارے عالم میں یہی
اک تمنائے دلی تھی ' حضرت مسعود کی

شکر کر حامد تو رب کا ' اعلیٰ حضرت کے طفیل
تو نے بھی پائی ہے صحبت ' حضرت مسعود کی[1]

[1] ماہنامہ المظہر کراچی ' شمارہ مارچ اپریل ۲۰۱۱ء (مسعودِ ملت نمبر)

ہدیہ عقیدت

بہ حضور مسعود ملت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد نور اللہ مرقدہ

عقیدت کیش: خالد محمود خالد نقشبندی

مراد سالکان مسعود ملت
ہیں مخدوم جہاں مسعود ملت

عطائے مرشداں مسعود ملت
ہیں سر دلبراں مسعود ملت

نگاہ مرشد عالم کا صدقہ
تمہاری خوبیاں مسعود ملت

تمہاری فکر کے سب دائرے ہیں
متاع عارفاں مسعود ملت

جمال حق کا مظہر مظہر اللہ
ہیں مظہر اللہ کی جاں مسعود ملت

مجدد کا گماں کرتے ہیں تم پر
تمہارے قدرداں مسعود ملت

دلوں کی دھڑکنوں کو تم نے بخشا
سرور جاوداں مسعود ملت

جنہیں بخشی گئی شہرت دوامی
ہیں وہ عظمت نشاں مسعود ملت

بسائیں آپ نے علم و عمل سے
دلوں کی بستیاں مسعود ملت

ملی ہیں خوشہ چینوں میں تمہارے
مقدس ہستیاں مسعود ملت

ولی ابن ولی ابن ولی ہے
تمہارا خانداں مسعود ملت

غموں کی دھوپ میں نسبت تمہاری
ہے مثل سائباں مسعود ملت

عطا ہو ذکر کی مستی ہمیں بھی
ہو تم رطب اللساں مسعود ملت

سمجھ لیتے ہیں وہ احوال دل کا
دلوں کے رازداں مسعود ملت

ندا دی ہاتف غیبی نے خالد
ہیں مسعود جہاں ، مسعود ملت

منقبت بہ حضور مسعود ملت

(از: ریحانہ شفاعت، از مسعودی ٹھٹھہ سندھ)

عشق رسول تھا ، مقدر آپ کا
شام و سحر تھا ، ذکر رسول مآب کا

ہوا آپ پر اللہ کا خوب انعام
صدقۂ پنجتن میں تھا ، حصہ آپ کا

دکھ کی دھوپ کڑی ، مسکرا کر جھیل گئے
ایمان کی طاقت تھا ، مقدر آپ کا

سلسلہ بنتا گیا ، جہان ہنر آپ کا

جہاں بھر میں ہے چرچا ، پیر مرد کا
پھلا پھولا رہے سلسلۂ مسعودی آپ کا

ہم کیا ہماری اوقات کیا ، حسن نظر ہے آپ کا
چمکتا رہے عرش بریں پر ناز مقدر آپ کا[۱]

---

[۱] ـــــ ماہنامہ المظہر کراچی شمارہ مارچ ۲۰۱۲ء (مسعود ملت نمبر)

خراجِ عقیدت

از: ریحانہ شفاعت ناز مسعودی

لفظ پھسلتے ہیں اوراق پر آپ کے لئے
جذبات مچلتے ہیں خیالات پر آپ کے لئے

قلم خراج عقیدت پیش کرتا ہے حضرت آپ کو
جو بھی لکھیں گے ہوگا کم' حضرت آپ کے لئے

تحریر آپ کی نفیس موتیوں سے مرصع ہے
بن گئی ثواب جاریہ' دنیا میں سب کے لئے

سب کے دل ودماغ میں موجود ہیں حضرت مسعود
سب تہنیت پیش کرتے ہیں' آپ کے لئے

محفلیں آج بھی سجی ہیں' آپ کی تقلید میں
چراغ عقیدت آج بھی روشن ہیں' آپ کے لئے

ناز' ہے فریفتہ حضرت کی ہر بات پر
قلم سے ہر پل مناقب سجتے ہیں' آپ کے لئے

مظاہر حیات

از: ریحانہ شفاعت ناز مسعودی

جب یاد آپ کی آئی تو آتی چلی گئی
رم جھم برسات پھر بہاتی چلی گئی

اکثر سوچتے تھے' اب کریں گے کیا
مظاہر حیات' یاد ان کی دکھاتی چلی گئی

یاد آپ کی ہے کہ خزانے حیات کے
اقوال آپ کے بار بار دہراتی چلی گئی

آواز گونجتی ہے ایسے سماعتوں میں ہمارے
لگتا ہے کھنکھناتے جھرنے بجاتی چلی گئی

تقدس واحترام بہت ہے حضرت کی شخصیت میں
آپ کی محبت' روح کو سجاتی چلی گئی

حضرت آپ نے نوازا سب کو اپنی شفقتوں سے
ناز' یاد آپ کی ہر پل آئینہ دکھاتی چلی گئی

مردِ قلندر دیکھا

از: ریحانہ شفاعت ناز مسعودی

آپ کی صورت میں اک مرد قلندر دیکھا
سادگی کا پیکر ' اک مرد قلندر دیکھا

نہ شہرت کی پرواہ ' نہ کسی شے کی طلب
صابر و قانع اک مرد قلندر دیکھا

لفظ نقش بن کر اترتے تھے دل پر
علم و ادب کا ساحر ' اک مرد قلندر دیکھا

حق کو حق کہا اور قرآن سے ثابت کیا
بحر روحانیت میں اِک مرد قلندر دیکھا

دولت علم کو قلب فیاضی سے لٹایا
ترویجِ علم کا ناز ' اک مرد قلندر دیکھا[1]

---

[1] تحریرہ: مورخہ ۲۴/اپریل ۲۰۱۲ء

اعلیٰ صفات

از: ریحانہ شفاعت ناز مسعودی

آپ کی تقلید میں بہت کچھ پایا ہے ہم نے
کیفیاتِ حالات کو سنبھلتے پایا ہے ہم نے

ملائکہ ہر روز لباس فاخرہ پہناتے ہیں آپ کو
ولی اک اعلیٰ مقام پایا ہے ' ہم نے

آپ کی سادگی و اخلاق پر سب قربان ہے
آپ کی اعلیٰ صفات سے بہت کچھ پایا ہے ہم نے

آپ کی حیات کا ہر پہلو ' حضور کی سیرت سے سجا ہوا
آپ کی محفل میں کیا کیا نہ پایا ہے ہم نے

زیارت نبی سے ہمیشہ آپ ہوتے رہے سرفراز
آپ کی ان متبرک نظروں کو دل میں بسایا ہے ہم نے

ناز ' ہماری بساط کیا؟ ہماری اوقات کیا؟
حضرت کو ہمیشہ بلند و اعلیٰ مقام پایا ہے ' ہم نے

شہزادے مفتیِ اعظم ہند کے

از: ریحانہ شفاعت ناز مسعودی

آپ ہیں نیک پسرو نیک شہزادے، مفتیِ اعظم ہند کے
دستِ شفقت رہا ہمیشہ زیرِ سایہ رہے، مفتیِ اعظم ہند کے

آپ کی تربیت میں کوئی کسر اٹھا رکھی نہ ہوگی
درس و تدریس سے فیضیاب ہوئے، مفتیِ اعظم ہند کے

والدۂ مسعودی کی سب اولادیں نیک و پارسا ہوئیں
یہ سب جگر کے ٹکڑے تھے، مفتیِ اعظم ہند کے

خدمات آپ نے لیں، ان سب سے اسلام کے لئے
رواں دواں رہے کارواں، مفتیِ اعظم ہند کے

راہِ مصطفیٰ کے متوالے یہ شہزادے سبھی
ان شہزادوں کے شہزادے بھی پیارے، مفتیِ اعظم ہند کے

ناز، کاش! سب کو ایسے آباء و پسر ملیں!
بن جائیں سب کے راستے، مفتیِ اعظم ہند کے

سلسلۂ مسعودی

از: ریحانہ شفاعت ناز مسعودی

جنت میں جائے گا جب سلسلۂ مسعودی آپ کا
رسولِ خدا کے ہاتھ میں، ہوگا ہاتھ آپ کا

حوریں مسکرا کر پوچھیں گی: ”دیکھو کون آیا ہے“
شاہِ زماں سے کہیں گے ملائک: ”آیا ہے پیارا آپ کا“

نہ ہوگی کوئی پریشانی وہاں، نہ ہوگی کوئی فکر
نبی کی رحمت سے خوب چمکے گا ماتھا آپ کا

سب کو لے جائیں گے حضور، حوضِ کوثر پہ
جنت میں ہوگا نبی کے پڑوس میں گھر آپ کا

فاصلے سمٹ جاتے ہیں، راہِ مسعودی پہ چل کر
واہ! کیا سلسلہ بنایا ہے، خدا نے آپ کا

ناز، حضرت کا ہے ہاتھ، سب کے ہاتھ میں
سلسلۂ مسعودی ہمیشہ بڑھتا رہے گا آپ کا

زنجیرِ محبت

از: ریحانہ شفاعت ناز مسعودی

آپ کے چاہنے والے' چاہتے ہیں آج بھی
پڑھ کر تحریریں آپ کی' رلاتے ہیں آج بھی

محفلیں آباد ہیں' تقلید محبت میں آپ کی
درس امام ربانی سب کو سناتے ہیں آج بھی

آپ کا خلاء پُر کر سکتا نہیں کوئی بھی
عقیدت مسعودی کے چراغ جلاتے ہیں آج بھی

سُنّت رسول کو زندہ رکھا ہمیشہ آپ نے
سب مسعودی چلتے ہیں اسی راہ پر' آج بھی

اتحاد محبت سب کا رہے ہمیشہ' اسی طرح
ناز' سب بندھے ہیں زنجیر محبت میں آج بھی

کاروانِ میر

از: ریحانہ شفاعت ناز مسعودی

کہکشاں بن کر چھائے رہتے ہیں حضرت فکر ناز پر
دستِ مبارک آج بھی ہے آپ کا' سر ناز پر

فیض مسعودی یونہی ملتا رہے سب کو' آپ کا
قلم جب بھی اٹھایا' لفظ جگنو بنتے گئے فکر ناز پر

آپ کی کوئی اک خوبی ہو تو' کروں میں بیاں
یہاں تو سلسلہ ہے اک طویل' شہر ناز پر

ہستی کوئی عام ہستی نہیں ہے' میرے حضرت کی
کل دنیا فخر کرتی ہے' کاروانِ میر ناز پر

حسن دائمی ہے حضرت آپ کی تحریروں میں
کاش! آ جائے اثر تحریر' فکر ناز پر

فیضِ مسعودی

از: ریحانہ شفاعت ناز مسعودی

دبستانِ مسعودی کے پروانے چمکتے ہیں، چمکتے ہی رہیں گے
چمنستانِ مسعودی کے پھول کھلتے ہیں، کھلتے ہی رہیں گے

دامن سب کا بھرا رہے، فیض حضرت مسعودی سے
کتابیں سب ان کی پڑھتے ہیں، پڑھتے ہی رہیں گے

جسم و جاں ہیں محبت حضرت مسعودی سے لبریز
پیمانے ان کی محبت کے چھلکتے ہیں، چھلکتے ہی رہیں گے

میرے اطراف ہیں گلابوں کی فصلیں بہت
ان کا نظر کرم ہے، کرتے ہیں اور کرتے ہی رہیں گے

عدل مسعودی کا ہے وصف، محبت یکساں سب سے
سب سے محبت کرتے ہیں اور کرتے ہی رہیں گے

پیمانۂ محبت مسعودی جب ہو جاتا ہے لبریز
فیض مسعودی جاری کرتے ہیں اور کرتے ہی رہیں گے

ناز، ہم سب ہیں انہی کی بدولت سب کچھ
اپنے فیض سے بناتے ہیں اور بناتے ہی رہیں گے

بحرِ روحانیت کا کنارا

از: ریحانہ شفاعت ناز مسعودی

تحقیقات علم وادب کا مینارہ تھے حضرت
طلب علم و ادب کا گہوارہ تھے حضرت

دنیائے ادب پر بہت ہیں احسان ان کے
اندھیرے سے اجالے میں لےجانے کا سہارا تھے حضرت

گزرتے تھے شب و روز آپ کے بزم شاہِ اُمم میں
راہ مستقیم کا اک حسین استعارہ تھے حضرت

آپ سے ملنے سے مسرت ہوتی تھی سب کو
حسنِ اخلاق کا معزز نظارہ تھے، حضرت

تبسم مسعودی دُکھے دلوں کا مرہم جاں افزا
بزم محبت کہکشاں کا چمکتا اُجالا تھے حضرت

حاضر ہوئے جان و دل سے خدا کے حضور آپ
بندگیٔ خدا کا سچا استعارہ تھے، حضرت

مے پلائی تھی ناز، سب کو آپ نے، محبت رسول کی
بحر روحانیت کا پرکیف کنارا تھے میرے حضرت

شخصیت مسعودی

از: ریحانہ شفاعت ناز مسعودی

آپ کی صحبت میں اک اعجاز اثر تھا
غیروں کو اپنا بنانے کا توقیرِ ہنر تھا

جو تھے خاروں سے لپٹے، انہیں پھولوں سے نوازا
پیاسے صحراؤں کو جل تھل کرنے کا ہنر تھا

آپ کی شخصیت کا طلسم، ہر شخص طلبگار رہتا
نامکمل کو حصار محبت میں مکمل کرنے کا ہنر تھا

کردار مسعودی نے، تاریخِ مسعودی لکھ دی
آپ کے اخلاق کو محبت برسات سے برسنے کا ہنر تھا

تشنگی روح میں جب سما جاتی تھی کسی کے
شخصیت مسعودی میں تشنگی مٹانے کا اثر تھا

ناز، میں تو صرف اک سادہ سا کاغذ تھی
اپنی خوشبو میں بسا کر، صندل کرنے کا ہنر تھا

حصارِ محبت میں

از: ریحانہ شفاعت ناز مسعودی

کیفیت دل عجیب ہے حضرت کے حصار محبت میں
چھائی رہتی ہیں روحانی فضائیں، حصار محبت میں

میں بتاؤں کیا؟ داستان خلوص حضرت کی
ہر اک بات چمکتی ہے ان کے حصار محبت میں

شبنمی موتی برستے ہیں جیسے گلوں پر، گلشن میں
افکار مسعودی بھی ایسے ہی برستے ہیں حصار محبت میں

فلک سے آئے تھے حضرت، عنایتیں لے کر
انجمن مسعودی میں کندن بنایا سب کو، حصار محبت میں

جس کا کوئی نہ تھا، خدا کے بعد اس کے تھے مسعود ملت
ناز، ہر شخص جکڑا تھا، ان کے حصار محبت میں

میرے مسعود ملت

از: ریحانہ شفاعت ناز مسعودی

نگرانی قائد سے منزل کے فاصلے سمٹ جاتے ہیں
علم و ہنر کی روشنی سے نصیب چمک جاتے ہیں

مجاہدانہ استقامت کا شاہکار' میرے مسعود ملت
جن کی نگاہ مومن سے' اندھیرے پلٹ جاتے ہیں

کئی سلاسل طریقت سے فیضیاب' میرے مسعود ملت
ولی کامل کی راہ کے پتھر خود ہی ہٹ جاتے ہیں

''تذکار مسعود ملت'' ہے' محبتوں کا اسلوب نئیں
جس پہلو پہ قلم اٹھایا ' اوراق چمک جاتے ہیں

آپ سے عقیدت کا نذرانہ ہی''میرے مسعود ملت''
پا کر جسے فیضانِ کارواں ' تڑپ جاتے ہیں

اللہ والے ہی بنتے ہیں ناز وسیلہ' اللہ کی رحمت کا
رحمت خداوندی سے دامان گوہر چمک جاتے ہیں

افلاک سے آتی ہیں صدائیں جن کے لئے

از: ریحانہ شفاعت ناز مسعودی

آپ کی حیات کے ہر منظر کو روشن دیکھا
آپ کی سیرت کے ہر پہلو کو امن دیکھا

افکار مسعودی و سیرت کی تھی ہر کڑی مضبوط
صحبت مسعودی میں ہر شخص کو روشن دیکھا

تجدید زمانہ بن کر کئی داستانیں سنوار دیں
ولی کامل کو زمانے نے محبت و اخوت کا نشان دیکھا

گلشن علمی نے اک ہستی علم و ہنر دیکھی
علمی و روحانی قد و قامت کا اک مہربان دیکھا

افلاک سے آتی ہیں صدائیں جن کے لئے
زمانے نے گلشنِ علم وعمل کا پاسبان دیکھا

قلم مسعودی ناز ' جب نشتر تحقیق بنا
عرفان و آگہی سے مہکتا اک گلشن دیکھا

عاشقِ رسول ♏

از: ریحانہ شفاعت ناز مسعودی

اللہ نے سرفراز فرمایا ' ولایت سے آپ کو
نوازا اپنے محبوب کی ' زیارت سے آپ کو

انداز زندگی آپ کا ' قلوب میں اترتا چلا گیا
قدرت نے روشن کروایا ' عالم ملکوت سے آپ کو

دامن سے آپ کے جو بھی منسوب ہوتا چلا گیا
مسعودی کارواں ملتا گیا ' غیب قدرت سے آپ کو

آپ لختِ جگر حضرت مفتی اعظم شاہ ہند ہیں
نوازا گیا ہر لحہ ' دستار فضیلت سے آپ کو

آپ غلامانِ رسول ہیں اور عاشقِ رسول بھی
حیات دوام ملی ' مئے عشق محمد کی عنایت سے آپ کو

اسی نسبت پاک سے کاش! اک بوند مل جائے ناز ' کو
درجہ بلند ملا امۂ مسلمہ کی خدمات سے آپ کو

رہبر کارواں

از: ریحانہ شفاعت ناز مسعودی

حضرت مسعود ملت آئے اور آ کر چلے گئے
ذکر خدا و ذکر رسول سنا کر چلے گئے

محفل مسعودی ہر روز مہکتی تھی چہار سو
جیسے ملائک آ کر ' عطر چھڑک کر چلے گئے

حسن اخلاق حسین صفت تھی آپ کی
گرویدہ آپ سے ڈور محبت بندھا کر چلے گئے

سنگریزوں کو تراش کر ہیرا بنا دیا
عقل و فہم کے چراغ جلا کر چلے گئے

صدیوں میں ہوتے ہیں پیدا ' ایسے مرد مجاہد
مجاہدانہ استقامت و عزیمت دکھا کر چلے گئے

اب افکار مسعودی ہی ناز ' مشعل راہ ہیں
رہبر کارواں بن کر ' نشان راہ دکھا کر چلے گئے

راہ عظمت وحقانیت

از: ریحانہ شفاعت ناز مسعودی

عظمت دین سکھائی تھی آپ نے
راہ حقانیت دکھائی تھی آپ نے

درس حکمت جسے پڑھایا ' وہ معتبر ہو گیا
شاہراہ منزلت دکھائی تھی آپ نے

علم و عمل سے مزین تھا کردار آپ کا
بساط درس و تدریس بچھائی تھی آپ نے

آپ کی عظمت وحقانیت کے چراغ روشن ہیں
انجمن مسعودی سجائی تھی ' آپ نے

ناز ' احسان آپ کا کیسے کرے گی ادا
حالت بیداری میں زیارت کروائی تھی آپ نے[1]

---

[1] تحریر رہ: مورخہ ۲۴/۸ اپریل ۲۰۱۲ء

شان آپ کی

از: ریحانہ شفاعت ناز مسعودی

جب بھی سلام آپ کا ' دربار نبی میں پہنچایا گیا
حضور کے جواب سے ہمیشہ آپ کو مہکایا گیا
حاضری جب بھی ہوتی تھی آپ کی' دربار سرکار میں
شان و اکرام کا ہر منظر' آپ کو دکھایا گیا
مسعودیوں کو فخر ہے ' شان مسعودی پر
برسات میں بھی لباس سوکھا ' آپ کا دکھایا گیا
ماہ صیام گزرتا تھا آپ کا ' مدینے میں
کس شان و اہتمام سے روزہ آپ کا کھلوایا گیا
آپ کے جانشین و خلیفہ ' میاں مسرور ہیں
ان کو بھی جنتی لباسِ فاخرہ پہنایا گیا
دین اسلام کی خدمت کے چراغ روشن ہیں
درس اک اک کو' امام ربانی کا سنایا گیا
حقیقت تو حقیقت ہے' جو چھپ سکتی نہیں
گلستان محمدی سے سب کو مہکایا گیا
حضور کا دیوانہ' ناز جو ہو گیا اس جہاں میں
نبی کے پڑوس میں گھر اس کا ' دکھایا گیا

احترامِ آدمیت

از: ریحانہ شفاعت ناز مسعودی

گلستاں آپ کا فضل خدا سے ہے ہرا بھرا
شانِ محمدی سے ہے یہ خوب سجا ہوا

ہر نفس ہے ذکر خدا میں کھویا ہوا
ہر قلب ہے محبت نبی سے بھرا ہوا

ایثار و محبت وصف ہے آپ کا
اسی لئے احترام آدمیت ہے ہر طرف چھایا ہوا

وعدۂ وفا کرنا ' آپ نے سب کو سکھایا
تعلیماتِ اسلامی کا ہر ورق ہے سجا ہوا

اصولِ شریعت پہ رہیں کاربند سب ہمیشہ
رہے گا کارواں نمایاں سب میں ہرا بھرا

پیار و محبت ' حسن خلق ' درس نمایاں آپ کا
ناز ' ہر اک ورق تھا عشقِ رسول سے سجا ہوا

رضائے خدا

از: ریحانہ شفاعت ناز مسعودی

کہکشاں اترتی ہے ' آپ کے نام سے
اشارے ملتے ہیں ' آپ کے پیغام سے

آپ کی تحریریں ' زینت ہیں ' درجنت کی
اللہ و نبی خوش ہیں بہت ' آپ کے کام سے

آپ کے کل کار رضائے خدا و نبی ہوئے
سب چمک رہے ہیں عرش پر ' آپ کے نام سے

حیات ساری گزری ' راہ خدا میں آپ کی
بندگی مل گئی آپ کو ' اللہ کے نام سے

حور و ملائک سب جھک جھک سلام کرتے ہیں
پہچان بن گئی ہے آپ کی ' نبی کے پیارے نام سے

محل ہے آپ کا نبی کے مبارک پڑوس میں
درجات فضیلت ملی ہے آپ کو ' نبی کے نام سے

اللہ نے چاہا آپ کو ' نبی نے چاہا آپ کو
ناز ' پیارے بن گئے آپ ' دونوں کے نام سے

حضور ﷺ کی ہوگی نظر کرم

از: ریحانہ شفاعت ناز مسعودی

جو بھی آپ کے نقش قدم پر چلا ' نوازا گیا ہے
دولت ایمان و محبت نبی سے وہ سنوارا گیا ہے

راہ جو آپ نے اک متعین کی تھی سب کے لئے
چلا جو اس راہ مستقیم پر ' عزت سے پکارا گیا ہے

انسان کے بھیس میں ہیں بھیڑیے بہت یہاں
دامن ہے جس کے ہاتھ میں' وہی راہ سلیم سے گزارا گیا ہے

آپ کا ہے ساتھ تو ' حضور کی ہوگی اس پر نظر
نام آپ کا لے کر' سب مسعودیوں کو پکارا گیا ہے

فیض خداو نبی جس کے ساتھ' وہ ہستی آپ ہیں
ناز' ہر عطائے ربانی سے آپ کو نوازا گیا ہے

مقصد حیات

از: ریحانہ شفاعت ناز مسعودی

اللہ نے ہر فضل سے نوازا ہے حضرت کو
نبی نے اپنے کرم سے پکارا ہے حضرت کو

آپ کا مقصد حیات' مقصد خداوندی ہے
ہر امتحان میں پورا اتارا ہے حضرت کو

کوئی آزمائش آپ کے لئے' کٹھن نہ رہی
بہت فضل و کرم سے گزارا ہے حضرت کو

اللہ کے بندوں کا مقام ارفع و اعلیٰ ہے
اللہ نے مسند خاص پر بٹھایا ہے' حضرت کو

حیات مسعودی کا کوئی لمحہ' یاد الٰہی سے خالی نہیں
ہر پل رحمت کی بوندوں سے نکھارا ہے حضرت کو

حضرت کی کرم نوازش سے' منزل پر پہنچے ہیں بہت
ناز' اللہ نے ہر روپ میں نوازا ہے حضرت کو

پاکیزگی کی علامت

از: ریحانہ شفاعت ناز مسعودی

آپ کی سیرت و کردار آئینے کی مانند چمکتا ہے
آپ کا ہر قول زرّیں' آئینے کی مانند دِکھتا ہے

اپ کی حیات کے ہر پہلو میں حسنِ نفاست ہے
آپ کا ہر عمل پاکیزگی کی علامت دِکھتا ہے

آپ کے روز و شب سجے ہیں ذکرِ الٰہی و ذکرِ نبی سے
اک اک پل کہکشاں کی مانند دمکتا ہے

آپ کے ہونے سے کوئی مشکل، مشکل نہ رہی
آپ کا مقام ہے کیا؟ ہر شخص سمجھتا ہے

خدا سلامت رکھے ناز' یاد مسعودی کو
آپ کا ساتھ' عشقِ محمدی میں گزرنا ہے

روحانی چشمہ بہہ رہا ہے

از: ریحانہ شفاعت ناز مسعودی

اک سکون و ٹھہراؤ ہے طبیعت مسعود ملت میں
جس طرح ٹھنڈی پُروا چلے خدمتِ مسعود ملت میں

اک سحر انگیز طمانیت ہے' ان کے سائے میں
جیسے میٹھا ٹھنڈا جھرنا بہے' کیفیتِ مسعود ملت میں

شان حضرت کو کس کس طرح نکھارا گیا ہے
عشق نبی بھر دیا گیا ہے' طبیعت مسعود ملت میں

مسعودی محفل کی خاموشی' سکون قلب ہے
جس طرح جگنو چمکتے ہوں' خدمت مسعود ملت میں

کسی طالب کو تشنگی باقی نہیں رہتی آپ کی محفل میں
چشمۂ روحانی رواں دواں ہے' طبیعت مسعود ملت میں

آپ کے شہزادے کا انداز بھی' انداز مسعودی ہے
جیسے شبنمی قطرے چمکتے ہیں' کیفیت مسعود ملت میں

بوند کوثر ہمیں بھی مل جائے گی زیر سایہ آپ کے
ناز' اک چھوٹی سی گزارش ہے' خدمت مسعود ملت میں

اسرار محبت نہاں ہے

از: ریحانہ شفاعت ناز مسعودی

اسرار خودی نہاں ہے طبیعت میں حضرت کی
اندازِ محبتِ پیغمبری آیا ہے سعادت میں حضرت کی

جس راہ کو اپنایا آپ نے ' وہی راہ خدا وندی ہے
منزلیں کیا کیا نہ آئیں ' سعادت میں حضرت کی

ملائکہ رات دن تھے ساتھ آپ کے
ہر نیک عمل سے پیدا کئے ' خدمت میں حضرت کی

خواب و بیداری میں جب بھی ہوئی زیارت رسول کی
پیمانۂ عشق و محبت لبریز ہوا ' طبیعت میں حضرت کی

جن آنکھوں نے زیارت رسول کی' ان آنکھوں پر میں قربان
سلام عقیدت پیش ہے ' خدمت میں حضرت کی

شخصیت ایسی ناز ' جسے دیکھ کر اللہ یاد آئے
وہی اسرار محبت نہاں ہے' شخصیت میں حضرت کی

رہبرو رہنما ہیں

از: ریحانہ شفاعت ناز مسعودی

جو کچھ بھی لکھا آپ کے لئے ' بہت کم ہے
حق آپ کا ہے بہت ' لکھا بہت کم ہے

آپ کی تعریف اتنی کیا لکھ سکے گی یہ عاجز
لکھنے کے لئے روشنائی سمندر بھی بہت کم ہے

میرے رہبر و رہنما ہیں آپ' بہت کچھ عطا کیا ہے
درس مسعودی آج تک ذہن میں رقم ہے

رہنمائی و ہدایت ہے وصف آپ کا
حصار محبت میں ہیں گرفتار' یہ بہت کرم ہے

فیض انوار برسات بن کر' برستے ہیں آپ کے
سلسلۂ مسعودی کا ہر منظر تاریخ میں رقم ہے

ناز بحر روحانیت کا کنارا مسعود ملت ہیں
خراج عقیدت پیش ہے ان کو' ایک منظم انجمن ہیں

شانِ جمالی

از: ریحانہ شفاعت ناز مسعودی

اللہ کے پیاروں کی شان جمالی ہے
نبی کے پیاروں کی شان نرالی ہے

حقانیت کا علم بلند ہے ان کے شانوں پر
نبی کی محبت میں حسین انجمن سجا لی ہے

اس پر محبت ہیں یہ غلامئ محمد میں
عشق محمد سے زندگی اپنی سجا لی ہے

اللہ و نبی کی محبت سرمایۂ ایمان ہے ان کا
حفاظت ایمان میں بستی اک بسا لی ہے

محفل حضرت مسعودی میں بہت پروانے آتے ہیں
ان پروانوں کی دیکھو کیا شان نورانی ہے

حسن نورانی نکھر آیا ہے، محفل میں آنے سے
ناز، حضور کے پیاروں نے انجمن سجا لی ہے

بہت کچھ عطا ہوا ہے

از: ریحانہ شفاعت ناز مسعودی

حضرت! آپ کی بدولت بہت کچھ عطا ہوا ہے
آپ کا ہر قول ہمارے لئے کرم فرما ہوا ہے

آپ کی تحریر کا ہر لفظ راہ روشنی بنا ہے
آپ کی محبت کی بدولت بہت کچھ عطا ہوا ہے

آپ کا جو کرم ہے، وہ کرم ہے اللہ کا
آپ کی عقیدت میں سب کچھ سَوا ہُوا ہے

باتیں آپ کی ہیں خوب، کچھ نہ لکھ سکے یہ حقیر
قلم آپ کی عطا سے خوب رواں ہوا ہے

خوبیاں آپ کی، جتنے ہیں فلک کے ستارے
سب کچھ عرشِ بریں پر لکھا ہوا ہے

عطائیں آج بھی بن برسات برستی ہیں
یہ سب کرم نظر ہے آپ کا، جو عطا ہوا ہے

اللہ کی رحمت

از: ریحانہ شفاعت ناز مسعودی

آمدِ مصطفیٰ ہے ' آپ کی محفل میں
اصحاب و اولیاء بھی ' آپ کی محفل میں

آپ کی محفل کے تقدس کے صدقے
ہر نفس کو اذن ہو ' آپ کی محفل میں

حضور غوث پاک کو عزیز ہوئے ہیں آپ
چار سُو رحمت برس رہی ہے' آپ کی محفل میں

مفتی اعظم مظہر اللہ' پہلوئے حضور میں بیٹھے ہیں
خوش ہیں بہت مسعود ملت' آج کی محفل میں

ملائک آپ کی محفل کے دربان بنے ہیں
اللہ کی رحمت ہے ' آپ کی محفل میں

تاجِ محمدی آپ کو پہنایا گیا ہے
ناز! دیکھو کیا کیا انوار ہیں آپ کی محفل میں

شانِ حضرت

از: ریحانہ شفاعت ناز مسعودی

کیا مناظر دکھائے ہیں شانِ حضرت کے اللہ نے
بہت کرم فرمایا ہے آنِ حضرت پہ اللہ نے

بہاریں ہی بہاریں ہیں ' ان کی صحبت میں
خوب گلستان مہکائے ہیں' شانِ حضرت کے اللہ نے

وہ اللہ کے ہیں اور اللہ نے بھی انہیں اپنا بنایا ہے
خوب نکھارے ہیں فرمانِ حضرت کے اللہ نے

کُل لمحات ان کے ' اللہ و نبی کے لئے ہیں
کیا دروازے کھولے ہیں' شانِ حضرت کے اللہ نے

جو کچھ بھی ملا ہے ' بطرف اللہ ہے
ہاتھ بھر دیئے ہیں ' شانِ حضرت سے اللہ نے

اللہ کے ولی کی شان کیا اعلیٰ ہے
نوازا ہے ناز سب کو وسیلۂ شانِ حضرت کے اللہ نے

مسعودِ ملت جسے مل گئے

از: ریحانہ شفاعت ناز مسعودی

مسعود ملت جسے مل گئے
دین و دنیا اسے مل گئے

خیالوں کی دنیا آباد ان سے
چین و سکون ہمیں مل گئے

آنا جانا رہے یونہی اُن کا
کرم کے اب در و بام کھل گئے

نصیبوں کی گھڑی، نصیبوں سے ملتی
آپ کیا آئے دونوں جہاں مل گئے

قاصد وہ سرکار کے بن کر آئے
بیٹھے بٹھائے ہفت اقلیم مل گئے!

ناز، ایسے نصیب کھلے ہیں ہمارے
مسعودِ ملت ہمیں مل گئے[1]

---

[1] تحریر: ۱۸/جون ۲۰۱۲ء

نوٹ: حضرت مسعودِ ملت نے بیداری کی حالت میں زیارت کروائی اور بہت کچھ عنایت فرمایا

آپ محفل کی جان ہیں

از: ریحانہ شفاعت ناز مسعودی

شرفِ ملاقات پھر ہو جائے آپ سے
دل آب و تاب پھر ہو جائے آپ سے

جس نگر میں آپ رہتے ہیں آج کل
اس نگر کی رات مہتاب ہو جائے آپ سے

ہر پاک محفل کا در ہے کھلا آپ کے لئے
شان و شوکت بڑھ جائے، آپ سے

اللہ اکبر کی تکبیر ہے زبان پاک پہ
اس دل کی بھی ترجمانی ہو جائے آپ سے

اک اک پھول کھل رہا ہے محفل میں آپ کی
ہر اک کلی کو زباں مل جائے آپ سے

آپ حسین ماہتاب ہیں، محفل کی جان ہیں
ناز، ہر قلب و ذہن کو جلا مل جائے آپ سے

منظورِنظر' اللہ و نبی ﷺ کے

از: ریحانہ شفاعت ناز مسعودی

آپ ہیں منظورِ نظر' اللہ و نبی کے
آپ ہے سفیر نگر' اللہ و نبی کے

آپ سے کام دینِ محمدی کا لیا گیا
آپ اب بھی ہیں کاروار' اللہ و نبی کے

منصب اعلیٰ سونپا گیا ہے' آپ کو
اشارے ملتے ہیں ہر پل' اللہ و نبی کے

بندوں کے کام بنتے رہے ہمیشہ آپ سے
ہو گئے منظورِ نظر' اللہ و نبی کے

کچھ نہ چاہا آپ نے کبھی' اپنے لیے
جو کام کئے راہِ نذر' اللہ و نبی کے

ناز' کے بھی کام سب بنتے جائیں گے
مسعودِ ملت ہیں منظورِ نظر' اللہ و نبی کے

پیارے نبی ﷺ کے پیارے

از: ریحانہ شفاعت ناز مسعودی

پیارے نبی کے پیارے ہیں آپ
رحمت اللعالمین کے دُلارے ہیں آپ

خدمات سب آپ کی' دین اسلام کے لئے
رحمتِ نبی کے سنوارے ہیں آپ

قدرت ہر پل شاملِ حال رہی آپ کے
اللہ کے پیارے کے پیارے ہیں آپ

دینی خدمات اب بھی ہیں آپ کے حوالے
ذکرِ نبی کے متوالے رہے ہیں آپ

کبھی آپ کے دستِ شفقت سے محروم ہوا نہ کوئی
حضور غوث پاک کے بھی پیارے ہیں آپ

ناز' اللہ اور اس کے پیاروں کی نظر ہو ہم پر بھی
جنت میں بھی ہر اک کے پیارے ہیں آپ

فیضِ انوار

از: ریحانہ شفاعت ناز مسعودی

ہمارے غریب خانے پر چراغاں کر گئے ہیں حضرت
آمد سے اپنی ' ہر اک در چمکا گئے ہیں حضرت

آمدروفت جاری ہے آج بھی ' آپ کی
نصیب اہلِ مکاں کے جگا گئے ہیں حضرت

خوش قسمتی ہماری ' کیا کیا بتائیں ہم؟
زندگی ہماری' اپنے فیضِ انوار سے سجا گئے ہیں حضرت

ہزاروں میں آپ ایک ہیں بلکہ لاکھوں میں ایک
ہر اک قلب پر نام اپنا سجا گئے ہیں حضرت

گھر ہمارا مہک رہا ہے خوشبوئے مسعودی سے
ناز کے غریب خانے کو مہکا گئے ہیں حضرت

مناقبِ مسعودی

از: ریحانہ شفاعت ناز مسعودی

مناقبِ مسعودی رحمت کی برسات بن کر برستے ہیں
یہ فیض حضرت ہے جو انوار بن کر برستے ہیں

فیض کرم ' حضرت کا جاری ہے ہر لمحے
قلب و اردات پر انعامات بن کر برستے ہیں

فیض مسعودی سے فیضیاب ہوا ہر مسعودی
آپ کی لحد مبارک پر برسات کی طرح انوار برستے ہیں

مہمان ہوئے ہیں حضرت ' جب سے دل میں
فیضِ انوار ' پھول بن کر برستے ہیں!

دریا بہتا ہے جہاں بھی اقوالِ مسعودی کا
ناز ' لعل و گوہر اسی بحرِ نایاب میں بجتے ہیں[1]

---

[1] ـــــ تحریر کردہ: مورخہ ۲۴/۱/اپریل ۲۰۱۲ء

منقبت

از: محمد عبدالستار طاہر مسعودی

چہار دانگ عالم میں ہے چرچا مسعود ملت آپ کا
ہر دل پہ جم گیا ہے سکہ مسعود ملت آپ کا
کوئی رد نہیں لکھ سکا مسعود ملت آپ کا
مستند ہے سب کے لئے لکھا مسعود ملت آپ کا
جس طرف بھی دیکھئے ہے غلغلہ مسعود ملت آپ کا
ہر زبان پہ مچل رہا ہے تذکرہ مسعود ملت آپ کا
نظر نظر مسحور ہے' ہر اک دل مسرور ہے
نظارہ ہے' بہت دلکش و دلربا مسعود ملت آپ کا
مینارۂ نور ہیں ہر دور کے لئے لاریب آپ
فلک بوس ہے دیکھئے پھریرا مسعود ملت آپ کا
آپ کی بے لاگ تحقیق پر سب کو ہے یقیں
کس قدر ہے معتبر حوالہ مسعود ملت آپ کا
چودھویں کے چاند کو آتی ہے لاج آج بھی
اتنا باوقار و پُرانوار ہے مکھڑا مسعود ملت آپ کا
بلندئ کردار کی کھاتے ہیں قسم اغیار بھی
دامن بے داغ ہے اور اُجلا مسعود ملت آپ کا
یوں تو سبھی سلاسل طریقت ہیں محترم و محتشم
سب سے فزوں ہے سلسلہ مسعود ملت آپ کا
جو آیا وہ آپ ہی کا ہو کے رہ گیا طاہرؔ
کتنا اثر پذیر حسن اخلاق تھا مسعود ملت آپ کا

رفعتِ مسعودِ ملت

از: ندیم احمد ندیم قادری نورانی (کراچی)

کریں آ مدحت مسعود ملت / بیانِ رفعت مسعود ملت
مرے ہونٹوں پہ خوشبوئیں بکھیرے / بہار مدحت مسعود ملت
مرے راہ عقیدت کے سفر کی / ہیں منزل حضرت مسعود ملت
مری قسمت کے تارے جگمگائے / ملی جب شفقت مسعود ملت
گواہی دے رہا ہے عظمتوں کی / یہ عرس حضرت مسعود ملت
جسے کہتی ہے دنیا چاند اس کو / کہوں میں صورت مسعود ملت
تصوف کو سمجھنا ہے تو دیکھو / درخشاں سیرت مسعود ملت
ہے انوار ملائک سے منور / یہ بزم حضرت مسعود ملت
منور کر رہی ہے جلوتوں کو / ضیائے خلوت مسعود ملت
ملے گی حشر میں آنکھوں کو ٹھنڈک / جو ہوگی جلوت مسعود ملت
مرے دل میں سدا جلتا رہے گا / چراغِ چاہت مسعود ملت
مجھے مسرور ملت سے ہے الفت / کہ یہ ہیں نکہت مسعود ملت
ندیم احمد کہاں تو اور کہاں یہ
بیان رفعت مسعود ملت[1]

---

[1] ماہنامہ المظہر کراچی؛ شمارہ مارچ اپریل ۲۰۱۱ء (مسعود ملت نمبر)

مجھے پھر ہوا دیدار مسعود ملت

از: ندیم احمد ندیم قادری نورانی (کراچی)

نظر ہے طلبگار مسعود ملت — مجھے پھر ہوا دیدار مسعود ملت
مچل کے یہ سنبھلے، سنبھل کے یہ مچلے — مرا دل ہے بیمار مسعود ملت
سکون دل مضطرب کا سبب ہے — رسائی دربار مسعود ملت
رکھلاتی ہیں گلزار عشق رسالت — تحاریر و گفتار مسعود ملت
قسیم فیوضات شیخ مجدد — پُرانوار دربار مسعود ملت
سر دشمنان رضا کاٹ ڈالا — قلم تھا کہ تلوار مسعود ملت
سنہرے سنہرے درخشاں درخشاں — خیالات و افکار مسعود ملت
عمل کے چراغوں سے روشن تھی سیرت — مثالی تھا کردار مسعود ملت
لباس فقیری میں شاہی چھپائی — خدا جانے اسرار مسعود ملت
ثنائے ولی میں ہوں رطب اللسان میں — کرو تم بھی تذکار مسعود ملت
خدا شاد مسرور ملت کو رکھے — رہے سبز گلزار مسعود ملت

ندیم اس عقیدت کی برکت سے روشن
کریں دل کو انوار مسعود ملت [۱]

[۱] ——ماہنامہ المظہر کراچی، شمارہ مارچ ۲۰۱۳ء (مسعود ملت نمبر)

یادِ مسعود میں دل پریشان ہے

از: ندیم احمد ندیم قادری نورانی (کراچی)

یہ فضا پھر اداس اور ویران ہے — یاد مسعود میں دل پریشان ہے
ہجر مسعود ملت کا غم ہے فزوں — آج پھر ان سے ملنے کا ارمان ہے
جیسے مسعود تھے ویسا دکھتا نہیں — ایسی ہستی کا دنیا میں فقدان ہے
شمع عشق رسالت جلاتے رہے — ان کی بخشش کا کیا خوب سامان ہے
فکر مسعود کی رفعتوں کو سلام — دل نظر کی بلندی پہ قربان ہے
شیخ سرہند پہ کارِ مسعود شاہ — عاشقانِ مجدد پہ احسان ہے
شاہ احمد رضا کے حوالے سے بھی — نامِ مسعود حجت ہے، برہان ہے
گلشن مظہری کے گلِ سرسبد — بوئے مسعود سے باغ کی شان ہے
ہیں سرورو سعود ابنِ مسرور پھول — ان کی خوشبو بہار گلستان ہے
کل بھی مسعود ملت کا ممنون تھا — یہ فقیر آج بھی زیر احسان ہے
مجھ پہ مسرور ملت جو ہیں مہربان — یہ بھی مسعود ملت کا فیضان ہے
ان کے لب ہیں گل افشانِ حکمت ندیم! — اور نظر قاسمِ جام عرفان ہے

ذکر مسعود سے دل کے غنچے کھلے
غم کے بادل چھٹے، شکر رحمٰن ہے [۱]

[۱] ——ماہنامہ المظہر کراچی، شمارہ مارچ ۲۰۱۳ء (مسعود ملت نمبر)

○— قطعات:

قطعات مسعود ملت

بحضور حضرت مسعود ملت پروفیسر ڈاکٹر مسعود احمد قدس سرہ

(۱)

پردہ اس چہرہ انور سے ہٹا دو مرشد
ہاں ایک بار رُخِ پُرنور دکھا دو مرشد
یوں نہ پردہ کرو للہ میرے مرشد پاک
اپنے اقبال کو قدموں میں چھپا لو مرشد

(۲)

سعادت لوح وقلم، علم وعمل کے پاسباں
حامیِ دینِ متین، راہ طریقت کے نشاں
پیر برحق پیر کامل رہبر و رہنما
میر مجلس تھے جہاں میں اب بھی ہیں میر کارواں

(۳)

واقفِ سر حقیقت، واصفِ عرفان حق
عاشق شاہ دو عالم، واصل یزدان حق
نائب شیخ مجدد، محقق احمد رضا
دہر میں مصروفِ دین، لحد میں مصروف حق

(۴)

وہ مصنف، وہ مؤلف، وہ مدرس پیر حق
پروانۂ شمع رسالت، پاسبان دین حق
ان کے فیضان نظر نے مردہ دلوں کو دی جلا
نور ایماں، نور عرفاں، نور احمد، نور حق

(۵)

دین و دنیا کی سعادت کا نشاں آپ ہیں
رہبر روشن شریعت اور طریقت آپ ہیں
آپ ہیں پیرانِ نقشبند کی مقدس یادگار
شیخ احمد کے طریقہ کے شناور آپ ہیں

(۶)

مفتی اعظم کے دلبر اور جانی آپ ہیں
مسلکِ بو حنیفہ کے مبلغ آپ ہیں
آپ ہیں مرشد کامل طریق نقشبند
ہاں نقیبِ اہلِ سنت درحقیقت آپ ہیں

سپاس گزار: جاوید اقبال مظہری مجددی (کراچی)

قطعۂ تاریخ

از: پروفیسر طلحہ رضوی برق (ریٹائرڈ، رانا پور کینٹ پٹنہ)

ڈاکٹر مسعود احمد مظہری
چشم بربست از جہانِ سنگ و خشت
عالم برجستہ ' استاد شہیر
خوش نگاہ و فارق ہر خوب و زشت
مظہری و نقشبندی قادری
ملجا وماوئی او بغداد وچشت
نازشِ تحقیق پایان نامہ
از برای دکتر نادر نوشت
بے گماں مسعود ملت بود او
علم و عرفاں در زمیں دل بکشت
وقتِ موعود آخرش آمد ممات
شد نہاں از دیدگاں نیکو سرشت
گفت لبیک و تبسم ریز او
رفت سوئے جنت الماوئی بہشت
چشم گریاں شد زدل آمد فغاں
سینہ ہا گشتہ فگار وہم برشت
برق ہاتف مصرع تاریخ داد
"نیک رہ مسعود احمد در بہشت"

۱۴۲۹ھ

کتابیات

کتب:

۱۔ انعام الحق کوثر، پروفیسر ڈاکٹر: بلوچستان میں اردو، مطبوعہ لاہور ۱۹۶۸ء
۲۔ آر۔ بی مظہری: جہانِ مسعود، مطبوعہ کراچی ۱۹۸۵ء
۳۔ محمد عبدالستار طاہر مسعودی: تذکار مسعود ملت، طبع اول لاہور ۱۹۹۹ء
۴۔ محمد عبدالستار طاہر مسعودی: منزل بہ منزل، مطبوعہ حیدرآباد سندھ ۱۹۹۱ء
۵۔ انعام الحق کوثر، پروفیسر ڈاکٹر: ڈاکٹر محمد مسعود احمد بلوچستان میں، مطبوعہ لاہور ۲۰۰۹ء
۶۔ جاوید اقبال مظہری مجددی، مولانا: قصیدۂ مسعودیہ، مطبوعہ کراچی ۲۰۰۹ء
۷۔ محمد عبدالستار طاہر مسعودی: خلفائے مسعود ملت، متوقع اشاعت ۲۰۱۰ء لاہور
۸۔ محمد علی سومرو مسعودی: تعزیتی پیغامات، متوقع اشاعت ۲۰۱۰ء کراچی

مجلات:

مجلّہ یادگار مسعود ملت، مطبوعہ شرکتِ اسلامیہ، میرپور خاص (سندھ) ۲۰۰۹ء

رسائل:

۱۔ ماہنامہ المظہر، کراچی شمارہ فروری ۲۰۰۸ء
۲۔ ماہنامہ سوئے حجاز، لاہور شمارہ مئی ۲۰۰۸ء
۳۔ ماہنامہ معارف رضا، کراچی شمارہ جون ۲۰۰۸ء (ماہر رضویات نمبر)
۴۔ ماہنامہ المظہر، کراچی شمارہ جون جولائی ۲۰۰۸ء (مسعود ملت نمبر)
۵۔ ماہنامہ کنز الایمان، دہلی، شمارہ جولائی ۲۰۰۸ء (مسعود ملت نمبر)
۶۔ ماہنامہ معارف رضا، کراچی، شمارہ جولائی اگست ۲۰۰۸ء (ماہر رضویات نمبر)
۷۔ ماہنامہ جہانِ رضا، لاہور، شمارہ اگست ۲۰۰۸ء (مسعود ملت نمبر)
۸۔ ماہنامہ المظہر، کراچی، شمارہ اپریل ۲۰۰۹ء (مسعود ملت نمبر)
۹۔ ماہنامہ المظہر، کراچی، شمارہ اکتوبر ۲۰۰۹ء

سلسلہ اشاعت نمبر:۵۹

IDARA-I-MAZHAR-I-ISLAM
64/3 Mujahidabad Mughalpura, Lahore.
Islamic Republic of Pakistan)
e-mail: info@almazhar.com website: www.almazhar.com

Designed & Processed by: AL-HADI Graphics Cell